

شفاء العلیل
ترجمہ
القول الجمیل

تصنیف

للعالم ربّانی حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی

مکتبہ
احمدیہ
دہلی

سَعَادَتِ مَدِیْنَةِ * ادبِ مَنَزَلِ
یا کُنِ یا چورِ کِراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل

مصنف

عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

باہتمام حاجی محمد ذکی عفی عنہ نمبرۃ عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ

سبع ایچ ایم
سید کبیری

اوب منسزن، پاکستان چوک - کراچی ۱

مطبعہ

ایجوکیشنل پریس کراچی

تاریخ طبع

مارچ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوم

مئی ۱۹۷۲ء



مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل

بابو بازار — ڈھاکہ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۸	اشراک با خدا۔	۷	دیباچہ مترجم
۲۹	تصدیق کاہن وغیرہ	۱۰	مقدمہ مصنف
۳۹	پیغمبروں اور فرشتوں کو بُرا کہنا		پہلی فصل
۴۰	ترک نماز وغیرہ		بیعت کے مسنون ہونیکا بیان
۴۰	قتل ناحق	۱۳	
۴۱	تحقیق و تفصیل کبائر		دوسری فصل
۴۳	تفصیل شعب ایمانیہ		بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور
	چوتھی فصل	۱۸	شرائط کا بیان
	مشائخ جیلانیہ (قادر یہ) کے	۱۹	حکمت بیعت
۴۷	اشغال کا بیان	۲۸	اقسام بیعت صوفیہ
۵۰	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۲۹	حکمت تکرار بیعت
۵۲	بیان ذکر خفی دورہ قادریہ		تیسری فصل
۵۲	طریقہ پاس انفاس		مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان
۵۵	طریقہ مراقبہ	۳۵	تفصیل گناہ کبیرہ۔
۵۵	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ	۳۸	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۸	طریقہ اثبات مجرد	۵۶	طریق معیت
۷۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	۵۶	اقسام مراقبہ قرآنیہ
۷۹	طریقہ مراقبہ بسیط	۵۷	مراقبہ فنا
۸۴	کلمات نقشبندیہ	۵۹	برائے کشف و قائلع آئندہ
۸۵	ہوش دردم	۶۰	طریقہ کشف ارواح
۸۶	نظر بر قدم	۶۱	برائی حصول امور مشککہ
۸۷	سفر در وطن	۶۱	برائی انشراح خاطر و دفع بلاہا
۸۸	خلوت در انجمن	۶۱	برائے شفاء مریض و غیرہ
۸۹	یاد کرد		
۹۰	بازگشت		
۹۱	نگاہ داشت	۶۳	پانچویں فصل مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان
۹۱	یادداشت	۶۶	ذکر حلی و خنی
۹۲	وقوف زمانی	۶۷	پاس انفاس
۹۲	وقوف عددی	۶۸	شیخ کے ساتھ ربط قلب
۹۲	وقوف قلبی	۶۹	مراقبہ چشتیہ
۹۲	تصرفات نقشبندیہ	۷۰	شرائط چلہ نشینی
۹۴	طریقہ تاثیر طالب یعنی توجہ دارن	۷۲	کشف قبور و استفادہ بدان
۹۵	حقیقت ہمت	۷۲	صلوۃ المعکوس
۹۵	سلب مرض	۷۲	صلوۃ کن فیکون
۹۶	طریقہ توبہ بخشی		چھٹی فصل
۹۶	طریقہ تصرف قلوب		مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا
۹۷	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۷۵	بیان

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۲۲	آیاتِ شفا برائے مریض	۹۷	طریقہ اشرف خواطر
	سی و سہ آیت برائے دفع از سحر و محافطت	۹۷	طریقہ کشف وقایع آئندہ
۱۲۳	از زردان و درندگان	۹۸	طریقہ دفع بلا
۱۲۷	برائے حفظِ جیچک	۹۹	اشغالِ طریقہ مجددیہ
۱۲۷	برائے حاجتِ روالی		ساتویں فصل
۱۲۸	نماز برائے قضاے حاجت		حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل
✓ ۱۳۱	عملِ آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ		کابیان
۱۳۲	برائے دفع جن از خانہ	۱۰۳	فراستِ صادقہ
✓ ۱۳۲	باجھ پن دُور کرنے کیلئے	۱۱۳	آٹھویں فصل
۱۳۵	برائے زنے کہ فرزندش نہ زید		خاندانِ ولی اللہی کے اعمالِ مجربہ
۱۳۵	ایضاً برائے فرزندِ زینہ		کابیان
	اعمالِ برائے چشمِ زخمِ ساحرہ کہ در سندی		برائے کشائشِ ظاہری و باطنی
۱۳۵	ڈائن و ٹھنہا گویند	۱۱۶	برائے دردِ دندان و دردِ سر و دردِ ریاح
۱۳۷	برائے چشمِ زخم	۱۱۶	برائے دفع حاجت و ردِ غائب و شفاءِ مریض
۱۳۹	ایضاً برائے چشمِ زخم	۱۱۷	برائے گزیدنِ سگِ دیوانہ
۱۳۹	برائے مسح و مریضِ مایوسِ العلاج	۱۱۸	برائے دفع فاقہ
۱۳۹	برائے گم شدہ	۱۱۸	بیدار شدن از شب
۱۴۰	برائے شناختنِ دزد	۱۱۹	عملِ حفظِ اطفال
۱۴۱	برائے بردہ گریختہ	۱۱۹	برائے امان از ہزار آفت
۱۴۲	برائے انجامِ حاجت	۱۲۰	برائے خوفِ حاکم
۱۴۲	طریقہ استخارہ	۱۲۱	
۱۴۴	افسوس نہائے تپ	۱۲۲	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
	دسویں فصل	۱۴۴	برائے خنازیر
	آداب ذکر اور وعظ گوئی کا بیان	۱۴۵	برائے سرخ بادہ
۱۶۳		۱۴۵	برائے ضعف بصر
	گیارہویں فصل	۱۴۵	برائے صرع
	سلسلہ مطرقت حضرت مصنف کا بیان		نویں فصل
۱۷۳			آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان
۱۷۹	سند سلسلہ قادریہ	۱۴۷	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیام مترجم

نَحْمَدُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں
سرفراز کرنا ہے کہ بعض مخلص حباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول بحمیل فی بیان سوا
لسبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت
مال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے
بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نام اہل سے بیعت کر لیں ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس
کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں
کھتا لیکن بفرجوائے اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں
آیت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذکرین کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پردوں
سے اول آسمان تک چھپا لیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے ان کو

یہ مختصر حدیث دراز کا اس کے لگے یوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پردہ رکاز عالم
ملائکہ وہ بہت جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاک اور بڑائی کے یاد کرتے ہیں
ہم کو اور تعریف کرتے ہیں تیری سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تجبیذ کرتے ہیں تیری یعنی لا حول پڑھتے ہیں پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے مجھ کو پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھ کو ہوویں وہ بہت کرنوالے عبادت تیری اور بہت
بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھے
بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اسے رب ہمارے نہیں دیکھی
(باقی صفحہ ۸ پر)

بجائے تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا اس کو
ہاں بھیج گیا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے
والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا۔ ترجمہ اس کتاب کا وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث
مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے الشارح اللہ تعالیٰ اعظم۔

سبب دل تیرے کارگو میں ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا
اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس کجی
کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاں باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت
مترجم کے دعائے مغفرت کرے۔ مصرع۔

وَلِلْأَرْضِ مِنَ الْكِتَابِ نَصِيبٌ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے۔
پہلی فصل اور دوسری فصل اتمام بیعت اور اس کے احکام اور شرائط ہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) انھوں نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں
فرشتے اگر دیکھیں وہ اس کو تو بہت ہوں اس پر حرص کرنے والے اور بہت طلب کریں اس کو اور بہت کریں ان کی محبت
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ درخت سے فرما
ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے درخت کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اسے رب نہیں دیکھا انھوں نے اس کو
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ اس کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اس کو تو بہت ہوں اس سے
بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرتا ہوں میں تم کو تحقیق میں نے بخش دے گا
ان کے پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص ان میں تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنے والوں میں سوا
ایکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم الجلساء لاسی جلیسہم یعنی ایسے چھنے والے ہیں کہ
بدبخت ہوتا ہمیشہ ان کا انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ عود جل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲۔

۱۱۔ یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ مینے کے وقت کچھ پیالے ہیں سے زمین پر ڈال دیتے
نظر کے ذریعے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب ہے عجب بھی ان کی برکات ہیں سے کچھ مل جاوے ۱۲۔

تیسری فصل سالکین کی تربیت کی ترتیب میں۔

چوتھی فصل مشائخِ قادریہ کے اشغال میں۔

پانچویں فصل مشائخِ چشتیہ کے اشغال میں۔

چھٹی فصل مشائخِ نقشبندیہ کے اشغال میں۔

ساتویں فصل آل کا اشغال یعنی تحصیل نسبت میں۔

آٹھویں فصل عزائم اور اعمال میں۔

نویں فصل عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں۔

دسویں فصل وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں۔

گیارہویں فصل سلاسل طریقت کے اسناد میں۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں با محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کے تراجم الفاظ میں

تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اس واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں

حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور ان کے خلیفہ الرشید علامہ عصر مسند ہر مولانا

شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی

ذیل کے فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد

ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمے کو اپنے مزید

کرم سے قبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور مصحح اور ناشر اور سائر اہل دین کو اس

کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے۔ آمین

نصر علی عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ مصنف

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ قُلُوبَ
بَنِي آدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَيْضَانِ الْأَنْوَارِ
مُتَهَيِّئَةً لِإِبْدَاءِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ -
وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْأَخْيَارَ دَاعِينَ وَهَادِينَ إِلَى طُرُقِ
الْكَسْبِ بِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْإِذْكَارِ
ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ دَرَجَةً يَتَقَوَّمُونَ
بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ
الرَّاسِخِينَ الْأَبْرَارِ -

وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ
عَلَى الْحَقِّ لَا يَصُرُّهُمْ مِنْ خَزَائِهِمْ
مِنَ الْأَشْرَارِ -

وَجَعَلَهُمْ مُرْجَاتٍ يَهْدِي النَّاسُ
بِهَافِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيعَةِ إِلَى قُرْبِ
مُخْبَرٍ -

فَمَنْ كَانَ لَهُ قَسَبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ
وَهُوَ شَهِيدٌ فَقَدْ رَشِدَ وَلَهُ النَّعِيمُ

سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں
کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تقویٰ
معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا۔
اور بھیجا انبیاء برکزیہ اخبار کو داعی
اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الہی کی تحصیل
کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے۔
پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے
یعنی علمائے مضبوط نمک کار جو ان کے علم اور ارشاد
کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں۔
اور ہمیشہ تاقیامت ان میں سے چند لوگ
حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرور پہنچا سکیں گے
جو شریران کے معاند اور منکر ہوں گے۔

اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیاء کو
چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت
کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا
کے قرب کی طرف۔

سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق
کو سنا دھیان کر کے سو وہ راہ پا گیا اور اس کے

الْمُقِيمُ وَالْجَنَّاتِ وَالْأَنْهَارِ

وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلَّى

فَقَدْ غَوَى وَهُوَ وَلَهُ

الْجَحِيمُ وَالْحَمِيمُ مَا

لَهُ مِنْ أَنْصَارٍ

نَحْمَدُكَ وَنَسْتَغِيثُكَ

وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوذُ بِكَ

مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ

سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ

يَهْدِي اللَّهُ فَلَأَضِلَّ لَهُ

وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَأَهَادِيَ

لَهُ وَلَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَلَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ أَسْأَلُكَ بِالْحَقِّ

بَشِيرًا وَنَذِيرًا صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں۔

اور جس نے اس ہدایت سے روگرداں

اور سرکشی کی سوراہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور

اُس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور

کوئی اُس کا مددگار نہیں۔

ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے

مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں

اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی

برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو

اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں

اور جس کو اُس نے بہکایا اُس کا کوئی راہ بتانے

والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود

برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا

کوئی سا جھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے

پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ

نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کر کے حق تعالیٰ

اُن پر اپنی رحمت نازل کرے اور اُن کی آل اور

اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا۔

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ اِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ اَلْكَرِيمِ وَلِيَّ اللَّهِ

بْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ تَعَمَّدَ هُمَا اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْجَبِيمِ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا اِلَى الْعَبِيدِ

الْمُقِيمِ هَذِهِ فُصُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى اُصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَنْصِبُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَا

لَهُ بِشِيرِ خَوْشَجَرِ كَلَانِيَةِ وَالْأَمْرَيْنِ كَوْنَهُ جَنَّتِ كَيْفَ اَوْرَدَ نَذِيرُ رَسَالَتِي دَارِ الْكَافِرِينَ كَوْنَهُ دُوزَخِ كَيْفَ اَوْرَدَ

۱۲

مِنْ مَثَلِ خَنَا النَّقْشِ بَنْدِيَّةٍ وَاجْتِلَا نَبِيَّةٍ وَالْجُشْتِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
 سَمِّيَتْهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَلَعَنَهُ
 تَوَكَّلْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ ربیٰ شیعہ
 عبد الرحیم کا ان دونوں کو ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں۔ اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت
 دائمی کی طرف ٹھہرا دے۔ یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اس پر
 جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور
 قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ان فصلوں کا
 قول الجَمیل فی بیان سوار السبیل میں نے نام رکھا۔ اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز
 ہے اور نہیں بچا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی
 والا۔

پہلی فصل

بیعت کے مسنون ہونے کا بیان

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں۔

حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مصرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو غنیمت اُن کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَدَّى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَمِنْهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَارَةً عَلَى الْقَامَةِ أَرْكَانَ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثُّبَاتِ بِالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى

اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت

سہ اگر قابل کیجئے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اس لئے کہ پیر کے آگے تو بہ گناہوں سے کرتا ہے در اقرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجا لاؤں گا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر یہاں پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ آڑے رہنے کا گناہوں پر ہے تو وہ البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مستفک وہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ اق

الْمَسْلُوكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاجْتِنَابِ
فَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحَرِّصِ عَلَى الطَّاعَاتِ
كَبَاصَحِّ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْنِي نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى
أَنْ لَا يَنْحَنَ.

وَدَوَّى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ
نَاسًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ
عَلَى أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا
فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَنْقُطُ سَوْطُهُ
فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُ
وَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا.

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ
أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى
سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْإِهْتِمَامِ بِشَايِهِ
فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً
فِي الدِّينِ.

ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت کمال اہتمام تھا تو بیعت کے

مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں۔

بَقِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا
بِمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِلْكَثَابِ

الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور
بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص و شائق
ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی
عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر۔

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج ہاجرین سے بیعت
لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں ہو
ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کورا
گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھالیتا
تھا اور کسی سے کورا اٹھانے کا بھی سوال نہ کرتا تھا۔

اور جس میں شک اور شبہ نہیں وہ یہ
ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام
کے نہ برسبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی کے
کتر تو نہیں۔

باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
خلیفہ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس
کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو انار
اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے

وَالسُّنَّةِ وَمَزَكِيًّا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ
عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً
لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ
مَعْلَمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمَزَكِيًّا
لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ
الرَّاسِخِينَ۔

پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنا بر خلافت
کے کیا وہ خلفاء کے واسطے سنت ہو گیا۔
جو فعل کہ بھیت تعلیم کتاب اور حکمہ
ترکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے
واسطے سنت ہوا۔

ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں۔

فَلَنَبْحَثَ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيْ
قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّا قَوْمٌ أَنَّهُمَا مَقْصُودَةٌ
عَلَى قَبُولِهِ الْخِلَافَةَ وَأَنَّ الَّذِي
تَعْتَادُهُ الصُّوفِيَّةُ مِنْ مَبَايِعَةِ
الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا ظَنُّ
فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ
بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحٌ الْبُخَارِيِّ
شَاهِدٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَرِيرٍ عِنْدَ
مَبَايِعَةٍ فَقَالَ وَالنُّصْرَةَ بِكُلِّ مُسْلِمٍ
وَأَنَّهُ بَايَعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ
لَوْمَةً لَا يُمْرُؤُونَ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ

تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ
وہ کون قسم میں سے ہے سو بعض لوگوں نے یہ
گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت
اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت
ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً
کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اس کے
جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گا ہے بیعت لینے تھے اقامت ارکان اسلام
پر اور گا ہے تمسک بالسنتہ پر اور صحیح بخاری
گو اہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی
اُن کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی
لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی قوم انصار سے سو
یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر
کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں

حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ
يُجَاهِرُ الْأَمْرَاءَ وَالْمُلُوكَ بِالرَّدِّ
إِلَازِكَارِ وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ
وَأَشْتَرَطَ الْإِجْتِنَابَ عَنِ التَّوْحَةِ
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكُلِّ ذَلِكَ مِنَ
التَّزْكِيَةِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

سوائے ان میں سے بعض لوگ امراء اور سلاطین
پر کھل کر بلا خوف رد انکار کرتے تھے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں
سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ توحہ کرنے سے پرہیز
کریں۔ ان کے سوائے بہت امور میں بیعت
ثابت ہے اور وہ امور از قسم تزکیہ اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔

ف توصاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں۔

فَأُحِقُّ أَنَّ الْبَيْعَةَ عَلَى أَقْسَامٍ
مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ
التَّمَسُّكِ بِحَيْلِ التَّقْوَى وَمِنْهَا
بَيْعَةُ الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا
بَيْعَةُ التَّوْتُّنِ فِي الْجِهَادِ

توحق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی
بیعت خلافت کی بعضی بیعت، اسلام لانے
کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی رسی پکڑنے کی اور
بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد
میں مضبوط رہنے کی۔

وَكَمَا نَتَّ بَيْعَةَ الْإِسْلَامِ
مَثْرُوكَةً فِي مَسْنَنِ
الْخُلَفَاءِ أَمَّا فِي مَسْنَنِ
الرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَلَا تَدْخُلُ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ
فِي أَيَّامِهِمْ كَانِ غَالِبًا
بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا
بِالنَّالِفِ وَظَهَرَ الْبُرْهَانُ
وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَأَمَّا

اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفاء کے
زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے
وقت میں بیعت اسلام تو اس واسطے متروک
تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے
ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا
نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر
اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر
تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفاء
کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ

فِي غَيْرِهِمْ فَذَلِكُنَّهُمْ كَانُوا
فِي الْأَكْثَرِ ظُلْمَةً فَسَقَتْ لَا
يَهْتَمُّونَ بِإِقَامَةِ السُّنَنِ

وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ النَّسْلِ بِحَبْلِ
التَّقْوَى كَانَتْ مَتْرُوكَةً أَمَّا
فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
فَلِكثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ
اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأْدُبُوا فِي
حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ
إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَّا فِي
زَمَانِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ إِفْتِرَاقِ
الْكَلِمَةِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مَبَالِغَةُ
الْخِلَافَةِ فَتَهَيَّجَ الْفِتْنُ وَكَانَتْ
الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُفْقِهُونَ
الْخُرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا
انْدَرَسَ هَذَا الرَّسْمُ فِي
الْخُلَفَاءِ ائْتَهَرَ الصُّوفِيَّةُ
الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِسُنَّةِ
الْبَيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک
تھی کہ اُن میں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت
سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے
اور اسی طرح تقویٰ کی رسی تھامنے
کی بیعت زمانہ خلفاء میں متروک ہو گئی
تھی خلفائے راشدین کے زمانے میں
تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک
تھی جو نوزائی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب
ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو اُن کو
کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کے بیعت کی
تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا
اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں
کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے
تو فساد اٹھے بیعت مذکور متروک تھی اور
اُس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قائم مقام
بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی
ملوک اور سلاطین میں معدوم ہو گئی تو حضرت صوفیہ نے
فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت اختیار کی واللہ اعلم

ف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد ازاں اس رسم بیعت
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلائے تو اس کو اُس کا اجر
ملے گا اور اُن لوگوں کا بھی اُس کو اجر ملے گا جو اُس سنت پر چلیں

دوسری فصل

بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان

اس فصل میں سنیت، بیعت اور اُس کی غایت اور منفعت اور اُس کی شرائط وغیرہ

کا بیان ہے۔

وَلَعَلَّكَ تَقُولُ أَخْبِرْنِي عَنْ
الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَمْ سُنَّةٌ
تَحْتَ مَا الْحِكْمَةُ فِي تَرْجُحِهَا ثُمَّ
مَا شَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ
مَا شَرْطُ الْمُبَايَعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايَعِ
وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكَرُّرُ الْبَيْعَةِ
مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ
مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ
مجبور بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے
یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت
کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے
پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے
والے میں ایفاء سے بیعت کس کو کہتے ہیں۔ اور عہد شکنی
کیا ہے پھر کیا جائز ہے مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما
کثیر سے یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں
سلف سے بیعت کے وقت۔

جواب سوال اول | فَاَقُولُ أَمَّا
الْمَسْئَلَةُ الْأُولَى فَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْعَةَ
سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِأَنَّ
النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَقَرَّرَ بُوَايَعُهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيلٌ عَلَى نَهْيِ

سو میں کہتا ہوں سائلوں سوالات کے
جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھ
لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے
کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی اور اُس کے سہیل سے حق تعالیٰ کی
نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت

تَارِكُهَا وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ مِنَ الْأُئِمَّةِ
عَلَى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ -

کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ وینہ تارک
بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع
ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔

حکمت بیعت | اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار اور
ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل
مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔

جواب سوال دوم | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ

الثَّانِيَّةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
أَجْرَى سُنَّتَهُ أَنْ يَضِيقَ الْأُمُورَ
الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَّةَ فِي السُّفُوسِ
بِأَفْعَالٍ وَأَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَيَنْصِبُهَا
مَقَامَهَا كَمَا أَنَّ التَّصْدِيقَ بِاللَّهِ وَ
رُسُولِهِ وَالْيَوْمَ الْآخِرِ خَفِيٌّ فَأَقِيمَ
الْإِقْرَارَ مَقَامَهُ وَكَمَا أَنَّ رِضَى
الْمُتَقَاتِلِينَ بِبَذْلِ الشَّيْنِ وَ
الْمُبِيعِ أَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَأَقِيمَ
الْإِجَابَ وَالْقَبُولَ مَقَامَهُ -

فَكَذَلِكَ الثَّوْبَةُ وَالْعَرَبِيَّةُ
عَلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي وَالتَّسَلُّكِ

سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر
کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ
جو نفوس میں پوشیدہ ہیں اُن کا ضیق افعال
اور اقوال ظاہری سے ہوا اور اقوال قائم
مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق
اللہ اور اس کے رسول اور قیامت
کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے
تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا۔ اور چنانچہ
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور
مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب
اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا۔
سوا اسی طرح ثوبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوط پکڑنا

۱۔ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہو گئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصر من ۱۲
۲۔ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہو گئے یعنی قیمت اور بیع میں تصرف کرنا
اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۲۔

بِحَبْلِ الثَّقْوَىٰ خَفِيَ مَضْمَرُ
فَأُقِيمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا۔

سوال سوم | وَأَمَّا الْمُسْئَلَةُ
الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ
أَمُورٌ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَ
السُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ الْمُرْتَبَةَ
الْقُصْوَىٰ بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ
الْمَدَارِكِ أَوِ الْجَلَالِينَ أَوْ غَيْرَهُمَا
وَحَقَّقَ عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَ
أَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْإِعْرَابِ
وَالْقَصَصِ وَمَا يَنْصِلُ بِذَلِكَ۔

امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو
اُس کے قائم مقام کر دیا۔

مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت
لینے والے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند
امور ہیں جن کا بحیثیت شرط پایا جانا ضروری
ہے شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری
مراد انہیں کہ پہلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے
بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر
مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند
تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا
ہو اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کر لیا ہو اور
اُس کے معنی اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان
نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جواب
س کے قریب، اُس کو جان چکا ہو۔

ف۔ یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت تاسخ اور منسوخ اور احکام
مستنبطہ قرآنی کی۔

وَمِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ
قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ
الْمَصَارِفِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ
غَرِيبَهُ وَإِعْرَابَ مُشْكِلِهِ
وَنَاقِلِ مَعْضِلِهِ عَلَى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ

اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور
تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصانج یا مشارق
کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُس
کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا ترجمہ اور
اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر اُسے
فقہائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔

۱۔ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفا کے عہد شکنی وغیر ذلک ۱۲۔

ف مُشْکِلٌ اور مُعْضَلٌ میں فرق یہ ہے مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنی مشتبه ہوں اور اگر معنی کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اُس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا کہ مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے کہ اسی طرح میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ میں تباہ مذاہب فقہاء کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اُس نے ترک اجماع کیا۔

وَلَا يُكَلِّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ
وَلَا تَفْحُصَ عَنْ حَابِ الْأَسَانِيدِ
الْأَثَرِ أَنْ التَّالِعِينَ وَاتَّبَاعَهُمْ
كَانُوا يَأْخُذُونَ بِمَا مَنَّقَطِعُ
وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الْخَبَرِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

اور بیعت لینے والا مکلف نہیں
علم قرآن میں اختلافات قرأت کے یاد
رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید
کے تحسین کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین
اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل
کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ
پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تک۔

سوائی بات تو کتب معتدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن
حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں۔

ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مرسل
وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور
کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالآخر تھا اور وسائل سند قلیل
ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور
تبع تابعین کے کہ اُن کو یہ دولت قریب خدا داد کہاں حاصل۔ خلاصہ یہ ہے کہ پری
مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط

احکام کے واسطے بہت کچھ درکار ہے۔

وَلَا يَعْلِمُ إِلَّا الصُّبُولُ وَالْكَلَامُ
جَزَائِيَّاتِ الْفَقْرِ وَالْفَتَاوَى۔

اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ
اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور
احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں

ف۔ مولانا عبدالعزیز قدس سرہ نے حاشیے میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل
کلیات مراد نہیں بلکہ صورت مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کتر حاجت ہوتی ہے۔ مترجم
کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان
کا حفظ مشروط ہے۔

وَإِنَّمَا شَرَطْنَا لِعِلْمِ لَا تِ
الْغَرَضُ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِشَادَةً إِلَى
تَحْصِيلِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَإِزَالَةِ
الرَّذَائِلِ وَالْكَتَابِ الْحَمَاسِ
ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَوْثِدِ بِهِ
فِي كُلِّ ذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا
كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْ هَذَا۔

اور عالم ہونا مرشد کا توہم نے فقط اتنے
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو
امر کرنا ہے مشرعات کا اور روکنا اس کو خلاف
شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی
کے اور دور کرنا بدخوؤں کا اور حاصل کرنا
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس
کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص عالم اور
واقف ان امور سے نہ ہوگا اس سے کیونکر متصوّر ہوگا

ف۔ مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء جہاں کو اس
وقت میں یہ خط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر
ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور
ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور اجار العلوم اور کیمیائے سعادت اور
فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے
کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن

اسے کتاب طریق محمدی میں لکھا ہے کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت (باقی اگلے صفحہ پر)

مرشدوں کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں اُن کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں۔

وَقَدْ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمُشَافِحِ
عَلَى أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ
كُتِبَ الْحَدِيثُ وَكُرِيَ الْقُرْآنُ -

اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونِ
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ
الْأَتْقِيَاءَ ذَهْرًا طَوِيلًا
وَتَأَذَّبَ عَلَيْهِمْ وَ
كَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ
وَالْحَرَامِ وَقَافًا عِنْدَ
كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ
رَسُولِهِ فَقَعْنَى أَنْ

اور متفق ہے مشائخ کا قول اس پر
و عطاء کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور
جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔

کچھ نہیں بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا
مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک
صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور
حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف
ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک۔ یعنی قرآن اور حدیث
سُن کر ڈرجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال
اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق

۱۵ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) کے حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ
لکھی حدیث نہ پیروی کی جاوے اس کی اس امر تصوف میں اس لئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا
مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی اُن ہی کا قول ہے کل طریقتہ ددتنا الشریعۃ فہو
زندقتنا یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نیٹ کفر ہے اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
تصوف اسم ہے تین چیزوں کا ایک تو یہ کہ نہ بجاوے نور معرفت اُس کا نور درع اُس کے کو اور دوسرے یہ
کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقص کرے اُس کو ظاہر کتاب اللہ اور سیرے یہ کہ نہ باعث ہو
اُس کو راست اوپر تک حرمت محارم اللہ تعالیٰ کے انتہی اور بہت اقوال بزرگان دین مثل ان ہی کے منقول ہیں
چنانچہ جامع التغانیر کے ص ۱۱ پر تفصیل لکھے گئے ہیں جو چاہے اُس میں دیکھ لے ۱۲ - ق

يَكْفِيهِ ذَلِكُ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ

کر لیتا ہو تو اُمید ہے کہ اس قدر معلومات
بھی اُس کو کفایت کرے در صورت عدم
علم واللہ اعلم۔

اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط
عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ
کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ
گناہوں پر اُتر نہ جاتا ہو۔

شروط دوم مرشد | وَالشَّرْطُ
الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَىٰ فَيَجِبُ
أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَايِرِ
غَيْرِ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ۔

ف۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس
واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول
ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے
کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبانِ تقریروں پر
کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے۔

اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے
کہ دُنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو
حافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ
کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مداہم تعلق
دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت
کی مشق کامل اُس کو حاصل ہو مترجم
کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے
مذکور ہوگی۔

شرط سوم | وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ
أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا
فِي الْآخِرَةِ مُوَظِعًا عَلَى الطَّاعَاتِ
الْمُؤَكَّدَةِ وَالْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ
الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَاحِ الْأَحَادِيثِ
مُوَظِعًا عَلَى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ
مُسْتَحَاضًا وَكَانَ يَادُدَا شَتَّ
لَهُ مَلَكُوتًا رَاسِخًا۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے
والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع
سے روکتا ہو جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ

شرط چہارم | وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ
أَنْ يَكُونَ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا
عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهِ

إِمْعَةً لِّبِنَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا
أَمْرٌ دَامُورَةٌ وَعَقْلٌ
تَأْمِرٌ لِّعَمَدٍ عَلَيْهِ فِي كُلِّ
مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى
عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَاءِ فَمَا ظَنُّكُمْ
لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ

مرد ہر جانی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو
نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل
کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اس
بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حق تعالیٰ
نے فرمایا کہ گواہی اُن کی مقبول ہے جن
گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے
صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شہادوں
میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ
شرط ہوگا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ
ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تاکہ اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط
نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی
کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا
اور چونکہ رضا مخفی ہے لہذا اُس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن
الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی
علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق
اولیٰ ہوگا۔

شرط پنجم | وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ
أَنْ يَكُونَ صَحِيبَ الْمَشَارِخِ وَتَادِبَ
لَهُمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخِذًا مِنْهُمْ
النُّورَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا
لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے
والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور
اُن سے ادب سیکھا ہو۔ زمانہ دراز تک اور
اُن سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا
ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے

لَا يُضِلُّهُ إِلَّا إِذَا سَأَلَ
الْمُفْلِحِينَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ
لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ
وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ
غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ

مشروط ہوئی کہ عادت الہی یوں جاری ہوئی ہے
کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ
دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم
کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشہ
یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا
نخاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس پنج
پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون انبائے جنس کی
مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ ان کے کمالات پیدائشی ہیں اور
کسی نہایت کتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون
نیکھے نہیں آتا۔

وَلَا يُشْرَطُ
بِذَلِكَ كُلُّهُ
الْكِرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ
وَلَا تَرْكُ الْكَسَابِ
لِأَنَّ الْأَوَّلَ شَمَرُ
الْمُجَاهِدَاتِ لَا شَرْطُ
الْكَمَالِ وَالثَّانِي هُوَ الْفُ
لِلشَّرِّ وَلَا تَغْتَرِبُ بِمَا فَعَلَهُ
الْمَغْلُوبُونَ فِي أَمْرِ الْبُ
إِنَّمَا الْمَأْثُورُ
الْفَنَاءَةُ بِالْقَلِيلِ
وَالسُّورُ

اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت
لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادت
کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے
کہ ظہور کرامات اور خوارق عادت ثمرہ
مجاہدات اور ریاضت کشتی کا نہ شرط کمال کے
اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور
دھوکہ نہ کھاؤ اس سے جو درویش مغلوب
الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال
غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ
نہیں ہوتے ہیں ان کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا
ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے
پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا

الشُّكُهَا ت

یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکر اور مشتبہ سے
بچنا ضرور ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہیب اختیار کرے
یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات جاگنا اور گوشہ
گیری نساہ سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے
وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین
اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ
پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تم کو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں
جائز نہیں۔ سوال

سوال جواب چہارم | وَامَّا
الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ
يَحِبُّ أَنْ يَكُونَ الْمُبَايَعُ بِإِعْثَارٍ
عَاقِلًا رَافِعًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ
أَنَّهُ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ
فَسَمِعَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَاكَ بِالْبُرْكَاتِ
وَلَمْ يُبَايِعْ۔

اور سوال چوتھے کا جواب یوں جان
کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرتے والا جوان
ہو شیخ از رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں
آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک
لڑکا گیا تا کہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا
اور اُس کے واسطے برکت کی دعا کی اور
بیعت نہ لی۔

شروط مرید | مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے

اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور اجتہاد
فی الطاعات کا اُس کے حق میں کیا مذکور ہے۔

وَمِنْ الْمَشَارَحِ مَنْ يُجَوِّزُ
بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَقْوًى لَا
وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور بعضے مشارح لڑکوں کی بیعت کو
جائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک
قالی کے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے بیعت فرمائی۔

جواب سوال پنجم | وَاَمَّا

پانچویں کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کر صوفیوں میں متواتر ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت تو یہ ہے معاصی سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکہ عزیمت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص مراد اور ترک منہا ہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے۔

اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر سے اور نہ آڑ جانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ کو اختیار کرنا از قسم واجبات اور سوکھ سستیوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ترک کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے۔

الْمُسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ قَاعِلَمُ أَنَّ
الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارَثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ
عَلَى وَجْهِ أَحَدٍ هَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ
مِنَ الْمَعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ
التَّبَرُّكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ أَسْنَادِ الْحَدِيثِ
فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ
تَأْكِيدِ الْعَزِيمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ
لِأَمْرِ اللَّهِ وَتَرْكِ مَا نَهَى عَنْهُ
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ
بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ۔

قسم اول و دوم | وَاَمَّا الْأَوَّلَانِ
فَالْوَقْفُ بِالْبَيْعَةِ فِيهِمَا تَرْكُ
الْكِبَائِرِ وَعَدَمُ الْأَضْرَاجِ عَلَى الصَّغَائِرِ
وَالْتِمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ
مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاقِبِ
وَالْتَّكَلُّفُ بِالْإِحْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا۔

قسم سوم | وَأَمَّا الثَّالِثُ
فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هَذِهِ
هَجْرَةٍ وَالْمُجَاهِدَةُ حَتَّى
تَكُونَ مُتَنَوِّرًا بِنُورِ السَّكِينَةِ
يَصِيرُ ذَلِكَ دَيْدَنًا لَهَا وَخُلُقًا
جَبَلَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ قَدْ
نُفِصَ فِي مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ
مِنَ اللَّذَاتِ وَالِاشْتِغَالِ
فَحُضِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَى طَوْلٍ
فَعَهْدٌ كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ
فَيُرْهِمَا وَالثَّلَاثُ بِالْإِخْلَالِ
ذَلِكَ -

جواب سوال ششم | وَأَمَّا
ثُمَّ السَّادِسَةُ فَأَعْلَمُ
تَكَرَّارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَوْرًا وَكَذَلِكَ عَنْ الصُّوفِيَّةِ
أَمِنْ الشَّخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ
هُوَ خَلِيًّا فِي مَنْ بَايَعَهُ
بَايَعَهُ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ
غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَأَمَّا بِلَا
فَارَاقَهُ بِشِبْهِ الْمُتَلَدِّعِ

اور تیسرے طریقے میں پورا کرنا بیعت کا
عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت
اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن
ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور اس کی
عادت اور خواہر جبلت ہو جاوے بلا تکلف
تو اس حالت کے نزدیک گا ہے اس کو اجازت
دی جاتی ہے اس میں جس کو شرع نے مباح کیا
ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے
بعضے اُن کاموں میں جن میں طول مدت
کی طرف حاجت ہو جاتی ہے جیسے درس کرنا
علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت
ہے اس کی خلل اندازی سے قبل از نورانیت
دل کے۔

حکمت تکرار بیعت | اور چھٹے سوال
کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور
اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پروں
سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو
اس پر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ
مضانقہ نہیں اور اسی طرح اس کی موت کے
بعد یا اس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اس
کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا غد
تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے

وَيَذْهَبُ بِالْبِرِّ كَثْرًا وَيُصْرِفُ
قُلُوبَ الشَّيُوخِ عَنْ تَعَهُدِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

جواب سوال مفتی

السُّئِلَةُ السَّائِعَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ
الْفَرْقَ الْمَائِثُورَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ
الْبَيْعَةِ أَنْ يَخْطُبَ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ
الْمُسْنُونَةَ -

وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدًا
وَنَسْتَعِينُ وَنَسْتَغْفِرُ وَلَعُودُ
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ

کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو
کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو
اُس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے
واللہ اعلم یعنی اُس کو ہر جانی اور ہر دم
خیالی سمجھ کر اُس پر التفات نہیں فرماتے
اور ساتویں سوال کا جواب معلوم

کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے
وقت یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے
اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ

سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب
تعریف اللہ کو ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس
سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اُس سے
چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی
نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برا
سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی گمراہ
گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اُس نے بہرہ
اُس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہ
دیتا ہوں میں اُس کی کہ کوئی معبود برحق
نہیں سوائے اللہ کے اور اس کی کہ محمد
بندے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول
رحمت بھیجے اللہ ان پر اور ان کی آل پر

۱۔ حصن حصین میں بعد اِلا اللہ کے وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ بھی ہے ۱۱ -

صَحِيحِهِ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ

ثُمَّ يَقُولُ اَلَا يُمَانُ
اَلْجُمَالِي قَبُولُ قُلْ اَمَنْتُ
بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
عَلٰى مُرَادِ اللّٰهِ وَ اَمَنْتُ بِرَسُوْلٍ
لِّلّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلٍ
لِّلّٰهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ
جَمِیْعِ الْاَدِیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ
اَسْلَمْتُ الْاَنَ وَ اَقُوْلُ اَشْهَدُ
نَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدٌ لَّهِ وَرَسُوْلُهُ۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلٰى خَمْسٍ
شَهَادَةٍ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
قَامَ الصَّلٰوةَ وَ اِیْتَاءَ الزَّكٰوةَ
صَوْمَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتِ اِنْ
سَطَعْتُ اِلَیْ سَبِيْلًا۔

ف۔ استطاعت سبیل سے مراد زاد اور زادہ ہے۔

اُن کے اصحاب پرادر برکت کرے اور
سلامتی عنایت فرماوے۔

پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو
ایمان اجمالی تلقین کرے سبیلوں کہے کہ
کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے
نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا
میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے
نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ
علیہ وسلم اور بزار ہو میں سب دینوں سے
سوائے اسلام کے اور بزار ہو اسب گناہوں
سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا
اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں
کہ محمد اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

پھر مرشد کہے مرید سے کہہ میں نے بیعت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے
خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی
گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے
اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور
نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر
اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج
پر اگر چھک استطاعت ہوگی اس کی راہ کی۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَامٌ بِمَا سَلَّمْتُمْ
 خَلْفَائِهِمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ
 شَيْئًا وَلَا اسْتَوْقُوا وَلَا أَزْنِي وَلَا أَقْتُلُوا
 وَلَا أَتِي بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنَ
 يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا أَغْصِيصًا
 فِي مَعْرُوفٍ -

پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی میں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پواسطہ
 خلفائے حضرت کے اس پر کہ شریک نہ
 کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری
 نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں
 گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ
 اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اُس کو افترا
 کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا
 امر مشروع میں۔

ف۔ اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے۔

ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ
 جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
 تُفْلِحُونَ ه إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
 إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ
 أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا
 يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا

پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے یا
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 ایمان والو! اللہ سے اور تلاش کرو
 اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اُس کی
 راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔ مقرر جو لوگ
 بیعت کرتے ہیں تم سے اے نبی وہ
 بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ
 کا دست قدرت اور رحمت اُن کے

۱۔ یہ کہتا ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲
 ۲۔ قولہ الوسيلة ما يتوسلون بها الى ثوابها والى نفي منه من فعل الطاعة
 وترك المعاصي من وسيل الى كذا اذا تقرب اليها في الحديث الوسيلة منزلة
 في الجنة ۱۲ ايضا وى الوسيلة ما يقربكم اليها من طاعتها ۱۲ جلالين

عَاهِدًا عَلَيْنَا اللَّهُ قَسِيئًا قَتِيلًا
أَجْرًا عَظِيمًا -

ہاتھوں پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا یہی بات ہے
کہ اُس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت
کو توڑا اور جس نے پورا کیا اُس کو جو اللہ سے عہد
کیا سو قریب اُس کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

ف۔ پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا
کہ ہم نے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُن
کے ہم عصر ایک عالم نے اُن سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جد امجد
نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ
وسیلے سے ایمان مراد لیجئے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل
ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امثال ادا اور اجتناب نواہی سے اس واسطے
کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح
یہاں بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے
سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور
فکر میں تاقلح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم۔

پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور
مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سبوں
کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے
واسطے اور نفع پہونچا دے ہم کو اور تم کو۔

اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید
کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ میں نے
اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف
شیخ اعظم اور قطب انجم خواجہ نقشبند کے یا

تَحْدِيدُ عَوْنِ نَفْسِهِ وَ
التَّسْمِيَةِ وَتَحَاذِرُ بَيْنَ قِيْقُولُ
بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَ
تَفَعَّلْنَا وَإِيَّاكُمْ

وَلَا بَأْسَ أَنْ يُلْقِنَهُ قِيْقُولُ
قُلْ اخْتَرْتُ الطَّرِيقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ
أَوِ الْقَادِرِيَّةَ أَوِ الْچِشْتِيَّةَ
الْمُنَسُّوْبَةَ إِلَى الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ

وَأَقْطَبَ الْأَفْخَمَ خَوَاجَةً نَفْسَتَبَدَّدَ
أَوَالِشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ
الْحَمْدَانِيِّ أَوَالِشَّيْخِ مُعِينِ الدِّينِ السَّجَرِيِّ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَتْرَ حَهَادِ احْتِرَانِي
رُزْمَرَةً أَوْلِيَاءِهَا بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَالَعْتُهُ فَأَخَذَ
عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَدَيَّ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَافِحُ عِنْدَ
الْبَيْعَةِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ۔

طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ
محمد الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف یا طریقہ
چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین
الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوند
ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہم کو
اس طریقے کے دوستوں کے گردہ میں محشور
کراہی رحمت سے یا ارحم الراحمین۔

سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے
فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ
سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں
مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب
میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعض اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیر
پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا ہاتھ رکھنا ہے اسی طرح عمرو بن العاصؓ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا۔

أَمَّا بَيْعَةُ الْإِسَاءِ فَيَا
يَا خُذْ الشَّيْخَ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالتِّي
تَبَايَعُ طَرَفَهُ الْآخَرَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ
کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور
کرنے والی دوسرا کنارہ اس کا پکڑے والے
پکڑنے کے بعد

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبان بھی عورتوں سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے
کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

تیسری فصل

مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان

اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے۔

سالموں کی تربیت کے واسطے درجہ
ہیں علی الترتیب سوا دل جس کا سنوارنا واجب
ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اس کو
اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد
سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود
کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے
اُس کے موصوف ہے وہ جمیع صفات کمال
سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے
میں اور سوائے ان کے اور صفات میں کہ
حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا
ہے ساتھ ان کے اور نقل اُس کی ثابت
ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے۔

ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان
اور زوال کی سب نشانیوں سے مجتم ہونے

لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ دَرَجَاتٍ
مُتَرْتَبَةً فَأَوَّلُ مَا يَجِبُ أَنْ
يَتَغَيَّرَ فِيهِ الْعَقِيدَةُ فَإِذَا رَغِبَ
الْمُرِيدُ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ
فَمَرَّةً أَوَّلًا بِتَصْحِيحِ الْعَقَائِدِ
عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ
مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ مُتَّصِفٌ بِكُلِّ صِفَةٍ
الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا
مِمَّا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ
وَتَبَيَّنَ بِالنَّقْلِ عَنِ الْمُخْبِرِ
الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ۔

مُنْزَلًا مِنْ جَمِيعِ سِمَاتِ
النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجَسَمِيَّةِ

وَالْتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجَهَةِ
وَالْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ -

وَأَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ
عَلَى الْعَرْشِ وَالْفُحُولِ وَإِثْبَاتِ
الْبَدَنِ فَنُورٌ مِنْ بِيهِ عَلَى الْجَمَلَةِ
ثُمَّ نَعْلَمُ تَفْصِيلَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَنَعْلَمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّه لَيْسَ كَمِثْلِ
الْإِصَافَةِ بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ وَنَعْلَمُ أَنَّه شَيْءٌ ثَابِتٌ
لِلَّهِ تَعَالَى كَمَا أَثْبَتَ فِي مُحْكَمِ
كِتَابِهِ -

سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور
جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال
سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے
اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء
علی العرش اور فحول اور اثبات بدین کا
سو اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل
پھر اس کی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے
ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے
استواء علی العرش سے اور بتنا تو ہم بالیقین
جانتے ہیں کہ اس کے استوار وغیرہ میں ہمارا
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل
کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور
جانتے ہیں ہم کہ استوار علی العرش ایک چیز
ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اس
نے اپنی کتاب محکم میں اس کو ثابت کیا ہے۔

ف۔ مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استوار وغیرہ میں قدامتے سلف سے
یہی منقول ہے کہ اس پر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اس کی علم الہی پر
سپر دیجئے امام مالکؒ نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اس کی مجہول
ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو
حق قرار دینا پڑے۔

۱۵ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اس کے استواء
میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق

ثُمَّ اثْبَاتِ نُبُوَّةَ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُصُوصًا وَ
وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ
وَنَهَى وَتَصَدِيقِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنْ الْمَعَادِ
الْجِسْمَانِي وَالْجَنَّتِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ
وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ
وَعَذَابِ الْقُبْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ
بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ السَّرَوَايَةُ۔

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء
علیہم السلام کی علی العموم ونبوت سیدنا
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور
ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا
جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق
آپ کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور
معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب
اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر
اور سوائے ان کے اور امور میں چنانچہ خواص
کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور روایت
اُس کی صحیح ہے۔

پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو جائے
کہ اجتناب اور صفائے شر مندہ ہونے
میں۔

اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے
جس پر وعید ہود و زخ کی یا عذاب شدید
کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث
کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو
کا فر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ
جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے
اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق ما بین
مسلمین اور ما بین مشرکین کے نماز ہے

ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي
اجْتِنَابِ الْكِبَائِرِ وَالنَّدَمِ
مِنَ الصَّغَائِرِ۔
وَالْحَقُّ أَنَّ الْكِبِيرَةَ كُلَّ
ذَنْبٍ أُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ أَوْ
الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ
أَوِ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ الْمَعْرُوفَةِ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سُمِّيَ
مُزْتَكِبًا كَافِرًا كَقَوْلِهِ مَنْ
تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَصِّدًا فَقَدْ
كَفَرَ فَرَّقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ

الْمُشْرِكِينَ الصَّلَاةَ فَمَنْ تَرَكَهَا
ثَلَاثًا كَفَرًا وَشُرْعَ الْمُزْتَكِيَةِ
حَدِّ كَالزَّانَاءِ وَالسَّرِقَةِ
وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ
أَوْ كَانَتْ مُسَاوِيًا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا
مِنْ هَذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي
حُكْمِ بَدَا هَتَا الْعَقْلِ -

تفصیل گناہ کبیرہ | فِیْهَا الْإِشْرَاقُ
بِاللَّهِ تَعَالَى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً
فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَإِلَى
التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ -

سو جس نے اُس کو چھوڑا وہ کافر ہے
یا کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب پر شرع
میں حد مقرر ہو چنا پختہ زنا اور چوری اور
راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ
برابر یا زیادہ ہو برائی میں کیا مذکورہ
سے صریح عقل کے حکم میں۔

اشراک با خدا | سو منجملہ کبار اکبر

الکبار اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ
ساچھا لگانا عبادت میں اور استعانت
میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور
شفا وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعا
کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ
کے اس قول میں إِيَّاكَ نَعْبُدُ
إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -

ف۔ مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں
ہمارے زمانے میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ
یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہیں
ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا
نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور
یہ جو فرمایا کہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک
فی الاستعانتہ کی توبہ کا اشارہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مقتدر ہے
تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے

یہ پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اوروں کی بادت کرنا یا کسی سے مدد مانگتی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص بادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر وقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو جانے کیونکر اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای علیم وقدیر ورحیم ہیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعضے گورپرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم عطا ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت ان کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اس کا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرما دے اور کج روی اور کج فہمی سے بچا دے آمین۔

تَصَدِّقُ الْكَاهِنِ وَغَيْرِهِ | اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہے
تَصَدِّقُ الْكَاهِنِ۔ | کاہن کا۔

ف۔ کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شائے بین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے۔

اور منجملہ اکبر الکبار کے پیغمبر اور
قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا
اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح

**مِنْهُمْ سَبُّ الرُّسُولِ وَالْقُرْآنِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَانْكَارُهَا وَإِسْتِحْزَاءُ**

ضروریات دین کا انکار کرنا۔

بِهَادٍ كَذَّابٍ انْكَارُ ضَرُورِيَّاتِ الدِّينِ

ف۔ مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہورہ اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں۔

تَرَكَ نِجَازَ غَيْرِهِ | وَمِنْهَا تَرَكَ

الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ

وَالْحَجَّ | قَتْلُ نَاحِقٍ | وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ

بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْوَلَدِ وَ

قَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ۔

وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللَّوْاطَةُ

وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالشَّرِيقَةُ

وَقَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغَصَبُ وَ

الْغُلُولُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ

وَالْيَهْبِئِينَ الْغُمُوسَ وَقَذْفُ

الْمُحْصَنَةِ وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ

الرِّحْمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ

وَالْوَرْنَ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ

الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّشْوَةُ

فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمُحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ

بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعَايَةُ

لَهُ أَوِ ابْنِهِ أَوْ نِكَاحُ مَرْءٍ كَوْتِهِمْ زِنَا غَيْرِهِ كَانِي ۱۲

اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے۔

اور منجملہ کبار ہے جان ناحق قتل

کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا

اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے

اور منجملہ کبار زنا ہے اور اعلام

اور نشے والی چیز کا پینا اور چوریا اور ہزنی

اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور

جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو

زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور

والدین کی نافرمانی کرنی ان کی خدمت نہ

کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور زنا

اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیان

کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ

سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصلہ کرنے

میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا

اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں

عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتُلَ أَوْ يَنْهَبَ
وَتَرَكْتُ الْهَجْرَةَ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَ
مَوْلَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسَّحَرُ
فَكُلُّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَائِرِ -

کٹاپن کرنا اور حاکم سے چیل خوری کرنا تاکہ
وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالحر سے
دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں
سے دوستی کرنا ان کے خیر خواہ ہونا اور جو
کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں

تحقیق و تفصیل کبائر

مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے
قریب ہیں اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر
کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفسدہ سے کم ہو تو صغیرہ
ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلامؒ سے اور شیخ ابوطالبؒ مکی
نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل
میں شرک اور گناہ پرچم جانے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے
بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب
لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پیتا اور یتیم کا مال
کھانا اور بیابان لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق
قتل اور چوری اور ایک گناہ پانوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ
تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچائے آمین

وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ
الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا وَسَرَفَ
طَرِيقًا مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ -

اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک
دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے
مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامور کا۔

۱۔ جب تک کہ کافر دو گئے ہوں اور جب دو گنوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے لکن فی الکتاب الدینیۃ ۱۲ - ق۔
۲۔ ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا یا جو فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور غیبت
کرنی کافروں سے وغیرہ ذلک صریح قرآن و حدیث میں و عیدان پر مذکور ہیں پس تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ انْظُرْ فِي
اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ
وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا مَرَّبَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ رِعَايَةِ الْاَبْعَاضِ وَالْاَدَابِ
وَالْهَيْئَاتِ وَالْاَذْكَارِ۔

پھر اجتناب کیا اور زہد است صفائے بعد
نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت
اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان
امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے قائم کرے رعایت ابغاض اور آداب
اور ہیئات اور اذکار سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ابغاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو
شامل ہوں از قسم امور متاخرہ سو ان میں سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب
ہیں اور دوسرے فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ انْظُرْ فِي
الْمَعَاشِ مِنَ الْاَكْلِ وَالشَّرْبِ
وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ
وَالْغَيْرِ ذَلِكِ وَفِي الْعَقْدِ الْمُسْتَرِي
مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْاُولَادِ
الْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهَبَةِ
وَالْاِبْرَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ
مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اِعْوَاجٍ

پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد
نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ
اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت
خلق وغیرہ ذلک اور نظر کرنا چاہیے امور
خانگی میں منجملہ نکاح اور حقوق مالیات
اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے
معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے
تو ان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون
سستی اور بے کجروی کے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ انْظُرْ فِي

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے

۱۔ مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہیں فلاں حسن الملکۃ ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلاموں سے حسن
سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمِلْكَةِ یعنی جو مالک سے
بر سلوک کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

وَذَكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ
بِالصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتُ
النُّومِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبُ
وَحُلَاقٍ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ
الْحَسَدِ وَالْحَقْدِ وَالْمَوَاطِنَةِ
لِالسَّلَاوَةِ وَذِكْرُ الْآخِرَةِ وَالْمَوَاطِنَةِ
لِالْمَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحَقِّ الذِّكْرِ
الْمَسَاحِدِ فَإِذَا تَذَبَّ بِهَذِهِ
وَأَدَبِ حَانَ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالشُّغَالِ
لِبَاطِنَةٍ وَيَجْتَهِدَ فِي تَهْلِيلِ
لِقَلْبٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ
إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا
بَيَانَ هَذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدِّمَةِ
سَكْنًا أَلْهًا وَاعْتِمَادًا عَلَى فِهْمِ
الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِعِ لِلْكِتَابِ
السُّنَنِ وَالْفَقْهِ وَالْكُتُبِ
الْمُنَوَّسَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ
رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ
فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَصِيدَةِ
وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُعُهَا
فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوصہ
یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک
میں مامور میں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی
اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور
کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام
کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی
یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں
پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان
آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو
اب وقت آیا اشتغال باطنی کے اشتغال
کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل
لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور
اسی کوتاہی رہنے کا دل کی بینائی سے
اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ
التفصیل اُن کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور
طالب صادق کے ہم پر بھروسہ کر کے طالب
کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ
سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب
مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا
واقف اور محسوس ہے اور جس کو تتبع اور علم
ان کتابوں کا بیستر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت
کر لے واللہ اعلم۔

تفصیل شعب الیگانہ | مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہ نے کثیر جان

کر ترک کیا اُن کو ہم مجملًا بیان کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقوے کا مراد ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اُن کا بیان یوں ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اُس کے صفات پر اور اُس کے غیر کو حادث جاننا اور اُس کے مالک نہ پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل انسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُن کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت کا اُمیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا۔ اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا درجہ آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سوا آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسنی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا پناستوں سے تطہیری میں داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ

اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور رابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور تحس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں

۱۔ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو۔ کَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۱۲۔

۲۔ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

۳۔ خرچ کردن در حق ادا ۱۲

۴۔ یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو یہ اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے (باقی صفحہ ۴۶ پر)

کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور ہر دلعیب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راسے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اسی طرح شعبۂ ایمان کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ ص ۴۵ کا) یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر محفل میں سے کوئی جواب نہ دے گا تو سب گنہگار ہوں گے اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا ۱۲۔

۱۵ نام کتاب۔

چوتھی فصل

مشائخ جیلانیہ قادریہ کے اشغال کا بیان

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجَلِيلَةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
السَّيِّدِ أَبِي مُحَمَّدٍ مُحَمَّدِي الدِّينِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ
کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت
شیخ ابو محمد محمدی الدین عبدالقادر جیلانی کے
مرید ہیں خدا راضی ہے اُن سے اور اُن
کے سب تابعین سے۔

ف۔ مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
حضرت محمدی الدین غوث الاعظمؒ کی تصنیف ہے اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور
اصل طریقہ قادریہ اُس میں مفصل موجود ہے۔

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین

فَاوَّلُ مَا يُلَقِّنُوهُ الْهَجْرُ

۱۔ ذکر جہر مذہب حنفی میں بدعت ہے مگر اُس جگہ کہ اُس میں ذکر جہر آیا ہے مثل اذان وغیرہ کے اُس میں
بدعت نہیں ہے اور ما سوائے اس کے بدعت ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے۔ والاصل فی الاذکار
الاخفاء والجهربها بدعة انتھنی یعنی اصل اذکار میں چپکے ذکر کرنا ہے اور پکار کر کرنا اذکار کا
بدعت ہے جہاں کہیں بدعت کو مطلق چھوڑتے ہیں بدعت سیدہ مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابوں
کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور قایۃ البیان شرح ہدایہ میں ہے۔ لان الجھر بالتکبیر بدعة
نقولہ تعالیٰ ادعواکم لتضرعوا خفیۃ انتھنی یعنی پکار واسپنے رب کو گڑ گڑا کر اور پوشیدہ
(باقی حاشیہ ص ۴۸ پر دیکھئے)

يَذْكُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ الْمَسْرَا دُ
بِهَذَا الْجَهْرُ هُوَ غَيْرُ الْمَقْرُطِ
فَلَا مَنَاقَاةَ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ مَا نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيْثُ قَالَ اَرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
فَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا
غَائِبًا اَلْحَدِيثُ

کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند
آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ
کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ
مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اس
میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو
اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم ہرے اور
غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث

ابقیہ حاشیہ ص ۱۷ کا) انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ میں ان الجہر بالتکبیر بدعت
فی کل وقت الا فی المواقف المستثنیة یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہے ہر وقت میں مگر
بعض جگہ اور تصریح کی ہے قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع
کیا اس کا اس پر صاحب مصنفی نے اور فتاویٰ علامہ میں ہے۔ ویمنع الصوت من رفع الصوت
والصوت یعنی منع کیا کرتے ہیں صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہاں شرح
مواہب الرحمن میں ہے ان رفع الصوت بال ذکر بدعت یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا
ساتھ ذکر کے بدعت ہے واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا
وخیفة و دون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں گڑ گڑا کر اور
ازراہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث میں ذکر جہر ثابت ہوا
ہے بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہے چنانچہ ملا علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں یہ لکھا
ہے ۱۲ مائتہ المسائل۔

۱۷ قولہ اربعوا ای اعتدلو ایقال ریع القامة اذا کان معتد لها ای ارفقها
بها بالاجتناب عن الجہر المقرط ۱۲ من مولا ناعید العزیز قدس سرہ۔

ف۔ یوزی حدیث یوں ہے بروایت ابو موسیٰ اشعریؓ کہ تم سمیع اور بصر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والا حق تعالیٰ جملہ الوریہ بھی قریب تر ہے شعرا:

اتصالے بے تکلف بے قیاس — ہست رب الناس را با جان ناس

كَذَانِي الْحَاشِيَةِ الْعَزِيزَةِ فَمِنْهُ
اِنَّهُمْ الذَّاتِ اِمَّا بِضَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ
وَصِفَتُهُ اَنْ يَقُولَ اللهُ بِالشَّدَوِ
الْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَاحْلُوقِ
جَمِيعًا ثُمَّ يَلْبِثُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيَّ
نَفْسُهُ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَهَكَذَا

وَإِمَّا بِضَوْبَتَيْنِ وَصِفَتُهُ اَنْ
يَجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلَاةِ وَيَضْرِبَ
الْجَلَاكَةَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَى
وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَيَكْرُرُ ذَلِكَ
بِلَا فُصْلٍ وَيَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ
الضَّرْبُ لَا سِيمَا الْقَلْبِي بِقُوَّةٍ وَ
شِدَّةٍ لِيَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَيَجْتَمِعَ
الْخَاطِرُ

وَإِمَّا بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَصِفَتُهُ
اَنْ يَجْلِسَ مَرَّةً لِحَا فَيَضْرِبَ مَرَّةً

یعنی رگ جان

سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے
خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی
کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور دراز
اور بلندی سے دل اور خلق دونوں کی قوت
کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ
ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آ جاوے پھر
اسی طرح بار بار ذکر کرے۔

خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے
کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو
ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل
میں ضرب کرے اور اس کو بار بار بلا فصل
کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً
قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا کہ دل پر اثر
ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطر
اور وسوساں منقطع ہو۔

خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے
کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو میں اور

فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ
الْيُسْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلَكِنَّ
الثَّالِثَ أَشَدَّ وَأَجْهَرُ۔

وَأَمَّا بَارِعٌ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ
أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضُوبَ مَرَّةً
فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ
الْيُسْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً
أَمَامَهُ وَلَكِنَّ الرَّابِعَ
أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

طريقة ذكر نفی واثبات وَمِنْهُ

النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَتُهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ أَنْ
يَجْلِسَ حِلْسَةَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ وَيُغَيِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ
لَا كَاتِمًا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ
ثُمَّ يَبْدُؤُهَا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنْكَبِ
الْأَيْمَنِ فَيَقُولُ إِلَهٌ كَانَتْهُ
يُخْرِجُهَا مِنْ أَمِّ الْبَدَنِ مَا غُثُّهُ
يَضُوبُ إِلَّا اللَّهُ بِالشَّدَّةِ وَالْقُوَّةِ
وَيَلَا حِظَّ نَفْيِ الْمُخَيُّوبِيَّةِ أَوْ
الْمُقْصُودِيَّةِ أَوْ الْوُجُودِ مِنْ
غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِثْبَاتِهَا لَهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار
دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری
ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

خواہ ذکر چار ضربی ہو اس کا طریقہ
یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے
زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے
ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت
تر اور بلند تر ہو۔

اور منجملہ ذکر چہری کے نفی اور اثبات
ہے اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہے
اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز و بقیلہ
بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لَا کہے گویا
اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس
کو کھینچے یہاں تک کہ داہنے مونڈھے تک
پہنچے پھر إِلَہ کہے گویا اس کو دماغ
کی جھلی سے نکالتا ہے پھر إِلَّا اللَّهُ کو دل
پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور
محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی
غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس
کا ذکر مقدس میں دھیان کرے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی مجبوریت کا تصور کرے اور متوسط نفی مقصوریت کا اور منتهی نفی موجود کا۔

وَعَلَّتْ تَقُولُ مَا الْحِكْمَةُ
فِي إِشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَ
التَّشْدِيدَاتِ وَمُرَاعَاةِ
أَمَاكِنِهَا فَأَقُولُ جِبِلَّ الْإِنْسَانِ
عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَ
الْإِصْغَاءِ إِلَى إِيقَاعِ النِّعَمَاتِ
وَأَنْ تَدْوَرَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثُ
وَالْخَطَرَاتُ فَوْضَعُوا هَذَا
الْوَضْعَ سِدًّا لِلتَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ
نَفْسِهِ وَكَيْفَ عَنِ خَطُورِ الْخَطَرَاتِ
الْخَارِجَةِ لِيَتَدَارَجَ مِنْهُ إِلَى
تَقْصِيرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى -

اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ
کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے
شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے اُن کے مکانا
کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں
کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف
متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان
لگانے پر اور اس پر مجبور ہے کہ اُس کے
دل میں باتیں اور خطرات گھوما کریں تو علما
طریقیت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف
متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات
بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی
ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اُس کا دھیان
فقط اللہ پاک سے لگ جاوے۔

ف۔ مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایانِ طریقت نے مجلسات
اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مخفیہ کے سبب سے جن
کو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسر نفس ہے
اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیت خاطر اور دفع و ہوا اس
ہے اور بعضے میں نشاط ہے اتنی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوٹھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل ناز کی شکل ہے اس واسطے
کہ ایسی ہیئات میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی

عبادات کا تو اس کو بار رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات
میان نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔

اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع
ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر
الہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے
کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی
میں حاصل نہیں ہوتے۔

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر
ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی
دے تو اس کو ذکر حقی کا حکم کیا جاوے اور
ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے
یعنی شوق کا ابھڑنا اور نام خالص دل میں
چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس
دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسوا
مقدم رکھنا۔

اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات
پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم
شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں
دوہینے یا اتنا اس کے اس ذکر پر مداوم
کرے تو اس میں یہ اثر الہیہ مشاہدہ کر

وَيُنَبِّئُ أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ
السُّلُوكِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَ
الْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى
عَلَى وَجْهِ الْجَمْعِ يَتَرَفَعُ فِي ذَلِكَ
قَوَائِدُ لَا تُوحِدُنِي الْوَحْدَةَ -
فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ
هَذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُؤْهِدَ
فِيهِ نُورُهُ أَمَرَ بِالذِّكْرِ الْحَقِّيِّ
وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ انْبِعَاطُ
الشَّوْقِ وَإِطْبِيقُ الْقَلْبِ
بِاسْمِ اللَّهِ وَانْتِفَاقُ أَحَادِيثِ
النَّفْسِ وَإِثَارَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى
كُلِّ مَا عَدَاكَ -

وَمَنْ وَاضَعَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ
الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
أَرْبَعَةَ أَلْفٍ مَرَّةً مَعَ تَقْدِيمِ
الشَّرُوطِ الَّتِي أَسْلَفْنَا هَاوَا سَمَّرَ
عَلَى ذَلِكَ شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوَهُمَا

۱۔ کیونکہ یہ مداوم ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم صرف و نحو آگاہ اور ممد میں
عبارتوں کلام اللہ اور حدیث وغیرہما کتب دینیہ کے ۱۲

ذَلِكَ فَإِنَّهُ يُشَاهِدُ فِيهِ الْأَثَرَ
لَا مُحَالَاتَةَ سِوَاءٍ كَانَ غَيْبًا أَوْ ذَكِيًّا
بَيَانُ ذِكْرِ خَفِيِّ دَوْرَةِ قَادِرِهِ | وَأَمَّا
الَّذِي كُرِيَ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ
مَعَ أَسْمَاءِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ
أَنْ يَغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَضْمَحَ
شَفَتَيْهِ وَيَقُولَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ
اللَّهُ سَمِيعٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ عَلِيمٌ
كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى
صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاقِهِ
وَمِنْ دِمَاقِهِ إِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ
يَقُولُ اللَّهُ عَلِيمٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ
سَمِيعٌ هَاطِطًا عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ
كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهَذَا دَوْرَتُهُ
وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَ
هَكَذَا وَمِنْ أَهْلِ هَذَا الشَّانِ
مَنْ يَزِيدُ اللَّهُ قَدِيرٌ

خواہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیر فہم۔

اور منجملہ ذکر خفی اسم ذات ہے اور
ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ
اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں
لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے
اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی
ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے
سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور
دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر لوں
کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان
ہی منزلوں پر جیسا کہ اُن پر چڑھا تھا درجہ
بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار
کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ
اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔

ف۔ توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے
اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم
کہہ کر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم
کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر
اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو
زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک۔

طریقہ پاس انفاس | وَمِنْهُ
النَّفْسُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا
كَذِبُ كُتْرَانِي الْجَهْرِ وَإِمَّا بَيَانٌ
يَكُونُ مُتَيَقِّظًا مُطْلِعًا عَلَى
أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفْسُ
بَطْبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ
وَأَرَادَتْهُ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ
لَا إِلَهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا
دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا
اللَّهُ قَالَ أَذْكَابُوهَ هَذَا
يَاسُ أَنْفَاسُ وَلَكِنَّ أَثَرُ عَظِيمٍ
فِي نَفْسِي الْخَوَاطِرُ وَزَوَالِ حَدِيثِ
النَّفْسِ -

اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے
اور طریقہ اُس کا یا اُس طرح ہے جو ذکر قلب
میں مذکور ہے چکا یا اس طرح ہے کہ ذکر
بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دلوں
پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود
بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس
کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان
سے کہے لا آتہ پھر جب سانس اندر کو
جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ
ہی لا التہ کہے طریقت کے بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے
اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور دوا
کے دور ہو جانے میں۔

چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے - شعر

اگر تو پاس داری پاس انفاس
تا بجا روپ لا زو بی راہ
بسلطانی رسالت از پی پاس
نرسی در مقام الا اللہ

سرباعی

در ذات مقدست کسی را رہ نیست
سرایہ رہ روان کہ را ہش طلبند
فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ
وَشَوْهَدَ فِي الطَّالِبِ نُورُكَ
أَمْرًا بِأَمْرٍ أَقْبَرِ وَأَمْرًا مِنْ
هَذَا الْأَثَرِ الشَّقِيقِ وَغَلَبَتْ

وز عین جلال، بچکس آگہ نیست
جز گفتن لا ا کہ لا اللہ نیست
پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہوا اور طالب
میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ
کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے
اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا

الْحُبِّ وَالْضَرَفِ عَنَانِ عَزِيمَتِهِ
إِلَى الْفِكْرِ وَإِثَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
وَاجْتِمَاعِ الْهَمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوَجْدَانِ
الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفَرَةِ
عَنِ الْكَلَامِ وَالِاشْتِغَالِ بِأَمْرِ
الدُّنْيَا۔

طریقہ مراقبہ | وَأَمَّا الْمُرَاقِبَةُ
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ
يَجْمَعُهَا أَمْرٌ وَهُوَ أَنْ يَتَلَفَّظَ
بِأَيِّهِ أَوْ كَلِمَتِهِ بِاللِّسَانِ أَوْ
يَتَخَيَّلَهَا فِي الْخَيَالِ وَيَفْهَمُ
مَعْنَاهَا فَهِيَ مَا جِيءَ أَثَرُهُ بِتَصَوُّرٍ
كَيْفَ هَذَا الْمَعْنَى وَمَا
صَوْرَةً تُحَقِّقُهُ ثُمَّ يَجْمَعُ
الْخَطَاطِرَ عَلَى تِلْكَ
الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا
يَخْطُرُ خَطَرٌ سِوَاهَا
حَتَّى يَتَحَقَّقَ الْإِسْتِغْرَاقُ
فِيهَا وَنَوْعٌ دُحُولٍ
عَمَّا سِوَاهَا۔

مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ | وَالْأَصْلُ فِيهَا

محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا۔
فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور
ہمت کا حجم جانا اسی کی طلب پر اور صلاح
پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشتغال
امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا۔

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے
نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان
اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ
ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے
کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس
کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے
کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور
ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صیرت پر
خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے
اُس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ
اُس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح
کی ربودگی اور غفلت اُس کے ماسوا سے
حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ
کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے
اُس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اُس
کو مراقبہ کہتے ہیں۔

اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معنی یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک کہ تصور کو جما دے کہ اس میں ڈوب جاوے۔

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں۔

یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ لِعَنِي جَدِّهِمْ مَتَوَجِّهٌ هُوَ تُو وَهَآں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ يَعْنِي اِنْسَان

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلْحْسَانٌ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ
تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
بِرَاكَ -

فَيَتَلَفَّظُ السَّائِلُ اللَّهُ حَاضِرِي
اللَّهُ نَاطِرِي اللَّهُ مَعِي أَوْ يَتَخَيَّلُ
فِي الْخَيَالِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ
تَعَالَى وَنَظَرَهُ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوُّرًا
جَيِّدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ
الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى لَا يَسْتَغْرِقَ
فِي هَذَا التَّصَوُّرِ -

طريق معیت | اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا
وَقَاعِدًا أَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ
وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالِدَّاعَةِ -

اقسام مراقبہ قرآنیہ

أَرَيْتَ لَفْظُ أَيْنَمَا
تُولُوا فَتَمَّ وَجْهُ

اللَّهُ أَوْ لَمْ يَعْلَمْ
بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى
أَوْ نَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيدِ أَوِ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ
أَوْ إِنْ مَعِيَ رَبِّي
سَيَهْدِينِ أَوْ
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَ
الْبَاطِنُ فَهَذِهِ
مُرَاقِبَاتٌ مُفِيدَةٌ
لِتَعْلُقِ الْقُلُوبَ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

مراقبہ فنا | وَأَمَّا الْمُفِيدَةُ
فَيَقْطَعُ الْعَلَائِقَ وَالتَّجَرُّدِ
النَّائِمَ وَالسُّكْرَ وَالْمُخَوِّفَةَ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنْ وَبَقِيَ
وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَتَى

نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا
اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم
قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے یا
اس آیت کا تصور کرے ذَاللَّهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ خَبِيرٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے
ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے
إِنْ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی البتہ میرا
رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا
یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَ
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہے اس
سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنا
عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات
اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے
کہ اُس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا
سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل
متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں۔

اور وہ مراقبہ جو قطع علالت اور پوسے مجرد
ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ
مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنْ وَبَقِيَ
وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا
ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بڑائی

يَتَصَوَّرُ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ
وَصَارَ مَادًّا تَذُرُّهُ الرِّيحُ
وَالسَّمَاءُ قَدْ انْشَقَّتْ وَكُلُّ
شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيبُهُ
وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللَّهُ بَاقِيًا
مَوْجُودًا فَيَبْقَى عَلَى هَذَا
التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَإِنَّهُ يُفِيدُ
الْمَحْوَ -

اور بزرگی والا ہے اور اس کے مراقبے کا
طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا
اور ایسی راہ ہو گیا جس کو ہوائیں اُڑاتی
ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر
چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ
کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس
تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور
نابودی کو مفید ہوگا۔

ف۔ ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی رضی
سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ اللَّهُمَّ اهْدِنِي
وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا سَبِيلُكَ الطَّرِيقُ وَالسَّيِّئَاتُ إِذَا اسْتَحْتَمَ
یعنی اے علیؑ کہہ کہ خداوند مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت کر اپنی راہ کے چلنے کو
اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنینؑ کو سیدھا دیا
کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جائے
تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

وَكَذَلِكَ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي
تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ أَوْ
أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمْ الْمَوْتُ
وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ -

اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت
کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے إِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِي آخِرَاتُكَ لَعْنِي مَقَرِّبُكَ مَوْتَكَ
یچھا گئے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم
ہو گے موت تم کو پالیوسے گی اگرچہ تم اونچے یا
مضبوط برجوں میں ہو۔

فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ الْمَرَاتِبِ
فِي الطَّالِبِ وَشَوَّهَ نُورُهُ أَمَرَ

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر
ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید

بِالتَّوْحِيدِ الْأَفْعَالِيَّ -

افعالی کا امر کیا جاوے۔

ف۔ توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے

نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر

کہ زیدم بیا زرد و عمروم نجست

اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب

اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے

وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے

فکر پر اور مراد اُس سے مراقبہ ہے۔

بعضی مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ

کیا ہے دقائق آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک

ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف

کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس

پہنے اور خوشبود لگاوے اور مصلے پر بیٹھے

اور گھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور

گھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسی

طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح

ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ

سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلا نے واقعہ

کو اُس پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر

میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے

ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے

درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست

وَأَعْلَمُ أَنَّ الشَّارِعَ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَغِبَ وَحَثَّ

عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادِ

مِنْهُ مَا يَتَلَفُظُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ

الْمُرَادُ مِنْهُ امْرَاقِبَةُ -

برائے کشف دقائق آیندہ | قَالَ

بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَيْنَا لِكَشْفِ

الْوَقَائِعِ الَّتِي تَبَيَّنَتْ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ

أَنْ يَتَعَنَّفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ

وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ

وَيَنْطَهِيَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ

وَيَضَعُ مَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَمِينِهِ وَمَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَسَارِهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ بَيْنَ

يَدَيْهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ خَلْفًا

ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ

الْوَاقِعَةَ الْفُلَانَةَ بِجَهْدِ هَمَّتِهِ

ثُمَّ يَتَوَعَّقُ فِي إِسْحَادِ الذَّاتِ مِنْ

لہ یعنی مجھ پر

غَيْرَ غَمَضٍ أَعْيُنٍ يَضْرِبُ مَرَّةً
فِي الْمُصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي
الْيُسْرَى وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً يَكُنْ
يَدَيْهِ حَتَّى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ الشَّوْاحَا
وَنُورًا أَوْ يُوَظِّبَ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَةَ
أَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَإِنَّهُ
يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ قُلْتُ هَذَا
مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ لَا فَيْدَ
مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ -
وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي
الْوَالِدُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنْ يَذْكُرَ
اللَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا
عَلِيمُ يَا مُبِينُ يَا خَبِيرُ مَعَ مَرَاتِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ إِمَّا كَمَا وَصَفْنَا
فِي الدِّكْرِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ
بِثَلَاثِ ضَرْبَاتٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

اور ایک بار بائیں پر اور ایک بائیں پر اور
ایک بار آگے ضرب لگا دے یہاں تک
کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے
اور سات دن مانند اس کے اس پر مداومت
کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف
حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے
کہنے والوں نے اور میرے دل میں اس
سے کچھ تردد ہے اس واسطے کہ اس
میں بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ۔

اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے
ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شرط مذکور
کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم
نے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اس
طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو
لگانا اور مصلی پر بیٹھنا بیرون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے۔

اور مشائخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ
کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے
شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دلہنے

طریقہ کشف ارواح | وَقَالُوا
مَسَاجِرَ بَنَّا لِكُشْفِ الْأَرْوَاحِ بِهَذِهِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ أَنْ يَضْرِبَ

۱۔ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ
۲۔ سچ فرمایا حضرت مصطفیٰ نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ سنو میں بھی حاصل
۳۔ اراق

فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مَبْنُومٌ وَ فِي
الْاَيْسَرِ قَدُوسٌ وَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ
الْمَلَائِكَةِ وَ فِي الْقَلْبِ وَالرُّوحِ
بِرَاقِي حُصُولِ امْرِئٍ مُشْكَلٍ وَ لِتَحْصِيلِ
الْامْرِئِ الْمُهَيَّئَةِ الصَّعْبَةِ بِهَذِهِ
الشُّرُوطِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قَدَّرَكَ
تَحْرِيفُ رَبِّ فِي الْاَيْمَنِ يَاحْتَى وَ فِي
الْاَيْسَرِ يَاحْتَابُ يَفْعَلُ ذَلِكَ
اَلْفَ مَرَّةً -

برای التشریح خاطر و دفع بلا یا و لا تشو
الخاطر و دفع البلاء اَنْ یضرب الله
فی القلب و لا اله الا هو کما
وصفنا ه فی النبی و الانبیاء و المحی
فی الجانب الایمن و المقوم فی الایسر -

برائے شفای مریض و غیرہ | وَاِذَا
اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
لِشِفَاءِ مَرِيضٍ اَوْ دَفْعِ
جُوعٍ وَ تَوَسُّعِ الرِّزْقِ
اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبِ
الِاسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهِ
فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی
فَلْيَكُ كَرِيْبُ ذَلِكَ الْاِسْمِ

طرف سُتُوْح کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف
قُدُوس کی اور آسمان میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ
کی ضرب لگا دے اور دل میں وَالرُّوح کی
اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے
واسطے اُن ہی شرط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ
ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے
واسطے مقدر ہو پھر دایہ کی طرف یا چپ کی ضرب
لگا دے اور بائیں طرف یا دہاب کی اسی طرح
ہزار بار کرے۔

اور التشریح خاطر اور دور کرنے بلاؤں کا یہ
طریقہ ہے کہ الکی ضرب دل میں لگا دے اور
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ کی اس طرح ضرب لگا دے
جیسا ہم نے نفی اور اثبات میں بیان کیا اور اَلْحَمْدُ
کی ضرب دایہ کی طرف اور اَلْقِيُوم کی ضرب
بائیں طرف لگا دے۔

اور جب اللہ عزوجل سے
دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار
کی شفا کا یا دفع گر سنگی کا یا
کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن
کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق
اپنی حاجت کے اسمائے حسنی
سے طلب کرے سو اُس نام کو
دو ضرب یا تین ضرب یا چار

يَضْرِبَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ
ضَرْبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُولُ
يَا شَافِي اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا
رِزَاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلَى غَيْرِ
ذَلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ۔

ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کہے
شفار بیمار میں یا شافی یا دفع گرسنگی
میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا
رزاق یا دفع دشمن میں یا مندل اور
سوا اس کے اور اسمائے الہی کو موافق اپنے
مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ
اعلم و احکم۔

پانچویں فصل

مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے گانوں کا نام ہے خدا راضی ہے اُن سے اور اُن کے سب پیروں سے۔

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ حَسَنِ
الچِشْتِيِّ وَچِشْتُ قَرِيبَةٌ شُيُوخِهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیاء میں ہیں اُن کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا وصال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا۔ حَبِيبُ اللَّهِ مَاتَ فِي حُبِّ اللَّهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیاء علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اُس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنے اوپر لازم کر لے مراومت ذکر کی خلوت میں سو

وَقَالُوا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى أَقْرَبِ
الطَّرِيقِ إِلَى اللَّهِ وَأَفْضَلِهَا
عِنْدَ اللَّهِ وَأَسْهَلِهَا رِعْبَادَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمِلَّةِ ذِكْرِ
فِي الْخُلُوعِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

وَجْهًا كَيْفَ أَذْكَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَبَضُ عَيْنَيْكَ وَأَسْمَعُ
مِنْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلَى يَسْمَعُ
ثُمَّ قَالَ عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ
ثُمَّ لَقِّنَ عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَهَكَذَا حَتَّى وَصَلَ
إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا وَجَدْنَاهُ
عِنْدَهُ هُوَ لَاءِ الْمَشَارِخِ وَعَلَى قَوَائِنِ
أَهْلِ الْحَدِيثِ فِيهِ بَحْثٌ طَوِيلٌ -

علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا
رسول اللہؐ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر
اور مجھ سے سُن تین بار سو آنحضرتؐ نے
نے تین بار فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور
علی مرتضیٰؑ سننے لگے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے تین
بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور آنحضرتؐ
اُس کو سننے لگے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے یہ
طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح
درجہ بدرجہ مرشد برشد ہم تک پہنچا
مصنفؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم
نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس
پایا۔ اور اہل حدیث کے قوانین پر تو
اس میں طویل بحث ہے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب
ہے اور یہ شدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی علی مرتضیٰؑ سے باعتبار
تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء
الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ
حسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ القطاع ساقط نہ
کیجئے اس واسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روایت حدیث

۱۔ خواجہ حسن بصریؒ تابعی خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے اور شہادت عثمانؓ تک مدینہ میں رہے
پھر بصرہ آئے۔ حضرت علی مرتضیٰؑ سے انہیں سماع و تلقا بخوبی ثابت ہے۔ دیکھئے رسالہ فخر الحسن۔ مستخرج
اور حدیث حسن (صحیح)

مرسل بھی مجتہد ہے واللہ اعلم۔

فَإِذَا أَرَادَ الشَّيْخُ أَنْ يَلْقَنَ
تَلْمِيزًا أَمْرًا أَنْ يَصُومَ يَوْمًا
فَإِنْ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَهُوَ أَوْلَى
تَحَرِيًا مَرَّةً بِالدُّسْتِغْفَارِ عَشْرَ
مَرَّاتٍ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقُولُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ
فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى
جُنُوبِكُمْ فَأَجْتَهَدُ أَنْ لَا يَأْتِيَ
عَلَيْكَ زَمَانٌ إِلَّا وَأَنْتَ ذَاكِرٌ
لَعَلَّمْتُ أَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوعٌ تَحْتَ
شَدِيدِ الْأَيْسْرِ بِإِصْبَعَيْنِ عَلَى
صُورَةِ زَهْرٍ الصَّنَوْبَرِ وَلَهُ
بَابَانِ بَابُ فَوْقَانِي وَبَابُ
تَحْتَانِي۔

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے
مرید کی تلقین کرنے کا تو اُس کو امر کرے
روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن
ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص کو امر کرے
دُش باریا استغفار کرنے کو اور دُش باریا درود
پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اپنی مضبوط کتاب میں فَاذْكُرُوا اللَّهَ
قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ یعنی
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو
تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدو نہ ذکر
کے تجھ کو نہ گزرے اور معلوم کراے طالب
کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے
دو انگلی پر بصورت شکوفہ چلغوزہ کے اور
اُس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا۔

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا
ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔

وَأَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِي فَفَتْحُهُ
بِالدَّكْرِ الْحَجَلِيِّ فَأَمَّا التَّحْتَانِي

دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش
تو ذکر حلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے

۱۔ کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چڑ کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور
بعضوں نے صنوبر درخت سرو نام سے بھی کہا ہے۔ ۱۲

فَقَحَّضْنَا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ -

ذکرِ جلی و خفی | فَإِذَا آرَدْتَ الذِّكْرَ

الْعَبْدِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعُرْقَ

الَّذِي يُسَمَّى كَيْمَاسَ بِإِثْمَا مِ

قَدَمِكَ الْيُمْنَى وَالتِّي تَلِيهَا

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قَدِّسَ

سِرُّهُ يَقُولُ هُوَ عِرْقٌ فِي بَطْنِ

الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخْذِ وَ

أَخْذُهُ بِهَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيدُ نَفْسَ

الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهَمَّةَ وَيُخَيِّنُ

الْقَلْبَ تَسْخِينًا عَجَبًا -

وَاجْلِسْ جَلَسَةَ الصَّلَاةِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيمَةِ

ثُمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا شَدِيدَ

الْمُدِّ وَإِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ

الْقَلْبِ وَآخِرُجْ لَفْظَةً لَا مِنْ

السُّورَةِ وَامْدُدْهَا إِلَى الْمَنْكِبِ

الْأَيْمَنِ وَلَفْظَةً السَّامِيَةِ

الِدِّمَاغِ تُشِيرُ بِذَلِكَ أَنَّكَ

أَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللَّهِ

کی کشادگی ذکرِ خفی سے ہوتی ہے۔

پھر جب تو ذکرِ جلی کا ارادہ کرے تو چار

زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جس کا کیماس

نام ہے اپنے داسنے پاتوں کے انگوٹھے اور

بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد

مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ

کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران

کی جانب سے اُتری ہے اور اُس کا اس

طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت، تمت

کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گری

کے ساتھ۔

اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست

نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت

کو مجتمع کر کے پھر کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سخنی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو

دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا

نَاف سے نکال اور اُس کو کھینچ داسنے

مونڈھے تک اور لفظ إِلَہ کا دماغ

کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تھوڑے

گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر

لے ظاہر ابتدائے عبارت عربی پر ہمزہ رہ گیا ہے یعنی ادا جلس ہو تو دید کے لئے والا فقط لفظ مستقبل القاء

بعد لفظ متربعا کے لکھا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲

حَالِي مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقَيْتَةُ
خُلُقِكَ فَتَنْفَسُ نَفْسًا آخَرَ
نَاصِبًا إِلَّا اللَّهُ فِي الْقَلْبِ
السَّادَةِ وَالْقُوَّةِ -

وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئِي نَفْيَ
الْعُبُودِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
الْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمُقْصُودِ بِكَلِمَةِ
الْمُنْتَهَى نَفْيَ الْوُجُودِ -

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هَذَا
تَذَكُّرُ جَمْعِ الْهِمَمَاتِ وَفَهْمُ
لَعْنَى وَ يَتَّبِعِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ
يَحْلِي أَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا
يَكْفِيهِ أَنْ يَحْلِي رُبْعَ الْمِعْدَةِ
يَتَّبِعِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنْ
سَمِّ يَسْلُودُ يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ -

سُالِ النَّفَاسَ | وَإِذَا ارْدَتْ بِأَسْفَلِ
نَافَسِ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا
بِالنَّفَاسِ فَكَلِمًا خَرَجَ النَّفْسُ
فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَّا إِلَى مَا كَانَتْ
تَرْجُو مَجِيئًا كُلِّ شَيْءٍ سِوَى
اللَّهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ
نَفْسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللَّهُ
كَأَنَّكَ تَدْخُلُ وَتُخْرُجُ

نکالا اور اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا
دوسرا دم لے سو لا اے اللہ کو دل میں
سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر۔

اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی
ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی
نفی وجود کا۔

اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا
جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر حلی
کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت
کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی
پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چپنائی
کھایا کرے تاکہ اُس کا دماغ نہ پریشان ہو
خشکی کے سبب سے۔

اور جبکہ تو اسے سالک پاس انفاس
کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر
واقف ہو جا بھر جب دم باہر کو نکلے تو اُس
کے نکلنے کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ گویا ہر چیز
کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے
نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے
تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ اَللّٰهُ
اَللّٰهُ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت

مَحَبَّةَ اللَّهِ فِي قَلْبِكَ -

شیخ کے ساتھ ربط قلب | قَالُوا

وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رِبْطُ الْقَلْبِ

بِالشَّيْخِ عَلَى وَصْفِ الْمُحَبِّتِ وَ

التَّعْظِيمِ وَ مُلَاحَظَةِ صُورَتِهِ

قُتِبَ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَظَاهِرَ

كَثِيرَةً فَمِنْ عَابِدٍ غَيْبًا

كَانَ أَوْ ذَكِيًّا أَوْ قَدْ ظَهَرَ

بِحِذَائِهِ صَائِرٌ مُعْبُودًا لَهُ

فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهَذَا السِّرُّ

نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقُبْلَةِ

وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ

فَلَا يَبْصُقُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ

اللَّهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ

وَسَأَلَ جَارِيَةَ سُودَاءٍ فَقَالَ

أَيُّنَ اللَّهِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ

فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ بِأَصْبَعِهَا

تَعْنِي اللَّهَ أَوْ سَأَلَتْ فَقَالَ هِيَ

مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَبْجِهَ

إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَلَا تَرْبُطْ قَلْبَكَ

إِلَّا بِهِ وَكُوبًا تَوَجُّهُهُ إِلَى

اتھی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ اگر

اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرث

کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت ہے

اور اُس کی صورت کا ملاحظہ کرنا عین

کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ ہیں

سو نہیں کوئی عابد غیبی ہو یا ذکی مگر کہ اُس

کے مقابل ظاہر ہو کر اُس کا معبود ہوگا

ہے بحسب مرتبہ اُس کے اور اسی

کے سبب سے رو بقیہ ہونا اور استی

علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اُس

منہ کے سامنے نہ کھوکھو کے اس واسطے

اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان

اُس کے قبلہ کے درمیان میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس

کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا

اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان

اشارہ کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو

نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُس

یہ کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہے پس فرما

الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ الشُّوْرِ
الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ
هُوَ أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ
وَن الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ
لِ الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ
لِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَلِيهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ
الْمُرَاقِبَةُ بِهَذَا
لِحَدِيثِ

نے کہ یہ ایماندار ہے تو اسے سالک سمجھ
پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ
نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ
لگا دے مگر اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف
متوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کر کے جس
کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے
مانند یا قیلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف اشارہ کیا
ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص
فی استعداد کے مناسب اُس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی
فیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اُس کی تفصیل کے نہیں۔

پھر جب طالب رنگین ہو جاوے منور
کے نور سے تو مرشد اُس کو مراقبہ کرنے
کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ
اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ
اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات
میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا
بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے

رَاقِبٍ حَشْتِي | فَإِذَا تَوَرَّأَ الطَّالِبُ
نُورِ الدِّكْرِ أَمَرَكَ بِالْمُرَاقَبَةِ
هِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الرِّقَابِ
مِمَّا يَتَّبِعُ بِهَذَا الدِّشَمِ لِأَنَّ الطَّالِبَ
مُرَاقِبٌ قَلْبُهُ أَوْ يُرَاقِبُ اللَّهَ
مَا أَنَّ اللَّهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُولُ
لِسَانَهُ أَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اللَّهَ

۱۔ مراد حدیث سے یہی حدیث ہے جو ابھی اوپر گزری۔ إِذَا صَلَّى أَحَدٌ كَرَفَلًا يَصُحُّ
نَيْلَ وَجْهِهِ الْحَدِيثُ ۱۲ ق

حَاضِرِي اَللّٰهُ نَاظِرِي
اَللّٰهُ شَاهِدِي اَللّٰهُ
مَعِيْ اَوْ اِلَّا اِنَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ مُّحِيطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ
حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ
الْقِبْلَةِ تَشَاهِدُ لَا

شرائط چلہ نشینی | قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ

اِذَا الدُّخُولُ فِي الْاَزْ بَعِيْثِيَّةٍ
يَكْرِضُهُ مَرَاتَاتٍ اُمُوْرٌ دَوَامُ
الصِّيَامِ وَ دَوَامُ الْقِيَامِ وَ تَقْلِيلُ
الْكَلَامِ وَ الطَّعَامِ وَ الْمَنَامِ
وَ الصَّحْبَةُ مَعَ الْاَنَامِ وَ الْمُوَاطَّئَةُ
عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ
وَ عِنْدَ الْمَنَامِ وَ رِبْطُ الْقَلْبِ
مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَ تَرْكُ
الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتَّى تَكُوْنَ عِنْدَهُ
مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي
الْحُجْرَةِ رَجُلًا اَلْيَمْنَى تَعُوْذُ
وَسَمِي وَ قَرَأَ سُورَةَ النَّاسِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ
اَلْبَيْتَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَ بَيْتِيْ

جیسا اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرے
کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے
کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
اس کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ
یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھرے ہے یا اس
کا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے میرے درمیان
اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو
اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں
داخل ہونے کا ارادہ کرے اس کو چن
امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ رو
رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بوس
اور کھانے اور سونے اور صحبت خل
کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جائز
اور سونے کے حالات میں اور مرشد
ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت
کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اس کے
نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے
پھر جب حجرے میں داہنا پانوں داخل کرے
تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَالَمِ
کو تین بار پڑھے اور جب پایاں پانوں داخل

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِي
كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْزُقْنِي مَحَبَّتَكَ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغَلْنِي
بِحَمَالِكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْخَالِصِينَ
اللَّهُمَّ امْعُ نَفْسِي بِجَذَبَاتِ
ذَلِكَ يَا أَنْيْسَ مَنْ لَا أَنْيْسَ
لَهُ رَبٌّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ
خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔

فَيَقُومُ عَلَى الْمُصَلِّي وَيَقُولُ
لِي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِحْدَى دَعَائِرِ
مَرَّةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي
الْأُولَى آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ
أَمَّنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ
سَجْدَةً طَوِيلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي
الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ
مِائَةٍ مَرَّةٍ ثُمَّ يَسْتَغْلِي بِالْأَذْكَارِ
الَّتِي ذَكَرْنَا هَا۔

کرے تو اللہ تم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوند تو میرا کارساز ہے دنیا اور
آخرت میں میرا مددگار ہو جیسا تو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا
اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی مجھ کو اپنی
محبت نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ
مشغول کرے اور مجھ کو عیارِ مخلصین میں کر
ڈال الہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کششوں سے اے انیس اُس کے جس کا
کوئی انیس نہیں اے رب مجھ کو نہ چھوڑیوں تنہا
اور تو بہتر وارثین سے ہے۔

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنی وَجَّهْتُ
وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ کو ایس
بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو
ہو کر اُس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین
کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں
پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی
پڑھے اور دوسری رکعت میں اَمَّنَ الرَّسُولُ
پھر لبنا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش
کرے پھر پانچ سو بار یا فَتَّاحُ کہے پھر اُن
اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر
جلی اور پاس انفاس اور مراقبات۔

کشف قبور واستفاضہ بدان | وَقَانُوا
 إِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُورَةَ
 إِنَّا فَتَحْنَا فِي رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ
 مُسْتَقْبِلًا إِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرًا
 الْكُعْبَةَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ
 وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ
 الْقَاحِطَةِ أَحَدَى عَشَرَ مَرَّةً
 ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ
 يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَحَدَى وَعِشْرِينَ
 مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوحُ يَضْرِبُهُ
 فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوحَ الرُّوحِ
 يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ
 إِشْرَاحًا وَتَوَرَّاتُمْ يَنْتَظِرُ
 لِمَا يَفِيضُ مِنَ صَاحِبِ الْقَبْرِ
 عَلَى قَلْبِهِ۔

صلوة المعکوس | وَالْحِشْتِيَّة

صلوة تسمى صلوة المعکوس
 لَمْ يَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا أَقْوَالِ
 الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَاهُنَا فَلِذَا لَكَ
 حَدِّ فَنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ۔

صلوة کن فیکون | وَلَهُمْ صَلَوَةٌ

تسمى صلوة کن فیکون۔

اور شائع چشتیہ نے فرمایا کہ جب
 قبرستان میں داخل ہو تو سورہ انا فتحنا
 دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے
 ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ
 ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ
 الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے
 پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے
 یارب یارب اکیس بار پھر کہے یا روح
 اور اُس کو آسمان میں ضرب کرے اور
 یا روح الروح کی دل میں ضرب کرے
 یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے
 پھر منتظر رہے اُس کا جس کا فیضان صاف
 قبر سے ہو سکے دل پر۔

اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
 صلوة المعکوس کہتے ہیں ہم نے سنت
 مصطفویہ اور اقوال فقہائے اسی صہ اُس کی
 نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی
 واسطے ہم نے اُس کو ذکر نہ کیا اور علم اُس کے
 جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے۔

اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
 صلوة کن فیکون کہتے ہیں۔

ف۔ صَلَوَةٌ كُنْ فَيَكُونُ اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اس کی

تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے۔

قَالُوا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهُ
حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ
لَيْلَةٍ مِّنْ لِّيَالِي الْأَرْبَعَاءِ
وَالْخَبِيسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ
يَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً
وَالْإِخْلَاصَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي
الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً مَّرَّةً
وَالْإِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُولُ مِائَةً
مَّرَّةً أَيَّ اسَان كُنْدَةُ دُشَوَارِيهَا
وَأَيَّ رَوْشَن كُنْدَةُ تَارِيكِيهَا
مِائَةً مَّرَّةً وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ
مِائَةً مَّرَّةً وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً مَّرَّةً
وَيَبْدُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُورِ
الْقَلْبِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ
فَعَلَ هَذَا ثُمَّ خَسِرَ الْعِمَامَةَ
عَنْ رَأْسِهِ وَجَعَلَ كُمَهُ فِي
عُنُقِهِ وَبَكَى وَدَعَا اللَّهَ إِلَى حَاجَتِهِ
خَمْسِينَ مَرَّةً فَإِنَّهُ لَا بُدَّ
لِاسْتِجَابِ لَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

مشائخ چشتیہ نے صَلَوَةٌ
كُنْ فَيَكُونُ کے بیان میں کہا
ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آئے
تو چاہیے کہ ہر رات کو لیاںِ ثلثہ یعنی چہار
شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں
میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قلُّ ھو
اللہ ستو بار پڑھے اور دوسری رکعت
میں فاتحہ ستو بار اور قلُّ ھو اللہ
ایک بار اور ستو باریوں کہے اے آسان
کنندہ دُشوارِ یہا و اے روشن کنندہ
تاریکیہا ستو بار اور استغفار کرے
ستو بار اور درود پڑھے ستو بار اور
حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضورِ قلب
پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی
کرے جو مذکور ہوا پھر بگڑی یا ٹوپی کو
سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی
گردن میں ڈالے اور روئے اور حق تعالیٰ
سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور
النَّشَاءُ اللہ تعالیٰ دعا اس کی مستجاب
ہوگی واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردای یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔

چھٹی فصل

مشارح نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشارح نقشبندیہ کے
اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ
بہار الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں
اللہ راضی ہو اُن سے اور اُن کے سب
مریدوں سے۔

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے
کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ
ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی
منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے
اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ
ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات
بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا
اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی
زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت
پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اُس
کو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے
معفرت چاہے اُن گناہوں کی جو اُس
سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور

فِي أَشْغَالِ الْمَشَارِحِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ نَقِشْبَنْدِ
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

قَالُوا طَرِيقُ الْوُصُولِ إِلَى
اللَّهِ ثَلَاثُ أَحَدُهُ الذِّكْرُ فَمِنْهُ
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَأْثُورُ
عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ۔

وَصِفَتْ أَنَّ يَنْتَهِي زُفْرُصَةً
مِنَ التَّشْوِيشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ
كَالِاسْتِمَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ
وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُودِ بِمُفْرِطٍ
وَالْغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشَّيْبِ الْمَفْرِطِ
ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيَحْضُرُهُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى
صَبَاحًا وَمِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي
لَتَمَرُّ بِهِنَّ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ

وَيَحْبِسُ نَفْسًا فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ
بِالْقَلْبِ لَا يَخْرُجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ
إِنَّ الْأَيْمَانَ وَيَسُدُّهَا حَتَّى يَصِلَ
إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهُ
إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلَهَ ثُمَّ
يَضْرِبُ فِي قَلْبِهِ بِالشَّوْكِ
إِلَّا اللَّهُ -

دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو
اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے
کہے لَا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف
نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے
تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف
جھکا دے اور ملا دے اور کہے إِلَهَ پھر
ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے إِلَّا اللَّهُ کی۔

ف۔ مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا
کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک
ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہے۔

نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس
یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن
کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق
کے ابھارنے اور دوسا دس کے قطع کرنے
میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم
کی مشق کرے تا اُس پر گراں نہ ہو جاوے اور
خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس
دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے حبس کی نوبت
حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کے
حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے
ہیں فرق بعید ہے۔

قَالُوا الْحَبْسُ النَّفْسِ خَاصِيَّةٌ
عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِيطِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ
الْعَزِيمَةِ وَهَيِّجَانِ الْعِشْقِ
وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ
عَلَيْهَا وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ
الْمَفْرُطِ فَيَكُنُّهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ
الْجَوَكِيَّةُ بَوْنٌ بَاسِنٌ -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ سراجی

حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند اثبات مقالات زیبا بین بکنند

حبس نفس و حصر نفس و اردوق
وَكَذَلِكَ لَعْدُ الْوَسْوَ
خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا
هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَهَكَذَا
يَتَدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَحَدٍ وَ
عِشْرِينَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلَى
عَدَدِ الْوَسْوَ.

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ
الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمُقْصُودِيَّةِ
أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَإِتِّبَاهُهَا لَكَ تَعَالَى عَلَى وَجْهِ
التَّائِيْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَكُمْ
يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ
وَالْأَحَادِيثِ.

وَمَنْ بَلَغَ إِلَى إِحْدَى وَعِشْرِينَ
مَرَّةً وَلَمْ يَنْفِتْ لَكَ بَابٌ مِّنْ
الْجَذْبِ وَالْصِرَافِ الْبَاطِنِ إِلَى
اللَّهِ تَعَالَى وَجَبَ إِلَّا شَتَّعَالَ
بِاسْمِهِ وَالتَّفَرُّدُ عَنِ الْأَشْغَالِ
الْأُخْرَى فَلْيَعْرِفْ أَنَّ عَمَلَكُمْ
لَمْ يَقْبَلْ فَلَيْسَ تَأْتِي بِهِ هَذِهِ

حبس نفس است آنچه نشانش بدہند
اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی
عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ تو
کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک
دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی
مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد
کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور
دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور
چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس (۱)

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر میں
ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت
یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات
معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے برو
تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل
میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے
پھرتے ہیں۔

اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا
اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی
اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ دکھلا
تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی
اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے
کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ
ہوا تو بشرط مذکورہ اس کو پھر از سر نو

الشَّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى
خُذَى وَعِشْرِينَ -

طریقہ اثبات مجرد | وَمِنْهُ الْإِثْبَاتُ
الْمُجَرَّدُ كَأَنَّكَ لَكُنَّ عِنْدَ
الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَخْرَجَهُ
خَوَاجِدُ مُحَمَّدٍ بَاقِيًا أَوْ مَسْنُ
يَقْرَبُ مِنْهُ الزَّمَانُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس یا
تک -

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی
فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور
اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر مقدسین
نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اس کو تو
خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب
العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم -

ف - مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس
واسطے کہ ذات وحدہ کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفا
یا بعض محاد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے -

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے
واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب
اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے -

اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ
اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے پشت
تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک
کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہنچے
جس دم کے ساتھ اور اندک اندک
زیادہ کرتا جاوے - یہاں تک کہ بعض
نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار
کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
يَقُولُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ أَفِيدُ
لِلسُّلُوكِ فَإِنَّ ثَبَاتَ الْمُجَرَّدِ
أَفِيدُ لِلْجَذْبِ -

وَصِفْتُ أَنَّ يُخْرِجَهُ لَفْظَةً
اللَّهُ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشَّذِّ التَّامِّ
وَيَبْدُو مَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أُمِّ دِمَاغِهِ
مَعَ الْحَبْسِ وَالشَّذِّ رَجْعِي فِي الزِّيَادَةِ
حَتَّى أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ لَهَا فِي
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ
أَمْرًا هَ مِنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ تَقُولُ لَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي

نَفْسٍ وَاحِدٍ وَكَثْرٍ مِنْ
ذَلِكَ أَيْضًا۔

والد کے مریدوں سے بھی دیکھا کہ اسم ذات
کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس
سے اکثر بھی۔

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
قَدِّسَ سِرُّهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ
أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَبْدَايَةِ يَقُولُ
الْفَنَى وَالْإِثْبَاتُ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ
مَائَتِي مَرَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے
سبک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم

اور دوسرا طریقہ وصول الی

اللہ کا مراقبہ ہے۔

وَتَابِعَهَا الْمُرَاقِبَةُ۔

حقیقت مراقبہ بوجہ شمول | مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ حقیقت

مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوئے
صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد تا مثل آن تا آنکہ
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه محسوس نیست بمنزلہ محسوس
نصب العین گردد۔

طریقہ مراقبہ بسیط | وَصِفْتُهَا أَنْ

يُحْسِنُ النَّفْسَ تَحْتَ الشَّرِّ وَحَسْبًا
يَسِيرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ
أَرْوَاحِهِ إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ
الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ
إِطْلَاقِ اسْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ
يَجْرِدُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہے کہ دم کو
بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے
جمیع حواس مدد کہ سے متوجہ ہو معنی مجرد
بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام
بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے
لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے
خالی کر سکیں تو طالب کو شش کرے اس

هَذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ هَذَا
الْمَعْنَى عَنْ الْقَاطِطِ وَيَتَوَجَّهَ
إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مَزَاحِمَاتٍ خَطَرَاتٍ
وَالْتَوَجُّعِ إِلَى الْغَيْرِ وَمِنْ
النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّنُهُ هَذَا
النَّحْوُ مِنَ الْإِذْرَالِ فَمِنْ
الْمَشَاحِيخِ مَنْ يَأْمُرُ بِهَذَا
بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ
يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ
أَنْتَ مَقْصُودِي قَدْ تَبَرَّأْتُ
إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ
وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ
الْمُخَلَّاءِ الْمُجَرِّدِ وَالنُّورِ الْبَسِيطِ
فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا
التَّخْيِيلِ إِلَى التَّوَجُّعِ الْمَذْكُورِ -

معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس
کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور
التفات ماسوے اللہ کے اور بعض لوگوں
سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے
سو بعض مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی
دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے
کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا یا
تیری طرف تیرے ماسوے اور مانند
اس کے کوئی اور مناجات کرے اور
بعض مشائخ شخص مذکور کو غلامے مجرد
یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے
ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور
کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے -

مترجم کہتا ہے خلائے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع
اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے -
وَالِشَّهَادَةُ الرَّابِعَةُ بِشَيْخِهِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم
پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ -

ف - مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر
ہے گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف
کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سوا اگر تم سے نہ

ہو سکے تو اُن کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ
عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا
کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے
تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جائے سوا اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگوں سے تعلق بہم
پہونچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے
نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ یعنی سچوں کے
ساتھ رہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا
واصل ہو تو اُس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت
میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے۔ شجر -

آنکہ بہ تیر زیر یافت یک نظر از شمس دین
طعنہ زند بردہہ سخرہ کند بر چیلہ

اور رابطہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ مرشد
قوی التوجہ ہو یا دواشت کی مشق دائمی رکھتا
ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی
ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی
کر ڈالے سوا اُس کی محبت کے اور اس کا منتظر
رہے جس کا اُس کی طرف سے فیض آوے
اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا اُن کو کھول
دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ
تنگی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے
تو اُس کے پچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت
سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کرے
اور جب مرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس

وَشَرُّهَا أَنْ يَكُونَتْ
الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ
دَائِمًا لِذَا شَتَّ
فَإِذَا صَحِبَهُ خَلَّى نَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مُحَبَّتَهُ
وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيضُ
مِنْهُ وَيَقْبَضُ عَيْنَيْهِ
أَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ
عَيْنِي الشَّيْخِ فَلَا ذَا
إِفَاضَ شَيْءٍ فَلْيَتَّبِعْهُ
بِمَجَامِعِ قَلْبِهِ وَالْيُحَافِظُ
عَلَيْهِ وَإِذَا غَابَ الشَّيْخُ

عَنْهُ يُخَيَّلُ صُورَتَهُ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَ
الشَّعْظِيمِ فَتُفِيدُ صُورَتُهُ
مَا تُفِيدُهُ صُحْبَتُهُ.

کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان
خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس
کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی
صحبت فائدہ دیتی تھی۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام شاہدہ ہو اور نورانی
بتجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے
هُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ۔ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا
یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کو مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ
اللَّهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس حدیث معتبر ھُوَ حَقُّهُ
لَا يَشْفَى جَلِيسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں
مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے وہ
کی علامت بتائی اس قول میں۔

سابعی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت
زنہار ز جغتش گریزان میاش
وز تو نرمید صحبت آب و گلت
ور نہ نہ کند روح عزیزان بجلت

خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر
حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تصبیح اوقات ہے اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے
پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کر لے بلکہ طریقہ
کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہو
مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ شعرا

اے بسا ابلیس آدم رونے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آئین۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہمت پر ہوا اور اس کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہوا اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے۔

اور بعض وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاریؒ نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورقوں کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور للاعبدا الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِّنْ هَذَا الْمَعْنَى أَنْ لَا يُغَيِّرَ ذَلِكَ الْهَيْئَةَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ۔

وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخِيلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ بِالذَّهَبِ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ أَمَرَنِي خُوجَا جَدُّ هَاشِمِ الْبُخَارِيِّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَكَثُرَتْ مِنْهَا وَأَخَذْتُ بِجَامِعِ قَلْبِي حَتَّى إِنِّي كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلَى خَمْسٍ مِّنْ أَرْبَعَةِ أَوْ رَاقٍ وَمَا شَعُرْتُ۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَأَيْتُ خُوجَةً
خُرْدٌ يَكْتُبُ بِأَبْهَامٍ عَلَى أَصَابِعِ
الرُّبْعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسٍ وَكَلَامِهِ
وَشَأْنِهِ كُلِّهِمْ فَسَأَلْتُ فَقَالَ
كَتَبْتُ إِسْمَ الذَّاتِ فِي بَدَائِئِ
أَمْرِي وَصَارَتْ دَيْدَنًا
لَا اسْتَطِيعُ الْإِنْقِلَاعَ عَنْهَا
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کلمات نقشبندیہ | وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ
كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بَنَاءٌ طَرِيقَتِهِمْ
بَعْضُهَا إِشَارَةٌ إِلَى هَذِهِ الْأَشْغَالِ
وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُوطٍ تَأْثِيرِهَا
فَلْنَذْكُرْهَا -

ہوش دردم نظر بر قدم
سفر در وطن خلوت در انجمن
یاد کرد بازگشت نگہداشت
یادداشت فہم ہی الماثورۃ
عَنْ خُوجَةٍ عَبْدِ الْخَالِقِ
الْعَجْدِ وَالِيٍّ وَبَعْدَهَا ثَلَاثَةٌ
مَآثُورَةٌ عَنْ الْخُوجَةِ نَقْشَبَنْدِ
وَقُوفُ زَمَانِيَّ وَقُوفُ قَلْبِيَّ
وَقُوفُ عَدَدِيَّ

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے
تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی
کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں
انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے
اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات
ابتداءے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو
ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑنے
پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم -

اور شارح نقشبندیہ کے چند
اصطلاحات ہیں جن پر اُن کے طریقے کی
بنا ہے۔ بعضی اصطلاحوں میں تو اُن
ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے
بعضی اُن کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو اُن
کا ذکر کرنا چاہیے -

(۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳)
سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد
(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت
تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق عجد والی
سے منقول ہیں اور اُن کے بعد تین اصطلاحات
خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف
زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی

ہوش دردم | اَمَّا هَوْشِ دَرْدَم
فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِي كُلِّ نَفْسٍ
فَلَا بَيَّزَالٌ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ
نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ
غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ هَذَا طَرِيقُ
التَّدْبِيرِ يُجْرِي إِلَى دَوَامِ الْحُضُورِ
وَهَذَا لِلْمُبْتَدِئِ فَإِذَا تَوَسَّطَ
فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا
عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ
الزَّمَانِ مِثْلُ أَنْ يَتَأَمَّلَ بَعْدَ
كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلْتُ عَلَيْهِ
فِيهَا غَفْلَةً أَوْ لَا فَإِنْ دَخَلْتُ
غَفْلَةً اسْتَغْفِرْ وَعَزِمْ عَلَى تَرْكِهَا
فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا حَتَّى يَصِلَ
إِلَى الدَّوَامِ وَيَسْمِيَ هَذَا الْأَخِيرَ
بِوُقُوفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَهُ
خَوَاجِهُ نَفْسُ بِنْدٌ لِّمَا رَأَى أَنَّ
التَّوَجُّعَ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ
نَفْسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ
فَإِنَّمَا الدَّلِيلُ بِهِ الْإِسْتِغْرَاقُ
فِي التَّوَجُّعِ إِلَى اللَّهِ بِحَيْثُ لَا
يَزَالُ حَمْدُ عِلْمِ هَذَا التَّوَجُّعِ

تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری
اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ
بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر
سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ
طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل
کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدئی
کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے
اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے
کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑا
مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت
کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا
نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے
اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے
اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک
کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ
پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمیٰ بوقوف زمانی
ہے اس کو خواجہ "نقشبند" استخراج کیا
اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ
متوجہ ہونا علم العلم کی طریق یعنی دانست کو دریافت
کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو
پریشان کرتا ہے اُس کے مناسب اور استغراق
.... توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اُس کو اپنے
متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہ ہو۔

ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش دردم سے سویہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہو گا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی۔

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انیگز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اُس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور ان کی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے

نظر بر قدم | اَمَّا نَظْرُ بَرَقْدَم
فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ
اَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ اِلَّا
اِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُودِهِ
اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النَّظَرَ إِلَى
النُّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَلْوَانِ
الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ
وَيَمْنَعُهُ مَتَاهُ وَسَيِّئِلِهِ وَفِي
حُكْمِهِ الْإِسْتِمَاعُ إِلَى أَصْوَاتِ
النَّاسِ وَأَحَادِيثِهِمْ سَبَعْتُ
بِسَيِّدِي الْوَالِدِ يَقُولُ هَذَا

۱۵ اصل سند عجمی کی یہ آیت کریمہ ہے سورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدْ دُمَتْ لِغِيَرِ
اور یہ حدیث شریف بھی اکبر ^{ذات} من وان نفسا وعمل لما بعد الموت
والاعاجبا من اتبع نفسا وتمنى على الله - ۱۲

بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْمُبْتَدِئِ أَمَّا الْمُنْتَهَى
فَيَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ يَتَّامَلَ فِي حَالِهِ
عَلَى قَدَمِ آيٍ نَبِيٍّ هُوَ إِذْ مِنْ
الْأَوَّلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ الثَّامِتَةُ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى
هَذَا الْقِيَاسِ فَإِذَا عَرَفَ
مَتْبُوعًا فَلْيَكُنْ أَحْوَالَهُ
وَوَاقِعَاتُهُ مُنَاسِبَةً لِوَاقِعَاتِ
مَتْبُوعِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

سفر در وطن | اَمَّا سَفَرُ دَرِ وَطَنِ
فَمَعْنَاهُ اِلَّا نَقَالَ مِنَ الصِّفَاتِ
الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ
الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى
السَّالِكِ اَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ
هَلْ فِيهِ بَقِيَّةٌ حُبِّ الْخَلْقِ
فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ
اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنْ
ذَلِكَ صِنْفٌ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلَهَ
اِلَّا اللهُ يَعْنِي نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي
الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاتَّبَتُ حُبَّ اللهِ

کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی
کے ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ
تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی
کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعض اولیاء
سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو پوری
جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے
اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم
پر ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اس کے
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات
کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم۔

اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل
کرنا ہے صفات بشریہ خسیہ سے صفات
ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے
کہ اپنے نفس کا مستفحص رہے کہ آیا اس میں
کچھ حُب خلق باقی ہے پھر جب اس کو جان
جاوے تو اسے تو سے تو بہ کرے اور جانے کہ
یہ میرا بت ہے اس واسطے کہ جو تجھ کو خدا سے
باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے
لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ لَا اِلَهَ سِوَا اللهِ
کہے کہ میں نے فلاں چیز کی محبت کو نفی
کر دیا اور اِلَّا اللهُ سے قصد کرے کہ اللہ

مَصَاتِكُهُ وَذَلِكَ لِأَنَّ عُرُوقَ
الْمَحَبَّةِ فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ
خَفِيَّةٌ لَا يُمَكِّنُ أَنْ تُسْتَخْرِجَ
إِلَّا بِالتَّخَصُّصِ الْبَاطِنِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ
أَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ
لِأَحَدٍ أَوْ حَقْدٌ أَوْ اعْتِرَاضٌ
فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدِّ أَوْ مَةِ هَذِهِ
الْكَلِمَةِ۔

کی محبت میں نے اُس کے مقام پر ثابت
کر دی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی
محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی
ہیں اُن کا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص
اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے
کہ تلاش کرے کہ آیا اُس کے دل میں کسی
کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو
اُس کو توڑ کرے اس کلیمے کی مداومت سے۔

ف۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا
تو اُس نے اُس کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اُس کو وحشی کر دیا۔

خلوت در انجمن | اَمَّا خِلْوَت

دِر انجمن فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغَلَ
بِقَلْبِهِ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا
مِنَ الدَّرْسِ وَالْكَلَامِ وَالْأَكْلِ
وَالشَّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ أَنْ يَحْصَلَ
السَّالِكُ مَلَكَتَ التَّوَجُّبِ إِلَى
الْحَقِّ فِي وَقْتِ الْإِشْتَغَالِ بِهَذِهِ
الْإِشْتَغَالِ قَالَ خَوَاجَةُ نَفْسُ بِنْدُ
وَالْبَيْتِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بَلِ الْحَقُّ أَنْ التَّوَسُّمَ
بِزِيَةِ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّعَلُّقِ
بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَظَنَّةً لِلرِّيَاءِ

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے
کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے
اپنے جمیع حالات کے پڑھنے میں اور کلام
کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے میں تو
سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ
رہنے کا ملکہ یعنی قوتِ راستہ بہم پہنچا دے
ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت
خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ
ہے حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد وہ لوگ
ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ
سے غافل نہیں کرتی۔ مترجم کہتا ہے دل بیار
و دوست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے
بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقر نشان مند ہونا

وَالسُّمْعَةِ فَلَا دُولِي أَنْ يَكُونَ الرَّيُّ
زِيَّ الْعِلْمِ وَالذَّيَا نَسِي وَالْإِجْتِهَادِ
إِلَى الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ مَعَ
الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَةُ عَلَى
الرَّامِيَّتِي بِالْفَارِ سِيَّةِ -

اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اس طرح پر کہ
لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے
اور سننے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ
وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد
فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ
علی رامیتنیؒ نے یہی مضمون فارسی کی بیت
میں ادا کیا۔

شعر

از درون شو آشناء و از برون بیگانہ و ش
ایں چنین زیبا روشن کم ہی بود اندر جہاں
یعنی اندر سے آشناء اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر
ہے جہاں میں۔

ف۔ مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع ریاکاری
کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے علماء کی وضع اور لباس اختیار
کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اُس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے
کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس
فقا کے یا مطلق ترک لباس کے۔

حکایت۔ ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اور اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ
الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ۔

یاد کرو | وَاٰمَنَّا بِاَدْرِ فَمَعْنَاهُ

اور یاد کرو سے مراد ذکر اللہ ہے یا بخی

ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَمَّا يَا تَنفِي وَالْإِثْبَاتِ
أَوْ بِالْإِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ
تَفْصِيلًا -

اثبات یا باثبات مجرّد چنانچہ اس کی
تفصیل مذکور ہو چکی۔

ف۔ یاد کر دے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہے
یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا
کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور
تعظیم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دہن غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

بَارِئُكَ شَتَّ | وَأَمَّا بَارِئُكَ شَتَّ
فَمَعْنَاهُ أَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ
طَائِفَةٍ مِنَ الذِّكْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
أَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمُنَاجَاةِ
فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ
هِمَّتِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ مَقْصُودِي
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ
أَتَمَسِّمُ عَلَى نِعْمَتِكَ وَأَرْزُقْنِي
وَصَوْلِكَ الثَّامَّةَ سَمِعْتُ سَيِّدِي
الْوَالِدَ قَدَّسَ سِرُّهُ يَقُولُ هَذَا
شَرْطُ عَظِيمٍ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِي
أَنْ يَغْفَلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَإِنَّا لَمْ
يُحَدِّثْ مَا وَحَدَّثَنَا إِلَّا بِبُرْكَاتِهِ هَذَا -

اور بارزگشت یعنی رجوع کرنا اور
پھرنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر
کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف
رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ
عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور
آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت
کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو
نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے
میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے
ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اسی
کی برکت سے پایا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ذا کر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اس کے بعد اسی
طرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو
ہی مقصود ہے اس واسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ

کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائے گا اور باز گشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرا کہ ذکر کے دل میں دوسو سہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ مضر ہے۔

نگاہداشت | وَأَمَّا نَگَاہْدَاشَت

فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ
أَحَادِيثِ النَّفْسِ فَيَتَّبِعِي أَتُ
يَكُونُ السَّالِكُ مُتَقِظًا فَلَا يَدْعُ
خَطَرَةً يَخْطُرُ فِي قَلْبِهِ قَالَ خُواجهُ
نَقِشْبَنْدُ يَكْتَلِبُ أَنْ يَصُدَّ مَا السَّالِكُ
فِي أَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لَهَا إِذَا ظَهَرَتْ
مَالَتْ إِلَيْهَا النَّفْسُ وَأَشْرَتْهَا
فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهَذَا طَرِيقُ تَحْصِيلِ
مَلَكَةِ خُلُقٍ لَوْحِ السِّدِّ هُنِ
عَنْ خُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَأَحَادِيثِ
النَّفْسِ۔

اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اُس کے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اُس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اُس کا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خُلُقِ نَخْتِ ذہن کا خطرات اور دساوس کے خطور کرنے سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا نہ چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے۔

اور یادداشت تو عبارت ہے توجہ صرف

یادداشت | وَأَمَّا يَادَاشَتُ فَعِبَارَةٌ

ہے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فائدے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم۔

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔ جَعَلْنَا اللَّهَ مِنْهُمْ

عَنِ التَّوَجُّبِ الصُّوفِ الْمُجَرَّدِ
عَنِ الْأَلْفَاظِ وَالْتَّخَيُّلاتِ إِلَى
حَقِيقَتِهِ وَاجِبِ الوجودِ وَالْحَقِّ
أَنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ
الْمَنَامِ وَالْبَقَاءِ الْمَسَابِغِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم کی تفسیر میں بیان کیا (یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت متغفار کرنا اور آئندہ کو اس کے ترک پر ہمت باندھنا۔)

اور وقوف عددی تو عدد و طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ حقیقت اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے۔ مشائخ قادریہ کے نزدیک (یعنی تانا پنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہ ہونا بتدریج بخدا ہی میں توجہ منحصر ہو جاوے)۔

بِرَحْمَتِهِ الْوَسِيعَةِ آمِينَ۔
وقوف زمانی | وَأَمَّا وَقُوفُ
زَمَانِي فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيرَهُ۔

وقوف عددی | وَأَمَّا وَقُوفُ
عَدَدِي فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى
عَدَدِ الْوُثَرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهُ۔
وقوف قلبی | وَأَمَّا وَقُوفُ
قَلْبِي فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّبُ إِلَى الْقَلْبِ
الَّذِي هُوَ مَوْدَعٌ إِلَى الْجَانِبِ
الْأَيْسَرِ تَحْتَ الشَّذِيِّ وَالْحِكْمَةُ
فِي هَذَا التَّوَجُّبِ كَالْحِكْمَةِ فِي
مُرَاعَاتِ الصَّرَبَاتِ عِنْدَ
الْجِيلَانِيَّةِ۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اُس پر واقف رہے اثلثے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اُس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے حبس نفس اور رعایتِ عبد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو اُن کے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ
فَمِنْ ذَلِكَ الْأَحْوَالِ فِيْكَ تَوَكُّدٌ

ای۔ متولد ۱۲

یعنی اپنے دل کے اندھے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے

تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔

تَصَرُّفَاتِ نَقِشْبَنْدِيَّةٍ اَوَّلُ النَّقِشْبَنْدِيَّةِ
تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِّنْ جَمْعِ الْهَمَمَةِ
عَلَى مُرَادٍ فَيَكُونُ عَلَى وَفْقِ الْهَمَمَةِ
وَالثَّانِيَّةِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمُرُوضِ
عَنِ الْمُرِيضِ وَارْقَاعَةِ التَّوْبَةِ
عَلَى الْعَاصِيِّ وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ
النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوْا وَيُعْظِمُوْا
فِي مَكَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَتَمَثَّلَ فِيْهَا
وَاقِعَاتُ عَظِيْمَةٍ وَالْإِطْلَاقُ عَلَى
نَسَبَةِ أَهْلِ اللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ
وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِشْرَافُ عَلَى
خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي
الصُّدُورِ وَكَشْفُ الْوَقَائِعِ

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور محترم ہو جاویں یا اُن کے خیالات میں تصرف کرنا تاکہ ان میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو اُن کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے اُس پر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا مکشف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور

الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ
الْمُتَارِكَةِ وَغَيْرِهَا وَتَحْنُ نَبِيَّهَا
عَلَى نَمُودِجِ مِنْهَا۔

طریقہ تاثیر طالب | اَمَّا هَذِهِ التَّصَوُّفَاتُ
بِعَنَى تَوْجِهٍ رَادِنٍ عِنْدَ كِبَرِ اِيَّاهُمْ
اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ
فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ
فَالْمَثَابُ ثَبِيرٌ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَّتَوَجَّهَ
الشَّيْءُ اِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِّهَا
بِالْهَمَّةِ الثَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ
يَسْتَفْرِقُ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجُمُعِيَّةِ
وَهَذَا الْبَعْدُ اَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْءِ
حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِنْ نَسَبِ الْقَوْمِ
وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيهَا
فَتَنْقَلُ نِسْبَتُهَا اِلَى الطَّالِبِ
عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَشُوبُ بِهَذَا التَّوَجُّهِ
الذِّكْرَ وَالضَّرِبَ عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ
وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ قَانَتْهُمْ
يَتَخَيَّلُونَ صُورَتَهُ وَيَتَوَجَّهُونَ
إِلَيْهَا۔

سوائے اُن کے اور بھی تصرفات ہیں اور
ہم تھکواے کتاب کے دیکھنے والے اُن میں
سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق
نمونے کے۔

اور اس قسم کے تصرفات کاملین
نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور
بقا باللہ کے لوگ ہیں۔ تو اُن کی اور ہی
شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین
کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ
ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف
متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے کمر لے
پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر
سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہو گا کہ نفس
مرشد کی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی
نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو
ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اُس کے قابو میں ہو
پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل
ہوگی۔ اُس کی لیاقت اور استعداد کے موافق
اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر
کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی
ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُس
کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ
ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اسکی صورت کو
خیال کر کے۔

حقیقت ہمت | وَأَمَّا الْهِمَّةُ

فَعِبَارَةٌ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَ
تَاكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّمَنِّيِ
وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ
خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ
الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَ أَخْبَرَنِي مَنْ
أَتَى بِهِ أَنَّ مِنَ الشُّيُوخِ مَنْ
يَسْتَعِزُّ بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي
بِهِ لَأَرَادَ بِهِ هَذِهِ الْآفَتَةَ أَوْ لَأَ
بَرَأَ نَفْسَهُ أَوْ مَا يَنْبَغِي هَذَا إِلَّا اللَّهُ
فَاتَّكَ الْفَاعِلُ بِهَذَا الْفِعْلِ -

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر
اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت
آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں
کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے
پیا سے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خبر
دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعض
شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے
ہیں اور لَا السَّوَاءَ اللَّهُ سے یہ ارادہ
کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا طمانے والا
نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اس کے
مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مجر موقوف سے مراد اخون محمد دلیل ہیں اور بعض مشائخ
سے مجددی مشائخ مراد ہیں۔

سلب مرض | وَأَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ

فَعِبَارَةٌ عَنْ أَنَّ يَتَخَيَّلُ نَفْسُهُ
الْمَرِيضَ وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرَضَ
وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
قَلْبِهِ خَاطِرٌ دُونِ هَذَا فَإِنَّ
الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا مِنْ
عَجَائِبِ صُنْعِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ -

اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت
ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار
خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں
ہے اور اُس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح
پر کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے
اس تصور کے تو مریض کی بیماری اُس شخص
کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات
قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُس
کے خلق میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی

شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے۔ یَا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يُكَشِفُ السُّوءَ اُو ر ا س م ن ا ج ا ت ا و ر تَضَرَّعُ كَے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا۔

طریقہ توبہ بخشی | وَأَمَّا إِفَاضَةُ

التَّوْبَةِ فَصُورَتُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسُهُ ذَلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ أَنْ أَثَرَفِيهِ نَوْعَ تَأْثِيرٍ كَانَ نَفْسُهُ إِفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَ وَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اتِّصَالٌ مَا تَمَّ يَسْتَأْنِفُ فَيَنْدُمُ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوبُ عَنْ قَرِيبٍ۔

طریقہ تصرف قلوب | وَالتَّصَرُّفُ

فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا الْوَفَى مَدَارِكِهِمْ حَتَّى يَتَمَثَّلَ فِيهَا الْوَاقِعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يُصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُورَةَ الْمَحَبَّةِ أَوْ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَحَّجُ إِلَيْهَا بِجَمَاعِ قُلُوبٍ فَإِنَّ الْمُتَوَجَّهَ إِلَيْهِ

اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اس کے کہ کچھ اُس میں تاثیر کرے اس طرح پر کہ گویا اُس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا۔

اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا اُن میں محبت آ جاوے یا اُن کے محل ادراک میں تصرف کرنا تا اُن میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ قوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اُس کو اپنے نفس سے متصل کر لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُن کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُس میں اثر ہوگا جس کی طرف ہو اور اُس

يَنَّا تَرَوْهُ وَيُظْهِرُ فِيهِ الْحَبُّ
وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ۔

طریقہ اطلاع | وَأَمَّا الْإِطْلَاقُ
نسبت اہل اللہ | عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ
اللَّهِ فطَرِيقُ

أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ
كَانَ حَيًّا أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ
كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغَ نَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفِضِي بِرُوحِهِ
إِلَى رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ مَا نَا
حَتَّى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ
يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَعَلَّ مَا وَجَدَ
مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا
الشَّخْصِ لَا مُحَالَةً۔

طریقہ اشراق خواطر | وَأَمَّا الْإِشْرَافُ
عَلَى الْخَوَاطِرِ فطَرِيقُ أَنْ يُفَرِّغَ
نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ
يُفِضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا
الشَّخْصِ فَإِنْ اخْتَلَجَ فِي نَفْسِهِ
حَدِيثٌ مِّنْ قَبِيلِ الْإِذْعَانِ
فَهُوَ خَاطِرٌ۔

طریقہ کشف قانع آئندہ | وَأَمَّا الْكُشْفُ
الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فطَرِيقُ

میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ
اُس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا۔
اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے
کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر
وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر
وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے
خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح
تک پہنچا دے چند ساعت یہاں تک
کہ اُس کی روح سے متصل ہو اور مل جائے
پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے
پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں
پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت
ہے۔

اور اشراق خواطر یعنی دل کی باتوں
کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی
ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی
کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس
تک پہنچا دے پھر اگر اُس کے دل میں کچھ
کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے
کے تو وہی بات اُس کے دل کی ہے۔

اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ
یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے

اَنْ يُفْرِغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
اِذَا انْتَظَرَ مَعْرِفَةَ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ
فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيثٍ
وَكَانَ لَا يَنْتَظَرُ كَطَلَبِ السَّمَاءِ
لِلْعُطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ
زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَا
الْاَعْلَى اَوِ السَّافِلِ يَقْدُرُ اسْتِعْدَادُهُ
وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهُ عَنْ قَرِيبٍ
يُنْكَشِفُ عَلَيْكَ الْأَمْرَ بِهَتْفٍ
هَاتِفٍ اَوْ رُوبِيَّةٍ وَاِقْعَتِي فِي الْبِقْطَةِ
اَوْ رُوبِيَا فِي الْمَنَامِ -

سوائے اُس واقعے کے دریافت کے انتظار
کے بھر جب اُس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے
اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی
طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت
ملا راعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع
کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی
کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُس پر
حال کھل جاوے گا خواہ ہاتف کی آواز سے
یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب
میں -

ف - ملا راعلیٰ ملائکہ کروہین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل
اسرار قضا و قدر ہیں اور ملا راساقل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اُن سے نیچے ہیں -
طریقہ دفع بلا | وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ
النَّازِلَةِ فَطَرِيقُهُ اَنْ يَتَخَيَّلَ
تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُورَتِهَا الْمَثَالِيَّةِ
وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا
بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلَى ذَلِكَ
وَيَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ
زَمَانٍ اِلَى حَيْثُ الْمَلَا الْاَعْلَى اَوِ
السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا
عَنْ قَرِيبٍ تَنْدَرُجُ وَاللَّهُ
اَعْلَمُ

اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُس کی صورت مثالی
کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت
اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے
پھر اپنی ہمت کو اُس پر مجتمع کرے اور اپنی
روح کو ساعت بساعت ملا راعلیٰ یا ملا
سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان
ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ
دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم -

وَشَوَّطُ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ
وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اتِّصَالُ
نَفْسِ الْمُؤَشِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَشَّرِ
فِيهِ وَالْإِلْمَامُ بِهَا وَالْإِفْصَاءُ
الْبَهَاءُ وَاصْحَابُ التَّجَرُّيدِ مِنْ
غَوَاثِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا
الْإِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى
تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَذَا
الَّذِي ذَكَرْنَاكَ مِنَ الْأَشْغَالِ
هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي
الْوَالِدُ قَدِّسَ سِرُّهُ

اشغال طریقہ مجدیہ | و لِلشَّيْخِ

أَحْمَدَ السَّرْهِنَدِيِّ أَشْغَالَ
آخِرَى فَلَنْذَكُرَهَا بِأَلْفِ جَمَالٍ
أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي
الْإِنْسَانِ سِتَّ نَاطِقَاتٍ هِيَ
حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ بِحَيَاةِهَا كَمَا هُوَ
ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَاتِّبَاعِهِ أَوْجَهَا
رَاغِبًا رَاتٍ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ
بِاسْمِهَا بِاعْتِبَارِ قَلْبِهَا وَبِاعْتِبَارِ
أَخْرَاجِ رُوحِهَا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ
الَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ

لَهُ مَنْفَرْدَةٌ

اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان کے
قائم مقام ہیں متصل کرنا ہے اثر دینے والے
کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر
کرنا منظور ہے اور ملا دینا اس کے ساتھ
اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ
بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اس
کے واصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم
اور یہ جو اشغال ہم نے مذکور کئے وہ
ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے
تھے۔

اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے
طریقے میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم
اُن کو مجمل ذکر کریں معلوم کر کہ حق
تعالیٰ نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کئے
ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود
چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے
اور اُن کے تابعین کے کلام سے بالظاہر
ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس
ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار
سے مسمیٰ بقلب ہے اور دوسرے اعتبار
سے اُس کا روح نام ہے و علیٰ ہذا القیاس

وَصَوَّرَنِي صَوْرَ كَهْفَرٍ
 دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ
 ثُمَّ دَائِرَةً أُخْرَى
 فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ
 هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ سَمَّيْتُ
 الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ
 وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُهُ
 يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ
 وَلَيْسَتْ دَلِيلٌ عَلَى ذَلِكَ
 بِالْحَدِيثِ الدَّائِرِ
 عَلَى السَّنَةِ الصُّوفِيَّةِ
 إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ
 آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ
 رُوحًا إِلَى آخِرٍ
 وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظَهُ

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد
 مرشد کا مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف
 کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی
 کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اُس
 دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا
 کہ یہ رُوح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ
 دکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقتِ انسانی
 جس کو آدمی عربی میں اُنکے تعبیر کرنا ہے اور
 فارسی میں مَن اور ہندی میں میں بولتا ہے
 اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ
 بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس
 مدعا پر اُس حدیث سے استدلال کرتے
 تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور
 مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل
 ہے اور دل میں رُوح ہے تا آخر لطائف
 ستہ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ
 محفوظ نہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ

ثابت نہیں۔

اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرمد
 کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے
 لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے
 اعضا سے تو قلب کا تعلق باس

وَيَا جُمُودَكَ فَعَرَضُ الشَّيْءِ
 أَحْمَدُ السَّرْهَنْدِيُّ أَنَّ كَلِمَةَ
 لَطِيفَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ
 لَهَا اِرْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِّنَ الْجَسَدِ

وَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّذِيِّ الْأَيْسَرِ
بِاصْبَعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ
الشَّذِيِّ الْأَيْمَنِ بِحِذَاءِ
الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الشَّذِيِّ
الْأَيْمَنِ مَا يَكُنُّ إِلَى وَسْطِ
الضَّدِّ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الشَّذِيِّ
الْأَيْسَرِ مَا يَكُنُّ إِلَى الْوَسْطِ وَالْخَفِيُّ
فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ
وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ
الدِّمَاغِ وَفِي كُلِّ مَنِ هَذِهِ
الْأَعْضَاءُ حَرَكَةٌ تَبَيُّنَةٌ فَالْشَّيْءُ
يَأْمُرُ بِمَحَافِظَةٍ تِلْكَ الْحَرَكَةُ
وَتَحْيَلُهَا ذِكْرُ اسْمِ الذَّاتِ
فَنَمَّ يَا مُرَبِّ اسْمِي وَإِلِثْبَاتِ
مَا دَا لِّلْفُظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ
كُلِّهَا وَضَارِبًا لِّلْفُظَةِ إِلَّا اللَّهُ
عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کے نیچے دوا انگل پر ہے اور روح کا
ارتباط دایہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل
ہے اور سر کا تعلق دایہنی چھاتی کے
اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے
اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط کی
طرف مائل ہے اور خفی کا مقام خفی کے
اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس
کا مقام دماغ کے بطن اوں میں ہے اور
ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے
نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح
اس حرکت کی محافظت کا اور اس
حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر
فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر
کرتے ہیں لا کا لفظ پھیلاتے ہوئے
جمع لطائف مذکورہ پر اور إِلَّا اللَّهُ
کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر اللہ اعلم

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم
ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے
اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے
اور خفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہے اور خفی سب
لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ
میں منقول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف

مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ لا کو دماغ سے منڈی پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ لا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔

ساتویں فصل

حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل کا بیان

مرجع شارح کے طریقوں کا ہیئت
نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت
کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عزوجل
کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے
اور ان کے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے۔
اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت
وہ کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول
کر گئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاق
پانہ طرف عالم جبروت کے۔

اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
بندے نے جب طاعات اور طہارات
اور اذکار پر مداومت کی تو اس کو ایک
صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس
ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کاملہ را سخر
پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ
ملکوت مراد ہے اور ملک توجہ سے نطلع
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ
هَيْئَةِ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمَّى عِنْدَهُمْ
بِالنَّسَبَةِ لِأَنَّهَا انْتِسَابٌ وَارْتِبَاطٌ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ
وَبِالنُّورِ۔

وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ خَالَتْ
فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ
التَّشْبِيهِ بِالْمَلَكِ لِكُنْهٍ أَوْ التَّطَلُّعِ
إِلَى الْجَبَرُوتِ۔

وَتَفْصِيلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ
إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ
وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ
قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَ
مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّهِ
فَهَذَانِ جَنْسَانِ لِلنَّسَبَةِ تَحْتَ
كُلِّ مِّنْهَا أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ

جنسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ
داخل ہیں۔

سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور
عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی
صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر۔
اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد
مرشد اس کو نسبت الہیت کہتے تھے۔

اور منجملہ ان کے شاہدے کی
نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے
مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف
متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت شاہدہ ہے
حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مع
اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی
محبت یا نفس شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ
ایک مخصوص کیفیت قائم ہو جاتی ہے جس کو
ملکہ راسخہ کہتے ہیں اور یہی ملکہ اور کیفیت
مسمیٰ بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت
ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادر یہ اور
چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ اسے غرض اس

فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَ
الْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً
تَرَا سَخَتْ فِي الْقَلْبِ -
وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ
وَالْتَبَرِّي عَنْ خُطُوطِهَا وَكَانَ
سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ
أَهْلِ الْمُبَيَّتِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ
وَهِيَ مَلَكَ التَّوَجُّبِ إِلَى الْمُجَرَّدِ
الْبَسِيطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلَمْ يَحْضُرْ
مَعَ اللَّهِ الْوَانُ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ
مَعْنَى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ
النَّفْسِ أَوْ غَيْرِ هَذَا بِالْيَادِ دَأَشَتْ
وَالنَّفْسُ تَقُومُ بِهَا مَلَكَ رَاسِخَةً
مِّنْ هَذَا اللَّوْنِ وَتُسَمَّى تِلْكَ
الْمَلَكَ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ
كَثِيرَةٌ جِدًّا أَوْصَاحِبُ السِّرِّ
يُدْرِي كُلَّ نِسْبَةٍ عَلَّمَدَتِهَا
وَالْغَرَضُ مِنَ الْأَشْغَالِ مُحْصِلُ
نِسْبَةٍ وَالْمُواصِبَةُ عَلَيْهَا وَ
الْأُسْتَعْرَاقُ فِيهَا حَتَّى تَكْتَسِبَ

النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَتْ رَأْسَهُ -

نسبت کی تحصیل ہے اور اُس پر دوام اور
مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ
نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ
راسخ پیدا کر لے۔

ف۔ حاشیہ منہجہ میں ارشاد ہوا کہ مصنفؒ نے اول طرق کا مال کار بیان کیا
کہ نسبت ہے پھر اُس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجہروت کے چند اصناف شمار کئے
پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو۔

وَلَا تَظُنَّنَّ أَنَّ النَّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ
إِلَّا بِهَذِهِ الْأَشْغَالِ بَلْ هَذَا
طَرِيقٌ لِّتَحْصِيلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرِ
فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي
أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا
يُحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطُرُقٍ
أُخْرَى فَمِنْهَا الْمُوَظَّابَةُ عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيحَاتِ فِي
الْخُلُوتِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ
الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ وَمِنْهَا
الْمُوَظَّابَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ
هَازِمِ اللَّذَاتِ وَمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ
لِلْمُطِيعِينَ مِنَ الثَّوَابِ لِلْعَاصِينَ
لَهُ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ الْفِكَارُ
عَنِ اللَّذَاتِ الْخَسِيسَةِ وَالْإِقْلَاعُ

اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ
نہیں حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے
بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اُس کی تحصیل
کا ایک طریق ہے اُن ہی میں کچھ انحصار
نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے
کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ سکینہ یعنی
نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے
تھے سو منجملہ اُن کے طریق تفصیل کے
مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر
خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی
محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت
پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی
ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں
کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں
کے واسطے عذاب معین فرمایا اُس کو ہمیشہ یاد

عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَظَبَةُ عَلَى تِلَاوَةِ
الْكِتَابِ وَالشَّدَ بَرَفِيهِ وَاسْتِمَاعِ
كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ
مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ
فَكَانُوا يُوَظَّفُونَ عَلَى هَذِهِ
الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحْصُلُ
مَلَكَتُهُ رَاسِخَةً وَهَيَاةُ نَفْسَانِيَّةً
فِيحَافِظُونَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ
هَذَا الْمَعْنَى هُوَ الْمُنَوَّارُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقِ مَشَارِحِنَا
لَا شَكَّ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اخْتَلَفَ
الْأَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ
تَحْصِيلِهَا۔

رکھنا ہے تو اس مواظبت اور یاد کے سبب
لذاتِ حبیب سے انفکاک اور انقطاع
حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اُس کے مواظبت
ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اُس کے معانی
غور کرنے پر اور نصیحت کر نبوالے کی بات سُننے
پر اور اُن احادیث کے قائل کرنے پر جن
سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات
صحابہؓ اور تابعینؒ اشیائے مذکورہ پر
مدتِ کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے
تو اُن کو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور
ہیئاتِ نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور
اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں
اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت
چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس
میں کچھ شک نہیں اگرچہ ألوان مختلف ہیں
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہیں۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنفِ قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس
بات میں یہ ہے کہ نسبتِ صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانِ نبیہ ہے اور وہ نسبتِ طہارت
اور نسبتِ سکینہ سے مرکب ہے برکاتِ عدالت اور تقویٰ اور سماحت کے اختلاط کے
ساتھ تو اُن کے کلام کا محلِ اصلی اور اُن کے خاص اور عام کا مطلق اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو

لائق ہے کہ اُن حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا ماحمول کیجیو چنانچہ اُن کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے متا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مائے ہے اور اُن کا سلسلہ عالم ارواح میں خیرۃ القدس کے ساتھ بہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اُن کا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عظیم النیر سے شہادت ناقصین کو جو طے سے اکھاڑ دیا بعض نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور حقیقیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوص صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول بٹھرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سر اسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل لہ مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی پڑی پڑھنے کے لئے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال باکمال پر وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چلوں میں وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالم تاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لئے ۱۲ قی

عرب اُس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔
 سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
 قَدْ مَسَّ سِرُّهُ يَدُ كُرٍّ وَاقِعَةً
 لَهُ طَوِيلَةً رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ
 وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ
 اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ نَسَبِي هَلْ هِيَ
 الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَمَرَنِي بِالِاسْتِغْرَاقِ فِيهَا
 وَتَأَمَّلَ حَيْدًا شَمَّ قَالَ هِيَ
 هِيَ بِلاَ فَرْقٍ۔

ثُمَّ بِصَاحِبِ الْمُدَاوِمَةِ
 عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالٌ رَفِيعَةٌ
 تَنْوِبُ مَرَّةً فَلْيَغْتَنِّهَا السَّالِكُ
 وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عِلَامَاتُ قَبُولِ
 الطَّاعَاتِ وَتَاثِيرُهَا فِي صَمِيمِ
 النَّفْسِ وَسُوبُ إِدَاءِ الْقَلْبِ۔

وَمِنْهَا إِثَارُ طَاعَةِ اللَّهِ
 مُسْتَحَاضَةً عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَ
 الْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكُ
 فِي الْمُوطَأِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

والد مرشد قدس سرہ سے میں نے
 سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے
 تھے جس میں حسنین اور سید الاولیاء علی
 مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی
 نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم
 کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
 حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت میں متغیر
 کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا
 یہ نسبت وہی ہے بلا فرق۔

پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر
 مداومت کرنے والے کے حالات رفیع
 الشان نوبت نبوت ہوتے ہیں گاہے کوئی
 اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ
 کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات
 مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس
 اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں۔
 منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا
 ہے طاعات الہی کا اُس کے جمیع ماسوا پر
 اور اُس پر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک
 نے مؤطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت

أَبَىٰ بَكْرٍ أَنَ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ
كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ لَّهُ فَطَارَ
وَسَبَّي فَطْفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ
مَخْرَجَهُ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ
فَجَعَلَ يَتَّبِعُهُ بَصَرُهُ سَاعَةً
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ
لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ
قَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا
فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ
مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هُوَ صَدَقَ اللَّهُ فَضَعُهُ حَيْثُ
شِئْتُ وَقِصَّةٌ سَلِيمَةٌ عَلَيْهِ
السَّلَامُ الْمَشَارُ إِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ
عَزَمَ مِنِّي قَائِلٌ فَطْفِقَ مَسْحًا
بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُورَةً
مَعْلُومَةً -

کی کہ ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز
پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اڑی
سو ادھر ادھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل
جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت
ایسے پیچاں اور زمین پر جھکے تھے کہ اس
کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش
معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس
کے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ
ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا
کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا
رسول اللہؐ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ
میں اس کو رکھیے اور دیجئے جہاں کہیں چاہیے
اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس
آیت میں اشارہ ہے فَطْفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ
وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے۔

مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ مجملایوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار
گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو
فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹی جا دیں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک
اسلام اسرائیلیات ناقابل قبول علماء کے ہیں تفسیر کبیر میں صحت یوں کی گئی ہے کہ گھوڑ دوڑ ملاحظہ کر کے حضرت
سلیمانؑ نے ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ صحیح۔

طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر اچانک کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمانؑ نے گھوڑوں کو مروا ڈالا۔

وَمِنْهَا غَلَبَتِ الْخُوفِ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلَى
ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ
أَثَرُ أَخْبَرَنِي الْحَفَاطُ فِي الْأَصُولِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي
ظِلِّهِ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ
ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ
وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ
قَبِيكِي حَتَّى ابْتَلَّتْ رِحْلَتُهُ

اور سبجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے
اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس طرح پر کہ اُس
کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے
حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث
روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سات شخصوں کو حق تعالیٰ اپنے سایہ
رحمت میں رکھے گا یہاں تک کہ پانچواں
شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی
مکان میں یاد کیا پھر اُس کی دونوں آنکھیں
آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں
وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

لے اس کے آگے یہ ہے اُس دن کہ نہیں سایہ ہوگا مگر سایہ اُس کا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو و نما
پایا اُس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اُس کا مسجد ہی میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے
یہاں تک کہ پھر آدے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اندھ بھی ہوتے ہیں محبت پر
جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس
جاری ہوئیں آنکھیں اکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اُس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا
اُس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُس کو یہاں تک
کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اُس کے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُس کے نے یعنی اس طرح کچھ
دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خیر نہ ہوئی اُس کی یہ حدیث بخاری اور
مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ۔

وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
بِاللَّيْلِ أَرْنُ يُزْكَازِيزُ
الْمَرْجَلِ.

کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہو گئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا
کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک
سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے
کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ
مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو
رویا اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ کھن میں پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه مرد کثیر البکات تھے آنکھیں نہ کھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور
جبر بن مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی۔

تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ
هُمْ الْخَالِقُونَ

وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
فَإِذَا خَرَجَ الْحَفَظُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ
أَصْلَحَ لِحُزْرٍ مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ
حُزْرًا مِّنَ النَّبُوَّةِ وَأَنَّهُ قَالَ
لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ

آ اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ بنی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب
نیک مرد سے نبوت کے چھالیس حصوں میں
سے ایک حصہ ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا نہ
باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات
صحابہؓ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ
فرمایا نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس

اس کو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسے ہی اس کا
دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السُّرُورُ بِهَا
الصَّاحِحَةُ بِرَبِّهَا السَّرَّاجِلُ
الصَّاحِحَةُ أَوْ تَرَى لَكَ جُزْءٌ مِّنْ
سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءٍ مِّنْ
النَّبُوءَةِ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالَى
لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا-

کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے
وہ نبوت کے چھپا لیس حصوں میں سے
ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ
اُن کے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا
میں تفسیر کیا گیا ہے بروایے صالحہ یعنی اس
آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی
سے سچا خواب مراد ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی
تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے
کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرتؐ اُس کی تعبیر فرماتے تھے

وَالْمُرَادُ بِالسُّرُورِ بِهَا الصَّاحِحَةُ
رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَا
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ
وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الْمَشَاهِدِ
الْمُبَرَّكَاتِ كَبَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ
ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعِ الْأَنْبِيَاءِ
الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى
أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ
أَوْ رُؤْيَا الْأَنْوَارِ الطَّيِّبَاتِ
كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوْ الْغَسَلِ وَالسَّمَنِ

اور روایے صالحہ سے مراد نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں
یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین
اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات
مبارکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ
محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے
رتبہ ہے وقائع آئندہ کے دیکھنے کا کہ منظر
رویت کے واقع ہوں یا وقائع گذشتہ
کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار و طیبات
دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایات
مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا

کَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ التَّوْرَةِ
مِنَ الْأَوْصَالِ وَرُؤْيَا الْمَلَائِكَةِ
فِي الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ
طَلْسَةُ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى
خَيْرِ الْقِصَّةِ -

جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے
کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات
تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ
سے تھے تا آخر قصہ -

ف۔ قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حُضیرؓ نے حج کے
وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے
اندروشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُن کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ
الصلوة والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا انھوں نے کہا کہ
میں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا
تو صبح کے وقت اُن کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے۔

مترجم کہتا ہے روایت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں
ابن ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ
کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت
میں پکڑ سکتا مولاناؒ نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے
احمدؒ اور ترمذیؒ نے عائشہؓ صدیقہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو حدیجۃ الکبریٰؓ نے کہا کہ اُس نے تو آپ کی تصدیق
نبوت کی تھی لیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو
اس پر لباس سفید نہ ہوتا۔

اور مجملہ حالات رفیعہ فرست صادر
ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو

لَا اسْتِصَادَتْ مِنْهَا الْفِرَاسَةُ
الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ

اَلْوَاعِعِ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتِّقُوا
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ
بِنُورِ اللَّهِ۔

البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست
سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نورِ آہی کے نظر
کرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک اُنکل مراد ہے۔

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول
ہوتا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے
طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور
اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض
شخص غبارِ آلود پریشان ہو پُرانے پٹھے کپڑوں
والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم
کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ
اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک
اُس کی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اُس نے
کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ
ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور ماننا
ان کے اور حالات یلند دلالت کرتے ہیں
مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات
کے قبول ہونے پر اور نورِ سرایت کرجانے
پر اُس کے قلب کے باطن میں تو سالک
ان کو غنیمت جانے۔

وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ
وَقَبُولُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى بِجُحْدٍ هَمَّتِهِ
فَالْيَبْرُ الْإِشَارَةُ فِي
الْحَدِيثِ رَبِّ أَغْبِرْ
وَأَشْعَثْ ذِي طَمَرَيْنِ
لَا يُعْبَابُ لَوْ أَقْسَمَ
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَاءَ وَ
بِالْجُمْلَةِ فَهَذَا
الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا
ذَالَةُ عَلَى صِحَّةِ
إِيمَانِ الرَّجُلِ وَ
قَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسَوَابِغِ
النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ
فَلْيَغْتَنِمَهَا۔

تَمَّ بَعْدَ حُصُولِ النَّسْبَةِ
حُرُوجِ الْآخِرِ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللَّهِ
وَالْبَقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرے
عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے
فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے

مَنْ مُتَوَاتَرَ ثَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَا سِطَّةٍ
مُتَوَاتِرٍ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ
وَمَوْهَبَةٍ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى
مِنْهُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مَنْ
لَمْ تَوَارِثْ وَمِمَّا يَشْهَدُ بِهَذَا
عَنِ مَا رَوَى أَنَّ خُوجَةَ نَقَشْتَنَدُ
بَلْ عَنْ سِلْسِلَتِ شَيْوْخِهِ
بَلْ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ
بِلْسِلَتِ بَلْ وَصَلَتْ إِلَى
كَذِبَةٍ "وَصَلَفِي إِلَى اللَّهِ
بِلْسِلَةٍ لِمَا وَرَدَ كَذِبَةٍ مِّنْ
بَلْ بَاتِ اللَّهُ تَوَارِي عَمَلِ
فَلَيْنِ هَذَا مَعَ أَنَّ سِلْسِلَتِ
بِلْ خِي مَعْلُومَةٍ وَمَعْرُوفَةٍ
بَلْ شَاءَ هَذَا الْعُرُوجِ فَلْيَرْجِعْ
إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللَّهُ
بَلَادِي -

نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بوا
مشارخ سند متصل سے متواتر نہیں بلکہ
یہ تو خدا کی عین ہے جس کو اپنے بندوں میں
سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے
اور اس مدعا کا ثابہ وہ امر ہے جو خواہ
نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اُن کے
پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص
اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے یہ نہیں
پہونچا بلکہ مجھ کو تو گمشدہ رہا بی بی بی گئی
سو اُس نے مجھ کو اللہ تک پہونچا دیا یہ
کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ
ربانی کشتوں میں سے ایک کشتش جن او
انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد
رکھنا باہمہ خواہ نقشبند کے مرشدوں
کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس
امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا
کے وہی ہونے کی نہ کسی ہونے کی تو ہماری
ادر کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ
جل شانہ رہنما ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے
اب حجتہ اللہ البالغہ میں بتفصیل بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اُس کتاب کو دیکھے۔

آٹھویں فصل

خاندان ولی اللہی کے اعمال مجربہ کا بیان

فِي شَيْءٍ مِّنْ قَوْلِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ قُدَّسَ سِرُّهُ -

برائے کشائش ظاہری و باطنی | اوصاتی
سیدی الوالد قُدَّسَ سِرُّهُ
يُمَوِّظَبَتِيَا مُغْنِي كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةً
وَالْفَ مَرَّةً وَصُورَةَ الْمُرْمَلِ
أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
فَارْحُدِي عَشْرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا مِنْ
مُجَرَّبَاتِ بِلْغَنِي الْقَلْبِي وَالظَّاهِرِي
كِلَيْهِمَا -

اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ
بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت کے خاندان
اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔
والد مرشد قدس سرہ نے بچہ کو وصیہ
کی یا مغنی کی موائظت کی ہزون گیا
سو بار اور سورہ منزل پڑھنے کی چالیس
بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا
یہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہر
دونوں کے واسطے مجرب ہیں۔

۱۔ اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ منزل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں
اس کا اس طرح کہ عشا کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اس طرح کہ اکیس بار پہلی رکعت میں اور
بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدوں میں مجرب اس کا ایک طریق یہ ہے
بعد سنت فجر کے ایک بار اور ہر نماز پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس
کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اُس کو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَوَّزْتُ
الْعَمَلَ فَوَجَدْتُ شَأْنًا كَذَلِكَ ۱۲ ق۔

وَأُصَانِي بِمُواظَبَةِ الصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا
مَا وَجَدْنَا -

برائے درد دندان
و
درد سر و دریاخ
يَقُولُ إِذَا
جَاءَكَ مَنْ

يَتَأَلَّمُ ضَرْسًا أَوْ رَأْسًا أَوْ
تَوَجَّعَ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا
طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رُمْلًا طَاهِرًا
وَالْكَتَبِ بِمِثْمَارٍ أَوْ جَدِّ هَوَزُ
حُطِّي وَشَدِّدْ بِالْمِثْمَارِ عَلَى الْإِلْفِ
وَاقْرَأْ أَلْفًا تَحْتَ مَرَّةٍ وَصَاحِبِ
الْأَلَمِ وَلِضَرْبِ صَبْعَةٍ عَلَى مَوْضِعِ
الْأَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ سَلِّهِ هَلْ
شَفِيَتْ فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَإِلَّا نَقَلْتُ
الْمِثْمَارَ إِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ
أَلْفًا تَحْتَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ
كَأَلَاؤِي فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَإِلَّا نَقَلْتُ

اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی
پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے
ہم نے پایا جو پایا۔

اور سنائیں نے والد مرشد سے فرماتے
تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے
درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس
کو ریاخ ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹری
پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈال اور ایک
کیل یا کھوٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور
کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ
فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد
کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ
کہ تجھ کو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے
اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی
طرف نقل کرے اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھے
اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں
اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی
طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے

۱۔ ظفر طیل میں کچھ ناندے درود شریف کے اور الفاظ اس کے میں نے لکھے ہیں جو چاہے
اس میں سے دیکھ لے اور صلوٰۃ تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضاے خواج کے لئے ایک بزرگ
سے مجھ کو پہونچا ہے اس کی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے ۱۲۔

الْمُسْمَارِ إِلَى الْجَنَّةِ وَقُرْ آتِ
الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَهَكَذَا فَلَا
تَصِلُ إِلَى آخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا
وَقَدْ شَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى -

برائے دفع حاجت | وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
وَرَدَّ

غائب شفاے مریض | لَكَ حَاجَةٌ

أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتُ

أَنْ يَرْجِعَهُ اللَّهُ سَالِمًا غَانِمًا

أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرَدْتُ

أَنْ يَشْفِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَاقْرَأْ

سُورَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدَى وَ

أَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ

الْفَجْرِ وَفَرْصِهِ -

ف۔ مولانا نے حاشیہ میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محمود یعنی تپ والے کے منہ پر پھینکا مارے تو حق تعالیٰ اُس کو فائدہ بخشے۔

برائے گزیدن | وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

سگ دیوانہ | مَنْ عَصَاهُ الْكَلْبُ

اور میں نے سنا ان ہی حضرت سے فرماتے تھے کہ جس کو باؤ لاکتا کاٹے اور

لے اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد للہ بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ مرض اس کا جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۱۱۔

اُس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انہم یکیدون کید الفطر ویدا تک اور اُس کو کھدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔

الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجَنُونَ
فَاكْتُبْ لَهُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى اَرْبَعِينَ
كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ انْهَمْ يَكِيدُونَ
كَيْدًا هَـ وَ اَكِيدْ اِهْ فَمَهْلُ الْكَفْرِ
اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا هَـ وَمَرْهَ اَنْ
يَاْكُلْ كُلُّ يَوْمٍ كِسْرَةً -

برائے دفع فاقہ | وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ
لَيْلَةٍ لَّمْ تُصِبْهُ فَاَقَمًا -

اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے
تھے کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات پڑھے
اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

من ترجم کرتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا
فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سورۃ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ
سے یہ دعا کرے کہ اُس کو جگادے جس وقت کا کہ
ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُس کو جگادے گا اُسی وقت۔

بیدار شدن از شب | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِلَى اٰخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَ سَأَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِفَ فِىْ اَيِّ
سَاعَةٍ اَرَادَ اَلْيُقَظَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا

لہ سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو بادل لگتا
کاٹے تو ایک ٹکڑا بانات کا تھوڑے سے گڑ میں بیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُس
کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

۱۳ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی
سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تلو بار ہر روز پڑھے
یا کرے تو اُس کو فاقہ نہیں پہونچے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں۔

إِنَّ السَّادِّينَ أَمَتُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ
نَزْلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۚ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدادًا
تَكَلِّمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَقْدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ
إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۚ

یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے
کذا فی الحاشیۃ العزیزۃ۔

اور سنائیں نے حضرت والد سے فرماتے
تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور بچے کی گردن میں
لٹکا حق تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ
سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اس کا یہ
ہے کہ بواسطہ کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں
پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان
اور کاٹنے والے کپڑے اور نظر لگانے والے
کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے میں۔

عَلَّ حَفْظَ اَطْفَالٍ | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ اَكْتُبْ هَذِهِ اَلْعُوْذَةُ
وَعَلَيْهَا فِى عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ
اَللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَنَّةَ تَخَصَّبُ
بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حنین کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے اَعِيْنِ
كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَنَّةَ
اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کو روایت
یہ اسم نے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا اسحاق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا کے لکھنے کا تھا اَعُوْذُ
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَنَّةَ ۝ ۱۲ ق

برائے امان از سر آفت و سَمِعْتُهُ
 يَقُولُ هَذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِنْ
 كُلِّ اَفْئَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي
 لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
 وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ
 يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ
 اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ
 اللّٰهَ قَدْ احَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
 وَاَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ
 مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ
 بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ
 مُسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيَّيَ اللّٰهُ الَّذِي
 نَزَلَ الْكِتَابُ وَهُوَ يَتَوَلَّى الْمُحْسِنِيْنَ
 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا
 اِلَهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اور سنائیں نے اُن سے فرماتے تھے کہ
 یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ
 ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اُس کو صبح اور شام
 ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ
 کے نام سے خداوند تو میرا رب ہے کوئی
 معبود برحق نہیں سوائے تیرے بھی پر میں
 نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہے عرش
 عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت
 ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند
 اور بزرگ جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا
 نہ ہوا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ
 ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے
 علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو
 شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند میں پناہ
 مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر
 چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو
 تو تھامے ہوئے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں
 ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو
 چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے
 والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکو
 کاروں کو دوست رکھتا ہے سوا گروہ نہ
 مانیں اور گردن کشی کریں تو نَجَّكَ اللہ کافی
 ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے

اسی پر میں نے اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے دے اُس کو چاہیے یوں کہے کہ لُفِیْعَصٌ کُفِیْتُ خَمْعَسَقٌ حُمِیْتُ اور چاہیے کہ دہتے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

بِرَّائِ خَوْفِ حَاكِمٍ | وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُنْ
كَلِمَتَيْ كُفِیْتُ خَمْعَسَقٌ حُمِیْتُ
وَلْيَقْبِضْ كُلَّ رُصْبِعٍ مِنَ الْمِیْ
الْیَمَنِ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ
الْأَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرَى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ
مِّنَ الثَّانِیِّ ثُمَّ لْیَفْتَحْهُمَا جَمِیعًا
فِی وَجْهِ مَنْ یَخَافُ مِنْهُ۔

مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کُفِیْعَصٌ اور لفظ ثانی سے خَمْعَسَقٌ مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو دہانے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب با کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یائے تختانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کر لے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے۔

اور میں نے سنا حضرت والد ماجد فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہیں۔ ان آیات شفا کا ترجمہ یہ ہے۔

آیَاتِ شَفَائِیِّ مَرِیضٍ | وَسَمِعْتُهُ
یَقُولُ سِتُّ آیَاتٍ مِّنَ الْقُرْآنِ
تُسَمَّى بِآیَاتِ الشِّفَاءِ یَكْتُبُهَا
لِلْمَرِیضِ فِی إِنَاءٍ فِیْمَحْوُهَا
بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِ صَدُورَ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَشِفَاءُ لِّمَا فِی

الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا
شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَنُهُ فِيهِ
شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَنُزِّلُ مِنَ
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
هُدًى وَشِفَاءٌ -

سی و سہ آیت برائے
دفع از سحر و جافطت
از زردان و زندگان
ثَلَاثٌ وَتَلَاثُونَ
آيَةٌ تَنْفَعُ مِنَ
السَّحَرِ وَتَكُونُ

حِزْرًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَاللُّصُوصِ
وَالسِّبَاعِ اذْبَحْ آيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ
الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ
بَعْدَ هَا إِلَى خِلْدُونَ وَثَلَاثٌ مِّنْ
اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلَاثٌ مِّنْ الْاَعْرَافِ
اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ اِلٰى مُحْسِنِينَ
وََاٰخِرُ بِنِي اِسْرَآئِيْلَ قُلْ اَدْعُوا
اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ
آيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصِّفَاتِ اِلٰى
لَا زِيْبٍ وَآيَتَانِ مِّنْ سُورَةِ
الرَّحْمٰنِ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰى
تَنْتَصِرَانِ وََاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا

(۱) اور اللہ مومنوں کے سینوں کو شفا بخشنے کا (۲)
اور امراض سینہ کے لیے شفا ہیں (۳) ان کے
پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف
رنگ ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے
(۴) قرآن سے جو کچھ ہم نازل کرتے ہیں وہ مومنوں
کے لیے شفا اور رحمت ہے (۵) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں
تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (۶) آپ نے یاد رکھی کہ وہ مومنوں

اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو
کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور
چوروں اور درد مندے جانوروں سے پناہ
ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول
سے اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اس کے
بعد کی خَالِدُونَ تک اور تین
آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلّٰہِ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں
سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمْ
مُّحْسِنِیْنَ تک اور سورہ بنی اسرائیل
کی پچھلی آیت یعنی قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ
اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک
اور دس آیتیں صافات کے اول
سے لَآ زِیْبٌ تک اور دو آیتیں سورہ
رحمن کی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ

هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَاتٍ مِنْ قُلْ
أُوحِيَ وَإِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا
إِلَى شَطَطًا فَهَذِهِ هِيَ الْآيَاتُ
الْمُسَبَّحَةُ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ آيَةً
وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُزِيدُ
عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكُفَرَاءُ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنْ أَوَّلِ
السُّورَةِ قُلْ أُوْحِيَ إِلَى شَطَطًا -

ایک اور آخر سورہ حشر کی کو اُنزلنا
سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی
قُلْ اُوْحِيَ کی وَاِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا
سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ
تینتیس^{۳۳} آیت سے مسمیٰ ہیں اور ہمارے
والد^{۳۳} مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ
اور قل یا ایہا الکافرون اور قل هو
اللہ احد اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس
زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول
آیت یعنی قُلْ اُوْحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے^{۳۳}

ف۔ مترجم کہتا ہے حضرت مصنف^{۳۳} قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتہ بتایا بطور
اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو نا واقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات
مذکورہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے۔

الَّذِينَ هَدَىٰ لِلْمُتَّقِينَ ۚ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۚ
أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ
إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ٥

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٥

اللَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
أَوْ تُخْفَوْهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانُكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَوْرَاسَنَا جَمْلَةً
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ
عَنَّا وَارْحَمْنَا وَتَفَ أَنْتَ مَوْلَانَا وَقَدْ قَاتَضَرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَا فِرِينَ ۚ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ٥

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۚ وَلِلَّهِ الْفَسَادُ فِي
الْأَرْضِ يَعْدِلُ صُلَاحُهَا وَأَدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِينَ ٥

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرِّحْلَيْنِ ۚ أَيَّامَاتُ دُعَاؤِ الْاَسْمَاءِ
الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرِ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدِّينِ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۖ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۖ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا
إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ ۚ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۚ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِلُزِينَةٍ ۚ وَالْكُواكِبِ ۚ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْدِفُونَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُخْرًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۚ إِلَّا مَن خَطِفَ
خُطْفَةً فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ۚ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا
مِّنْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَّزِيزٍ ۚ

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَرْعَيْتُمْ أَنْ تَتَنَفَّدُوا مِنْ أَقْطَارِ
سَمَوَاتٍ وَالْأَرْضِ فَأَنفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۚ فَبِأَيِّ
آيَةٍ رَّبِّكُمْ تَكْفُرُونَ ۚ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ شَوَاطِئَ مِّنْ نَّارٍ وَمُخَاسٍ
لَّا تُلْقُونَ ۚ

لَوْ أَنزَلْنَاهُ ذَا الْقُرْآنِ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ ۚ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ ۚ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۚ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ
يُسَبِّحُ لَهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ

قُلْ أَوْحَىٰ إِلَىٰ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا

قُرْآنًا نَجْمًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا ۖ وَآتَنَاهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۚ وَآتَنَاهُ
كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۚ

برائے حفظ چچک | وَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْخَصْبَةِ
فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ
الرَّحْمَنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلَى
قَوْلِهِ تَعَالَى فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكْذِبَانِ ۚ فَاعْقِدْ عُقْدَةً
وَأَلْفِثْ فِيهَا وَعَلِقِ الْخَيْطَ فِي
عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ -

اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب چچک کی بیماری ظاہر
ہو تو نیلا تا گالے اور اس پر سورہ رحمن
پڑھا اور جے بار کہ توفیاً بی الآء ربکما
تکذبان پر پہونچے تو ایک گرہ دے
اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو
لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ
اس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

نامہائے اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارت گری و
زدی -

و سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ
الْكَهْفِ أَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ
وَالنَّهْبِ وَالشَّرَقِ -

اور میں نے حضرت والد سے
فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان
میں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری
سے آہی سے آخر تک دعا کرے۔

الرَّحْمَنِ بِحُرْمَةِ يَمَلِكُنَا مَكْسَلِينَ كَسَفُوطٍ ذُرْفُطُوسٍ
كَسَا فُطُيُوسٍ نَبِيُوسٍ يُوَانِسُ بُوَسٍ وَ كَلْبُهُمْ قُطْمِيرٌ
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ -

برائے حاجت روائی | وَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا أُعْثِرَ ضَمْتُ

اور میں نے حضرت والد
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

لَكَ حَاجَةٌ فَأَقْرَأْ بِهَا بِدِيعِ
الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعِ أَلْفَا
وَمِائَتِي مَرَّةً اِثْنًا عَشَرَ يَوْمًا
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ هَذِهِ
عَزَائِمُ أَجَازَتِي سَيِّدِي الْوَالِدُ
بِهَافِي جُمْلَةٍ مَا أَجَازَتِي۔

فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش
آوے تو یا بَدِيعِ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ
یا بَدِيعِ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک
کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا
اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں
تک تجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی
ہے مجملہ اور اعمال کے کہ جن میں مجھ کو اجازت
فرمائی ہے۔

نماز پرانے قضاے حاجات | اِقْضَاءُ الْحَاجَاتِ
الْمُهْتَمَرِ بِرُكْعٍ أَرْبَعٍ رُكْعَاتٍ
يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بَعْدَ اِنْفَاتِحَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ه
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَخَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
وَكَذَلِكَ نُفِي الْمُؤْمِنِينَ ه مِائَةً
مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ إِنِّي مَسْنِي
الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ه
مِائَةً مَرَّةً وَفِي الثَّالِثَةِ وَأَقْرَأُ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ بِصِيرِ

حاجات مشکہ کے برآنے کے واسطے
چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَخَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
وَكَذَلِكَ نُفِي الْمُؤْمِنِينَ کو سو
بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ
کے رَبِّ إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے
اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأَقْرَأُ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ بِصِيرِ

۱۔ صلوٰۃ الحاجت جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں
مذکور ہے پڑھنا اس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

منقول ہے - ۱۲

بِأَعْبَادِهِ مِائَةً مَرَّةً وَفِي الرَّابِعَةِ
يَا تُؤَاخِثُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
مِائَةً مَرَّةً ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ
رَبِّ اِنِّي مُغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةً
مَرَّةً۔

بِأَعْبَادِهِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت
میں بعد فاتحہ کے قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے پھر سلام
پھر کے رَبِّ اِنِّي مُغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ
سو بار۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں
آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور
مجھ کو تعجب آتا ہے اس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو فائدہ جلیلہ
حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی
ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے :-
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ
میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے گا قبول ہوگی اور حق

۱۔ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورۃ نون کے۔۔۔ یہ آیت لَوْ لَا أَنْ
تَذَارَكُنَّ نِعْمَتًا الْآیَتِہِ کے لکھا ہے کہ مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ الْآیَتِہِ کا پڑھنا تر یا ق مجرب ہے اور طریق اس کے پڑھنے
کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سو الاکھ بار بہیبت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن
ہما اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال
قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمحہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر
اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی
اور بظرف جلیل میں در ضمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادقؑ کا بیچ فضائل ان چاروں
آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے۔ ۱۲

یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سرخی الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت دعا کرنے اور مشائخ اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں نے باقسام متعدد ذکر کیا ہے آسان تر و طریقہ میں ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے۔

فَاَسْتَجِبْنَاكَ وَنَجِّنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ
اور جس کو شیطان باؤ لاکر ڈالے
یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے
بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰی
کُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ هٗ

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے
کہ اس کے کان میں سات بار اذان پڑھے
اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی
اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور
سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہواللہ الذی
آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے
آسیب جل جاوے گا۔

اور آسیب زدہ کے واسطے یہ

وَاَيْضًا يُؤْذِنُ فِيْ اُذُنِهٖ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ
وَالْمُعَوِّذَاتِ وَاٰیَةَ الْكُرْسِيِّ
وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ
وَسُوْرَةِ الصَّفٰتِ كُلِّهَا فَاِنَّ
الشَّيْطَانَ يَحْرُقُ۔

وَاَيْضًا يَقْرَأُ فِيْ اُذُنِهٖ

فَحَسِبْتُمْ إِلَىٰ آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ .

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجِعُونَ
فَتَعَالَىٰ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ بِمَا هُوَ آتِيهِ لَا يَفْضِلُ الْكَافِرُونَ ه وَ قُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ه
وَإِذَا يَقْرَأُ عَلَىٰ مَاءٍ طَاهِرٍ انْفَاحَتْ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَدَلِّ سُورَةٍ أَنْجِيَتْ
وَكُرِئَتْ بِهِ وَجْهًا فَإِنَّهُ يُفِيقُ وَإِذَا أَحْسَسَ بِالْجَنَّةِ فِي مَكَانٍ فَرَشَّ ه مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعْوَدُ إِلَيْهِ .

مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں ۔

عَمَّالٍ سَيِّبَ زَوْهٍ بَرَّكَ دَفْعُ جِنِّ الزَّخَانِ | قُلْ أُذِجِي إِلَىٰ أَنْتَ اسْتَمِعْ نَفْسُ
مِّنَ الْجَنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الْبُرْهَانِ فَأَمَّا إِلَيْهِ

لہ نواحی بمعنی اطراف ۱۲

بھی عمل ہے کہ اُس کے کان میں آخر سورہ
مؤمنون کی یہ آیتیں پڑھے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا
ہے اور تم ہماری طرف نہ لوٹناے جاؤ گے۔
اللہ پادشاہ برحق بلند ہے (شُرک وغیرہ سے)
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ عرش
کریم کا رب ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود
کو پکارے جسکی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو
تو اس کا حساب اسکے رب کے پاس ہوگا کہ وہ کافروں کو
فلاح یاب نہیں کرتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے رب
مغفرت اور رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل
ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور
آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے
منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجائے
گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہوں تو
اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں
چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آدے گا۔

وَلَنْ تَشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۚ وَأَنْتَ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَلَا وَلَدًا ۚ وَأَنْتَ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۚ وَأَنَا ظَنَنَّا
أَنْ لَّنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ

اور واسطے قریب ہونے شیطان
کے گھر سے اور اُن کے پتھر پھینکنے کے لئے
یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ
كَيْدًا ۚ اَوْ اَكِيدُ كَيْدًا ۚ فَمَهْلِ
الْكُفْرَيْنِ اَمْ هَلْهُمْ رُوْدًا
چار سوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس
پچیس بار پھر اُن کو گھر کے چاروں کونوں
میں ٹھونک دے۔

اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں
لکھے۔

اور عقیقہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے
ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ
آیت لکھے۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْآنًا سُوِّرَتْ
بِهٖ الْجِبَالُ اَوْ قُطِعَتْ بِهٖ الْاَرْضُ
اَوْ حُكِّمَ بِهٖ الْمَوْتٰى بَلْ يَلٰكُ الْاَمْرُ
جَمِيعًا ۚ پھر اس تعویذ کو اُس کی گردن میں
باندھے اور یہ بھی عقیقہ کے واسطے ہے کہ
چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت
کو پڑھے۔

وَلَا نَمَامُ الشَّيْطَانَ بِالْبَيْتِ
وَرَمِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هَذِهِ
الْآيَاتِ اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا
اِلٰى رُوْدًا ۚ عَلَى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرٍ
عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعَشْرِيْنَ
مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِى اَرْبَعَةِ
اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ۔

برائے دفع جن از خانہ | وَاَيْضًا يَكْتُبُ
اَسْمَاءَ اصْحَابِ الْكُهْفِ فِى جُدْرَانِ
الْبَيْتِ۔

بانجھ پن دور کرنے کیلئے | وَلْيُعْقِبْمَتَا
يَكْتُبُ هَذِهِ الْآيَةَ فِى رَقِ
الْعُزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ
الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِى عُنُقِهَا
وَلَوْ اَنَّ قُرْآنًا سُوِّرَتْ بِهٖ
الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيعًا ۚ وَاَيْضًا يَقْرَأُ
عَلٰى اَرْبَعِيْنَ قَرْنًا عَلٰى كُلِّ
وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كُتِبَتْ
اِلٰى نُوْرِهِ تَا كُلُّ كُلِّ يَوْمٍ وَاحِدًا

وَابْتَدَأْتُ مِنْ مَوْتٍ وَاقْتُ
فَرَاغَتْهَا مِنْ غُسْلِ
الْمَحِيضِ وَيُواقِعُهَا زَوْجُهَا
فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ -

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرِ لُجِّي يَغْشَاهُ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ
سَحَابٌ ظُلُمْتُ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ
لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللَّهُ لِنُورٍ أَمَّا لِنُورٍ نُّورِهِ

ف۔ مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پئے۔

وَأَلَّتِي تَمْلِصُ جَنِينَهَا
يَا خُذْ خَيْطًا مَّعْصُفًا عَلَى
مُقَدَّارِ طُولِهَا وَاعْقِدْ عَلَيْهِ
تِسْعَ عُقَدٍ يَنْقُتُ فِي كُلِّ مَنِهَا
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِإِلَهِ
إِلَى مُحْسِنُونَ هُوَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ إِلَى آخِرِهَا -

برائے اسقاط جنین | اور جو عورت بچہ
اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تانگا کسم کارنگا اس
کے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگاؤ
اور ہر گرہ پر دو اَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ
إِلَّا بِإِلَهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَلْهِ فِي ضَبْطِ مِمَّا يَمْكُرُونَ
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ
هُمْ مُحْسِنُونَ ہ اور قل یا ایہا
الکافرون پڑھے اور پھونکے۔

برائے دروزہ | اور جس عورت کو دروزہ
یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے
تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے: وَأَلْقَتْ

وَأَلَّتِي ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ
فِي رُقْعَةٍ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْهُ
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ إِيَّاهَا

أَشْرَاهِيًا وَيُلْقِ الرُّقْعَةَ فِي
تَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فِجْدِهَا
السُّرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سُرِيْعًا قُلْتُ
حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الذَّرِّ الْمَنْشُورِ
عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةُ
دُعَاءُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ
يَا حَيُّ قَتِلْ كُلَّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ۔

مَا فِيهَا وَتَحَلَّتْ هَذِهِ وَذَنْتَ لِرَبِّهَا
وَحَقَّقْتُ هَذِهِ أَهِيًا أَشْرَاهِيًا اُورِس
پرچے کو پاک کپڑے میں پیٹے اور اُس کی
بائیں ران میں باندھ دے تو وہ جلد جئے گی
میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی
کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش رضی اللہ
عنه یہ کلمہ یعنی اِہیّا اِشْرٰہیّا اُورِس یعنی
السلام کی دعا ہے معنی اُس کے یہ ہیں کہ اے
زندہ قیل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز

ف۔ مترجم کہتا ہے اِہیّا بکسر ہمزہ وَاَشْرٰہیّا بفتح ہمزہ وشیین لفظ یونانی
ہے یعنی وہ اذلی کہ کبھی اُس کو زوال نہیں اور اِشْرٰہیّا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم
علمائے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک
شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جئے۔

وَالَّتِي لَا تَلِدُ إِلَّا أُنْثَىٰ يَكْتُبُ
قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ عَلَى الْخَبْلِ ثَلَاثَةَ
أَشْهُرٍ عَلَى رِقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ
وَمَا رَأَى الْوُرُودَ هَذِهِ الْآيَةَ اللَّهُ
يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٍّ وَمَا تَغِيضُ
الْأَرْحَامُ وَمَا تَزِدُّهُ وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةُ الْكُبْرَى الْمُتَعَالَى
وَهَذِهِ الْآيَةُ يَا زَكْرِيَّا إِنَّا
نُبَشِّرُكَ الْآيَةَ نَسْمُكَ يَكْتُبُ بِحَقِّ

برائے نہنے کہ فرزند زینہ زاید اور جو
عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل
پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی جھلی
پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو کھجے
اللہ یعلم ما تحمیل کل انثی و ما
تغیض الارحام و ما تزددادہ و
کل شیء عندہ بمقدارہ عالم
الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال
اور اس آیت کو کھجے یا زکریا انا
نبشروک بعلامن اسمائیحی

مَرْيَمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا طَوِيلَ
الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ -

وَاخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ
لِلْعُقُلَةِ لَا يَعِيشُ لَهَا وَكَدُّ
يَا خُذْنَا نُحْوَاهُ وَالْفِلْفِلَ الْأَسْوَدَ
وَيَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهْرِ
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً سُورَةُ
الشَّمْسِ بَيِّنًا كُلُّ مَرَّةٍ بِالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُخْتَمُ بِهَا تَأْكُلُهَا الْمَرْأَةُ كُلَّ
يَوْمٍ مِنْ حَمْلِهَا إِلَى فِطَامِ
الْوَلَدِ -

وَاخْبَرَنِي أَيْضًا لَلَّتِي لَا تَلِدُ
إِلَّا اُنْثَى أَنْ يَخْطُ خَطَا مُسْتَدِيرًا
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ
مَرَّةٍ يَقُولُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ
يَا مَتِين -

ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْكَلَامِ الْأَوَّلِ
فَنَقُولُ مِنْ ذَلِكَ الْعَزَاءِ

بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا
طَوِيلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ -
پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔
برائے زلے کہ فرزندش نہ زید | اور اس

شخص نے جس پر محکوم اعتماد ہے خبر دی کہ
جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو
اجوائن اور کالی مرتے دو دنوں چیزوں پر
دو شنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ
والشمس پڑھے ہر بار دودھ پڑھ کر شروع
کرے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز
عورت کھایا کرے حل کے دن سے لڑکے
کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند زریہ | اور یہ بھی اسی
شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے
پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار بار انگلی
کے پھرنے کے ساتھ یا مَتِين کہے۔

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ پھر ہم رجوع
در ہندی دان و ٹھیا گویند کرتے ہیں پہلے

۱۔ مقلاتہ یا لکسر زنی کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص

۲۔ گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

لِلصَّبِيِّ الَّذِي أَصَابَهُ عَيْنٌ
عَائِسَةٌ تَجْتَطُّ خَطًّا مُسْتَدِيرًا
بِالسَّكَّينِ وَهُوَ يَفْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
وَهَذِهِ الْآيَاتِ وَقُلْ جَاءَ
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زُهُوقًا وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ
لِيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ هُوَ يَحْوُلُ اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَاتِ مِنْ شَرِّ
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ
لَا مَسَئَةَ يَا حَفِظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ
يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ ج
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ يَرْكُزُ
السَّكَّينَ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ
وَيَقُولُ رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ
أَعَائِسَتِهِ ثُمَّ يَسْتَرْهَا تَحْتَ
صَحْفَةٍ أَوْ قَعَبٍ

کلام کی طرف تو کہتے ہیں اُن ہی عزیمتوں سے
یعنی جن کی والدہ ماجدہ سے اجازت ہے یہ عمل
ہے اُس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے
والی عورت کی نظر لگ گئی اُس عورت کو
ڈانٹ اور ٹنھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر
چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں
کو پڑھتے ہوئے: وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زُهُوقًا وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ هُوَ يُرِيدُ
اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ هُوَ يَحَقِّقُ
الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ هُوَ يَحْوُلُ اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ پھر یہ
دعا پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الثَّمَانَاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَسَئَةَ يَا حَفِظُ
يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمْ
اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پھر چھری
کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ میں نے

چھری ٹھونک دی نظر لگانے والی کے دل میں پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا تعب

وَإِيضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ
أَوِ اسْتَجِرْ يَا فُلَانٌ وَدَعَا
بِاسْمِهِ وَقَتَّ حِكَايَتَهُ عَنْ
نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ

وَإِيضًا إِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ
وَالْعَائِنُ أَمْرًا أَنْ يَغْمِلَ وَجْهَهُ
وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةً
إِذَا رَاةً فِي إِنَاءٍ وَصَبَّ ذَلِكَ
الْمَاءُ عَلَى الْمُعْيُونِ بَرَاءً مِنْ
سَاعَتِهِ قُلْتُ أَخْرَجَ مَا لَكَ
فِي الْمُوَطَّأِ أَمْرًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيبًا مِنْ
هَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ -

کے نیچے یعنی طباق کے نیچے۔
برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جو
نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلا نے
اور اُس کا نام لے کر پکارے نظر لگانے کے
وقت یا اُس وقت جب خود اُس کا ذکر
کرے تو اُس کا اثر باطل ہو جائے گا۔
برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جب
نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے
تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں
پانوں اور اُس کی شرمگاہ کو دھونے کو کہے
ایک برتن میں اور اُس پانی کو اُس پر چھڑکے
جس کو نظر لگی تو اُسی دم اچھا ہو جاوے میں
کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر
لگانے والے کو اسی طرح کے مانند حکم کیا یعنی شرمگاہ
وغیرہ کے دھونے کا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی
اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے درخواست
کے کہ منہ وغیرہ دھودیکے تو دھودینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اس
کا بُرا ماننا عبث ہے اور روایت ہے کہ عثمان نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا
اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے۔

لہ کالامیکا لڑکوں کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی میں ثابت ہے ۱۲

مترجم کہتا ہے کہ یہ جوڑ کے کے کالائیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم۔

وَ اَيْضًا اِذْ رَعِيَ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلَاثَةً اِذْ رَعِيَ وَ اَتْرُكُهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ ثُمَّ اقْرَأْ هَذِهِ الْعَزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ اِذْعُ ثَانِيًا فَإِنَّ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكِّرِ الْعَمَلَ ثَلَاثًا يَذْهَبُ أَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ تَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ أَوْ فُلَانٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ بِعِزِّ اللَّهِ وَ بِسُورِ عَظَمَتِهِ وَ جَبَرِ اللَّهِ بِمَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِلَى خَيْرٍ خَلَقَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ أَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا أَدُوْنِيَا أَضْيَاثُ إِلَّا شَذَايَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ شَهَتْ بَهَتْ اِنْتَهَتْ بِاقْنَطَاعِ الْجَا بِالْذِي لَا يَقْوَى عَلَيْهِ اَرْضُ وَلَا سَمَاءُ اِنْ اُخْرِجِي يَا نَفْسُ السُّوءَ مِنْ فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمُضْيِقِ وَ جُعِلَ يُوْسُفُ فِي الْبَحْرِ طَرِيقٌ وَ الْاَفَانْتُ بَرِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَ اللَّهُ تَعَالَى بِرَحْمَتِكَ اُخْرِجِي يَا نَفْسُ السُّوءَ مِنْ فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ بِأَلْفِ أَلْفٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ هُوَ اللَّهُ الْقَمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ هُوَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا اُخْرِجِي يَا نَفْسُ السُّوءَ بِأَلْفِ أَلْفِ اَحْوَلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَ نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ هُوَ لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْنَا خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ هُوَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ هُوَ اَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

ایضاً برائے چشم زخم | اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگاتین ہاتھ ناکالے اور اس کے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمٹ علیک سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اُس تاگے کو دوسری بار ناپ سوا گر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اُس کو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورۃ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانہ کے اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔

برائے مسحور مریض | اور جس پر جادو کا

مالوس العلاج | اثر ہو اور اُس

بیمار کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں

کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں

یہ اسم لکھے: یا حی حین لا حی فی دیوۃ

ملک و بقاء یا حی پھر اُس کو پانی

نے دھو کر چالیس دن پیے۔ میں کہتا ہوں

میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر

سورۃ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ | اور جس کی کوئی چیز کھوئی

جادے پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس^{۱۱۹}

بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

وَلِلْمَسْحُورِ وَالْمَرْيُوسِ

الَّذِي أَغْبَا الْأَطِبَّاءُ مَرَضُهُ

يَكْتَسِبُ فِي إِنَاءٍ صِبْنِي أَيْضَ

يَا حَيَّ حِينَ لَا حَيَّ فِي دِيْمُومَةٍ

مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيَّ فَيَمْحُوهُ

بِالْمَاءِ وَيُشْرِبُ إِلَى أَرْبَعِينَ

يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ سَيِّدِي

الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ۔

وَمَنْ ضَاعَ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ

يَا حَفِیْظُ مِائَةً مَرَّةً وَتِسْعَ عَشَرَ

مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَتَقْصَانٍ

۱۱۹ یعنی اے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

ثُمَّ قَرَأَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ تَكُونُوا
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ إِلَى
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةٍ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
ضَائِلَتَهُ

وَلَمَّا عَرَفْتَ السَّارِقَ يَتَقَابَلُ
اِثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِثْرَيْنِ
بَيْنَهُمَا وَيَحْمِلَانِهِ بَيْنَ
اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ
اسْمَ الْمُتَّهِمِ فِي الْاِثْرَيْنِ وَيَقْرَأُ
سُورَةَ يَسَّ إِلَى مِنَ الْمَكْرُمِينَ
فَإِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَرَقَ دَارَ
الْاِثْرَيْنِ فَإِنَّكُمْ يَكْدُرُ فَلَْيُمْحَرْ
اسْمُهُ وَلْيَكْتُبْ اِسْمُ غَيْرِهِ
وَهَكَذَا حَتَّى يَكْدُرَ قُلْتُ
وَيَجِبُ عَلَى مَنْ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ
بِأَمْثَالِ هَذِهِ أَنْ لَا يَجْزِمَ
بِسَوْقَتِهِ وَلَا يُشَبِّعَ فَأَحْشَنَهُ بَلْ
يُشَبِّعِ الْقَرَأَيْنِ فَإِنَّمَا هِيَ طَرِيقُ
اِتِّبَاعِ الْقَرَأَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ تَكُونُوا
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَنَكُونُ فِي
صَحْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۞ ایک سو انیس بار پڑھے
تو حق تعالیٰ اُس کی گم ہوئی چیز کو اُس کے پاس
پھیر لا دے گا۔

برائے شناختن دزد اور چور کے پھانسنے
کے واسطے دو شخص آئے سامنے بیٹھیں اور
بہنی کو اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور
اُس کو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں
اور جس پر چوری کی تہمت ہو اُس کا نام بہنی میں
لکھے اور سورۃ یس کو من المکرمین
تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہو گا تو بہنی
گھوم جاوے گی پھر اگر نہ گھومے تو اُس کا نام
مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک
پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے
یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص
یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو
تو اُس پر واجب ہے کہ اُس کے چرانے پر یقین
نہ کرے اور اُس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی
پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک
طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں
فرمایا اور نہ پیچھے پڑا اُس چیز کے جس کا تجھ کو

یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاوے گا۔

برائے پردہ گریمختہ | اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورۃ فاتحہ اور آیتہ الکرسی کو کچھ پھر اللہم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ : اَوْ كُظِّلِمَتْ فِي بَحْرِ حِجِّي يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ طَلَمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ اِذَا اَخْرَجَ يَدَكَ لَمْ يَكُنْ يَكْدِيْرًا هَاوٍ مِّنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَكَ نُورًا فَمَا لَكَ مِنْ نُّوْرٍ اَوْ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۚ وَاللّٰهُ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ مَّحِيطٌ ۚ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۚ پھر یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ سَخِرَكَ

وَ اِذَا اَبَقَ لَكَ ابْنٌ فَالْتَبَّ فِيْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِیْ غِطَاءٍ وَاَتْرُكْهُ فِیْ بَیْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعُ بَیْنَ تَحْرِیْنٍ وَهِيَ الْفَارِخَةُ وَ اِیْتِ الْکُرْسِیَّ ثُمَّ اَلْتَبَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ فَاَجْعَلِ اَللّٰهُمَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ وَمَا فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدٍ لَّكَ فُلَانِ ابْنٍ فَلَا نَتَّ اَصِیْقَ مِنْ خَلْقِهِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مُوْلَدٍ اَبْرَئِمَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ثُمَّ اَلْتَبَّ اَوْ كُظِّلِمَتْ فِيْ بَحْرِ حِجِّي اِلَى قَمَالٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى یَوْمٍ یُّبْعَثُونَ ۚ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَ نَسِيَ خَلْقَهُ ۚ وَاللّٰهُ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ مَّحِیطٌ ۚ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۚ ثُمَّ

اللہ معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کیلئے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہوئے کیلئے درود شریف لکھ دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھوٹی وغیرہ پڑھ کاوے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد

وعلی آل محمد وبارک وسلم الف الف مرة والف الف ذرة - ۱۲ ق

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ
هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَمَحْبِبِهِ وَسَلِّمْ وَأَنْ تُرَدَّ الْعَبْدُ
إِلَى مَوْلَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ -

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ يُبْرِجَ اللَّهُ
حَاجَتَكَ فَأَقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ
بِأَنْ تُوَصِّلَ مِنْهُمُ الْبَسْمَلَةَ بِلَامٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمٍ
الْأَحَدِ بِلَيْتٍ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَ
فَرْضِيهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْيَوْمِ
الثَّانِي سِتِينَ وَهَكَذَا تَنْقُصُ
كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ
السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةٍ -

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرَى فِي
مَنَامِكَ مَا فِيهِ مَخْرَجٌ مِمَّا أَنْتَ
فِيهِ مِنَ الضَّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ
ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ عَلَى يَمِينِكَ وَأَقْرَأْ
وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

ترجمہ:۔ الہی میں تجھ سے ان آیات کے وسیلہ
سے تیرے نبی محمدؐ اور انکی آل و اصحاب پر
نزول رحمت و سلامتی کی درخواست کرتا ہوں
کہ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اس
فرار شدہ غلام کو اس کے آقا کے پاس
پہنچا دے۔

برائے انجام حاجت اور جب تو چاہے
کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۃ فاتحہ
کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے
ملاوے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور
فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار
اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور
تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز
دس دس بار کرتا جاوے یہاں تک کہ پہنچے
کے دن دس بار پڑھے۔

طریقہ استخارہ اور جب تو چاہے کہ اپنے
خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری خلاصہ
ہے اس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر
اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو دہشتی کرو
پر لیٹ اور سورۃ الشمس کو سات بار اور
سورۃ واللیل کو سات بار اور قل هو اللہ
سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل هو اللہ

سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَلُ
قُلْ هُوَ اللَّهُ سُورَةُ التَّيْنِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اللَّهُمَّ
ارِنِي فِي مَنَاحِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ
لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا
وَأَرِنِي فِي مَنَاحِي مَا أَسْتَدِلُّ
بِهِ عَلَى إِجَابَةِ دَعْوَتِي فَإِنْ
رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَالْأَفْعَلُ
مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلِ الثَّانِيَةِ
فَإِنْ رَأَيْتَ وَالْأَفْعَلُ فِي الثَّالِثَةِ إِلَى
السَّابِعَةِ لَا يَعْدُ وَهَذَا الْأَمْرَانِ
شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَزَّ بِهَا جَمَاعَتُهُ
مِنْ أَصْحَابِنَا -

کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا
آیا ہے۔ پھر یوں کہے خداوند مجھ کو میرے
خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور
میرے اس حال میں کشادگی اور خلاصی کر دے
اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس
سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو درپا
کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب
میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا
اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کر سو
اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد
اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر
ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں
کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا اس
عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

رُقِيَّةُ الْحَمُومِ أَنْ يَكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلَى عَصِدٍ ۖ يَبْرَأُ سَرِيعًا بِأَذْنِ
اللَّهِ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ بِرَأْوَةٍ مِنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ إِلَى أُمِّ مِلْدَمٍ ۚ إِنَّ تِي تَأْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ
الْعَظْمَ ۚ أَمَّا بَعْدُ يَا أُمِّ مِلْدَمٍ ۚ إِنَّ كُنْتَ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ وَإِنْ كُنْتَ يَهُودِيَّةً فَبِحَقِّ مُوسَى الْكَافِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ وَإِنْ كُنْتَ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيحِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۚ أَنْ لَا أَكَلْتُ يَفْلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتُ
لَسَدًا مَّا وَلَا هَشِمْتُ لَسَ عَظْمًا ۚ وَتَحَوَّلِي عَنْهُ إِلَى مَنْ اتَّخَذَ مَعَ اللَّهِ
إِلَهًا آخَرَ ۚ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ وَالْأَفْعَلُ ۚ فَانْتَ بِرُقِيَّتِكَ مِنْ

اللّٰهُ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بِرَبِّیْ مُنْتَكَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَلِعَمَّ الْوَكِیْلُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

افسوںہائے تپ | جس کو تپ آتی ہو اس کا افسوں یہ ہے کہ ایک کاغذ میں
لکھے اور اس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ
سے آخر تک لکھے۔

ف۔ اُمِّ مِلْدَمِ عرب کی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلان بن
فلانہ کے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

وَاَيْضًا يَكْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ
صَلَاةِ الْعَصْرِ سُورَةَ الْمُجَادَلَةِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ
ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ
تین بار پڑھے تپ ولے پر۔

وَلِيَمِّنْ بِهَا الْخَنَازِيرُ يَعْقِدُ عَلَى سَيْرٍ مِّنَ الْأَدْوِيَةِ عَلَى مَقْدَارِ طُولِ
الْمَرِيضِ إِحْدَى وَارْبَعِينَ عُقْدَةً يَنْفُثُ فِي كُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمْوَدُ بُنُورِ اللّٰهِ وَقُدْرَةُ اللّٰهِ وَقُوَّةُ اللّٰهِ وَعَظَمَةُ
اللّٰهِ وَبِرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَفِّ اللّٰهِ وَجَوَارِ اللّٰهِ وَأَمَانِ اللّٰهِ
وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصَنِيعِ اللّٰهِ وَكِبَرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ
وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ مَا أَجِدُ -
برائے خنازیر | اور جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے

۱۔ معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لئے
یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے اُقْلُنَا يَا نَارَ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا
عَلَىٰ رُبِّكَ رَهِيمٌ ط اور پیٹے کے لئے بیماری دفع ہونے کے لئے مَسْلَامٌ قَوْلًا
مِّنْ رَبِّكَ رَهِيمٌ ط ۱۲

قد کے برابر ہوا کتا لیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔
وَبِمَنْ ظَهَرَتْ عَلَى بَدَنِ الْحُمْرَةُ يَرْقِيهِ بِهَذَا الدُّعَاءِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيُسِيرُ بِالسَّيِّئِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ
الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّةِ
اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَ ثَلَاثُ جُنُودٍ
مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتُهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ
لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا لَكَ مِنْ مَّجَاءٍ وَمَا لَكَ مِنْ ظَهَائِرٍ
بِسْمِ اللَّهِ وَبِالْتَّائِ الطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ
مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتَرِيكَ لِأَحْوَلِ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
أَعْمَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ۔

برائے سرخ بادہ | اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس
دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَبِمَنْ يَشْكُو بَصَرَهُ يَقْرَأُ هَذَا الْآيَةَ فَكُشِفْنَا عَنْكَ
غِطَاءُكَ فَبَصُرَكَ الْيَوْمَ حَدِيثٌ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ۔
برائے ضعف بصر | اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت
پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے۔ فَكُشِفْنَا عَنْكَ غِطَاءُكَ فَبَصُرَكَ
الْيَوْمَ حَدِيثٌ

برائے صرع | اور جو مرگی میں مبتلا ہو
تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں یکشنبہ

وَبِمَنْ ابْتَلَى بِالصَّرَعِ
يَا حُذِلْتُوْحَامِنَ ابْتَحَاسِ

فَيَنْقُشُ فِيمَا أَوَّلَ سَاعَتِهِمْ
يَوْمَ الْآخِرِ فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا
قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ
إِنْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ
الْآخِرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ
عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ
يَا مُذِلَّ وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ

کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک
طرف یہ کھدوا دے : یا قَهَّارُ أَنْتَ
الَّذِي لَا يُطَاقُ إِنْتِقَامُهُ يَا
قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے
يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ
عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلَّ اور
اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی
اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر
مختصر ہے۔

نویں فصل

آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اُس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں
نکلے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم
حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی
سے ڈراویں جب اُن کی طرف پلٹ جاویں
شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور
عمدہ غرض فقہیت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُن کا بھڑاویں۔ اور ڈرانے کو اس واسطے
خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے
اس پر کہ تفقہ اور تہذیب و کفر کا یہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گائوں میں چند لوگوں پر
علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر
بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت
سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے
اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھنڈے سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف
جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو۔

مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا

نظم

علم کز تو ترانہ بستاند
نہ بدایا لعنت است برابلیس
بل بدایا لعنت ست کاندردین
الْعَالِمُ الْكَرِيمُ الَّذِي
يَكُونُ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى الْأُمُورِ -

جہل ازاں علم بہ بود صد بار
کہ نداند ہمیں یمین دیسار
علم داند بعلم نہ کند کار
عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور
مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت
کرے چند امور پر -

ازاں جملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہاں بیان فرمائے -

مِنْهَا أَنْ يُدْرَسَ الْعِلْمُ مِنَ
التَّفْسِيرِ وَالحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَ
السُّلُوكِ وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِ
وَالصَّوْفِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَشْغَلَ
بِالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ -

منجملہ اُن امور کے جن کی محافظت عالم
ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم
کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور
سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے
اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول
اور منطق میں مشغول رہے۔ حق تعالیٰ نے
سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس
نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا اُن ہی میں
سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہیں تلاوت
کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا
ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب یعنی
قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن
اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط
میں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو

اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوتے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے۔ اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں۔ مولاناؒ نے حاشیے میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے

وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ | اور تدریس میں جس کی مراعات
مُرَاعَاةُ أَشْيَاءَ شَرَّحَ الْغَرِيبَ لُغَةً | واجب ہے چند چیزیں ہیں۔

(۱) شرح غریب کرنا یا اعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے۔
وَالْعَوِيصِ الْمُغْلِقِ نَحْوًا | (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد

نحویہ کے اُسکو بیان کرے
یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو
اُس کو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے۔

وَتَوْجِيهِ الْمَسْأَلِ بِأَنْ | (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر
يُصَوِّرَهَا بِأَلَمْثَلَةِ الْجَزْءِ حَيْثُ | کرنا کہ اُس کی صورت باندھ دے جزئی
وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا | مثالوں سے اور ان کا حاصل بیان کرے۔

یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف صاف عبارت سے ان کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ ان کا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجاوے۔

وَتَقَرِّيبِ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلِ
النَّتِيجَةِ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمَقَدِّمَاتِ
بَعْضِ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي
بَعْضِ -

(۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر
کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے
بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے
بعض مقدمات کے بعض میں۔

یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح
رواں کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو
اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل
ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سَوَاقِ دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو۔

وَقَوَائِدُ الْقِيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ
وَالْقَوَائِدُ الْكَلِّيَّاتِ -

(۵) اور قوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات
اور قوائد کلیہ میں۔
یعنی تعریف اور قاعدے میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع
غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت
نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے
مذکور ہوا کہ ذوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں
اور اسی طرح سے قوائد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب
العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیبؓ کے
مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العنریزیۃ۔

دَوَجُوهُ الْخَصْرِ فِي التَّقْسِيمَاتِ -

(۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصہ کے بیان کرنا
یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے۔

وَدَفْعُ الشَّبَهَاتِ الظَّاهِرَةِ
مُخْتَلِفِينَ يُرَى أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَاتَانِ

(۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے
دو مختلف مذہب یا توجہ یا عبارت کا مشتبہ

۱۵ یعنی خطوط اور اشارات اور متارے میلوں کے اور عقود یعنی انگلیوں سے گنتا ۱۲

أَوْصَتْ بِهَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا
مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَ
التَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ -

خیال میں آنا یاد و مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا۔

یعنی اگر دو مذہب یا دو توجہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں
بتقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف
گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں
کا بدلت مطابقی ہو یا ایک مطابق اور دوسرا تضمتی یا التزامی۔

وَكَلُّهُمْ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ
كَاسْتِدْرَاكِ ذِكْرِ الْأَخْفَى وَ
الْبَرَاهِينِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرَى
وَسَلْبِ الصُّغْرَى -

اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم
آنا اس کا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے
استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا و علیٰ ہذا القیاس
عدم جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں
ممتنع ہے۔ چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالب
ہونا صغریٰ کا۔

مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلافاہ
اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ ناری تعریف میں کہنا اسطقیس فوق الاسطقیسا

أَوْ قَادِحٍ فِي التَّوْجُّهِ وَالْإِنْدِرَاجِ
أَوْ مُخَالَفَتٍ بَعِيَارَةٍ أَوْ خُضْرَى
أَوْ يَكْلَامٍ رِصَامٍ مِّنَ الْأَيْمَتِ -

یاد دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں
لزم کا اور قیاس اقترائی میں اندراج کا قاض
ہے یاد دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری
عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے۔

وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب
کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی توجہ کرنا
چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے میں نظر آتا ہو اور اس کا

مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے لہذا صرح المصنف
قدس سرہ فی رسالۃ آخری۔

فَالْعَالِمُ لَا يُفِيدُ تِلَاوَتَهُ
فَاعِدَةً تَامَةً حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ
هَذِهِ الْأُمُورَ ثُمَّ يُدَبِّرُ عَلَيْهَا
فِي دَرَجَةٍ۔

تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ
کا افادہ نہ کرے گا جب تک اُن سے ان
امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور
پر اثنائے درس میں آگاہ کرتا جاوے۔

ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گی یا معقول
محسوس ہو گیا۔

وَمِنْهَا أَنْ يُلْقِيَ الْأَشْغَالَ
وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا بِالتَّفْصِيلِ
وَلَيْكُنْ لَكَ وَقْتُ يَجْلِسُ
فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِمْ
يُلْقِي عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ
مُحِبَّتَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَنُتِمُ إِلَّا بِالِاسْتِطَاعَةِ
لِمُسْكِنَتِهِمْ إِلَّا سِتِطَاعَةً
بِسُرَّةٍ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الْقُحُوبَةُ
الْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا
وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ وَالْجِبَالُ إِشَارَةٌ فِي
قَوْلِهِ تَعَالَى وَيُزَكِّيهِمْ۔

اور مجملہ اُن امور کے جن کی محاطیت
عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طر
کی تلقین کرے اور ہم نے اُن کو بتفصیل
تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس
کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس
میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف
متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس
واسطے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر
استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے
استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی
یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے
اور رغبت دلانا اشغال پر قول ہے اور
فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم
اور اُسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت
صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے

اس قول میں دیکھ گئے ہیں یعنی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتے ہیں۔
اپنے انوار صحبت سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں
کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت کے حق تعالیٰ
نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ
دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ
گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت
پہونچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان
کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمان کی
وعظ اور نصیحت اور ہم کو روایت پہونچی ہے
سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی
اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے
میں اور ہم کو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ
کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے
تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ
قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت
کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع
میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ رضی
میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے

وَمِنْهَا أَنْ يَتَحَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّ نَفَعَتِ
الَّذِي كَرَاهِيهِ وَيُجْتَنِبُ الْقَصَصَ
فَقَدْ رُوِيَ فِي الْأُصُولِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا
يَتَحَوَّلُونَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيَ
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ
الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَ أَنَّ
الْأَصْحَابَ كَانُوا يُخْرِجُونَ
الْقَصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ
فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ
مَوْعِظَةٍ وَأَنَّكَ مَذْمُومٌ
وَأَنَّهَا مُحْمُودَةٌ -

تختے اور وعظ اور نصیحت محمود اور
پسندیدہ ہے۔

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔

توقصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال
یا اُس کے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو
بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے
اُس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتنی بار
سنت کا خوگر کر دے بلکہ مقصود اظہار زیادت
آوری اور عجوبہ گفتاری اور لوگوں میں متانت
ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایت
اور بر محل مثل گوئی سے۔ خلاصہ کلام یہ
کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری
امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان
کریں گے۔

فَالْقَصَصُ هُوَ أَنْ يَذْكُرَ
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ الشَّادِرَةَ
وَيُبَايِعَ فِي فُضَائِلِ الْأَعْمَالِ
أَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصِدُ
فِي ذَلِكَ تَدْرِيجٌ تَلْقِيْنُهُمْ
السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنُهُمْ بِهَا بِلِ
التَّشْدُقِ وَالْإِعْجَابِ وَالْتِمِيزِ
عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ
إِيرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَ
بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا
أَمْرٌ مِنْهُمْ وَسَنَعْقِدُ لَهُ فُضْلًا۔

شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات ادا
قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس
طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے
کان بہرے ہو جا دیں ایسی ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت
میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے بالوں
نے نہیں سنی ہوں گی تو ان کی صحبت سے آپ کو بچاؤ اور دور رہو۔

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوءِ
وَالصَّلَاةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِي
وَيْلٌ لِلْعَوَاقِبِ مِنَ الْمَنَارِ
وَلَا يَتَمُّ الطَّمَانِينَةَ فَيَقُولُ
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَ فِي
اللباسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّكُنْ مِنْكُمْ
أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ أُولَئِكَ هُمُ
الْمُقْلِحُونَ ۚ وَالْآدَابُ فِيهِمَا
السَّرَفُ وَاللِّينُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ
وَالشَّدَّةُ شَأْنُ الْأَمْرَاءِ وَالْمُلُوكِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ -

اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ
اگر دیکھے کسی کو کہ پالوں کو پورا نہیں دھوتا
ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو
دورخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانیت
نہیں کرتا تو کہے کہ پھر پڑھو کہ البتہ تو نے
نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پوشاک
اور گفتگو اور ان کے سوا اور امور میں امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ
فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت
الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام
خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ
رستگار قلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر میں تلمطف اور نرم کلامی آداب
ہے اور سختی اور جھڑپ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
جادلہ کر ان سے اس طریقہ پر جو نیک تر ہے۔

یعنی تلمطف اور نرمی سے۔

وَمِنْهَا مَوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ
وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقُدْرِ الْأَمْكَانِ
فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا كَانَ لَهُ
إِخْوَانٌ مُوَافِقُونَ حَرَضَهُمْ

اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور
حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر
امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اسکے برادران
دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو ان

وَحُشِّنَهُمْ عَلَى الْمَوَاسَاةِ فَإِذَا
وُجِدَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ
مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ
فَلَا تُشَكَّنُ أَنْتُمْ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ
وَالرُّسُلِ وَأَنْتَ الَّذِي يُدْعَى
فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنْتَ الَّذِي
يَدْعُوكَ خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى الْخِيَتَانِ
فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ
فَلَا زَمُّ لَا يَفُوتُكَ فَإِنَّ
الْكِبْرِيَّتِ الْأَحْمَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کو تحریریں اور ترغیب دلاوے اُن کے ساتھ
سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل
مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز
شک نہ کرنا اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین
ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں
عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو
خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک مچھلیاں پانی
کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں
وارد ہوا ہے تو اسے مخاطب اُس کا ساتھ
نہ چھوڑیو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت
ہو جاوے اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت
احمر اور اکبر اعظم ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری
فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور
طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا بِعَنِ
میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ
کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور
یہی اصل ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی
تکبیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بُعِثَ
فِي الْاَوَّلِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ وَلِهَذَا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ
اس آیت کو لائے۔

اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت

وَأَعْلَمُ أَنَّ كُلَّ مَنْ انْتَصَبَ

۱۔ فضل العالم علی العابد کفضل علی ادنا کم الحدیث ۱۲ صحیح سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مَنْصَبٍ اِنْهَذَا يَتِي وَالِدٌ مُّوَكَّلٌ
اِلَى اللّٰهِ مَتَى مَا اَخْلَفَ فِي شَيْءٍ مِّنْ
هٰذِهِ الْاُمُورِ فَارْتَفَعَتْ ثُلُمَاتُ
حَتَّى يَسُدَّهَا۔

الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل
انداز ہوگا کسی امر میں امور مذکورہ سے تو اس
میں رخنہ ہے تا اینکه اس کو بند کرے یعنی اس
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو۔

ف۔ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو
والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت
والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔

وَاِنَّا اَوْصِیْ طَالِبِ الْحَقِّ
بِاُمُورٍ مِّنْهَا اَنْ لَاْ یُضْحَبَ
الْاَغْنِیَاءُ اِلَّا بِدَفْعِ مَظْلَمَتِهِ عَنِ
النَّاسِ اَوْ بَعَثَ عَامَّتِهِمْ عَلَى
الْخَیْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِیْقِ
بَيْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالِّهِ عَلَى
ذَمِّ مُّحَبَّتِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا یُحِبُّهُمْ
كَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ۔

آدریں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو
چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امرا
سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے
ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے
واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے
ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت ملوک
کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور در بیان
اُس کے اکثر علمائے صالحین نے ان کی
صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض
دفع ہوتا ہے۔

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم
یتصوف فقد تقشف ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کیا پس
بلاشبہ زندیقی ہو یعنی ٹھیکٹ کافر اس لئے کہ اس میں نہیں ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی
فقہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پچا کا ملا ہے اور جس نے
جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلاشبہ محقق ہوا۔ ۱۲ ق۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ
الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِينَ
وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ
وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ
وَلَا الْعُلَاةَ مِنَ أَصْحَابِ الْمُحَقُّوْلِ
وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا
مُزَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا التَّوَجُّهَ
إِلَى اللَّهِ مُنْصَبِّغًا بِأَلْوَانِ نُورِهِ
مُزَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَّبِعًا لِحَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَثَارِ أَصْحَابِهِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا
وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ
الْمُحَقِّقِينَ الْمَأْثُورِينَ إِلَى الْحَدِيثِ
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعُقَاةِ
الْمَأْخُودَةِ مِنَ السُّنَنِ النَّاطِرِينَ
فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ
وَالنَّصُوفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً
عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنْ
اتَّصَفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ -

اور ازاں جملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت
نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان
عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد
ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقر سے عداوت
رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو
منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں انحراف
کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم
صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان
میں حالات بلند میں دو بابت مصطفویہ
میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا
متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور
بیان کا طلب کرنے والا ان فقیہان
محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف
مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے
کلام سے جن کے عقائد ماخوذ ہیں سنت
سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق نزاع
اور عدم لزوم کے ان اصحاب سلوک کے
کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے
تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور
نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھ کر
اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو
متصف بصفات مذکورہ ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے مروج پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان

کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

نخست موعظت پر صحبت این سخن ست کہ از مصاحب نا جنس احتراز کنید
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

خیالات نادان خلوت نشین بہم برکت دعا قبت کفر و دین
اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم
دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متروک یا
منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو
کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر دارشہداء و ابرار
ہے۔ ایسے فرد کامل کی صحبت کمیا کے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے ہم
کو نصیب کرے آمین ثم آمین۔

اور ازاں مجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے
پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو
بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اس
پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو
سو اگر کسی صورت میں فقہاء کے دو قول ہوں
اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت
سے تو اس قول پر چلے جس پر اکثر فقہاء ہیں
اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہیں
تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے
چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب
کو ایک مذہب جانے بدون تعصب ہے۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيحِ
مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهَا عَلَى
بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلُّهَا عَلَى
الْقَبُولِ بِجُمْلَتِهِ وَيَتَّبِعَ مِنْهَا
مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا
فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ مَعًا هُمَا
مُخْرَجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ
فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِاخْتِيَارٍ
وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبٍ
وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعْصِبٍ۔

ف۔ چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا سب کو مجملاً حق جانتے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل المخلوق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھ کو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور ان کے سوا اور ائمہ حدیث نے اس کی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہ کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اس کی نظیریں وہ ہے سو فقہانے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ مل کر جواب مسئلے کی متقاضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار ہو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ موؤل اور غیر موؤل پر قادر ہو حدیث صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین

لے یہ بات اس لئے کفایہ میں لکھا ہے۔ العامی اذا سمع حدیثاً لیس لہا ان یاخذ بظاہرہا بکون مصر و قاعن ظاہرہا او منسوخاً بخلاف الفتویٰ انہی اور تقریر شرح تحریر

در باقی ص ۱۶۱ پر

صانف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہے۔

شعر

تکیہ بر جاتے بزرگاں نتواں زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

اور ازاں جملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
صوفیوں کے طریقے میں بعض کو بعض پر
ترجیح دے کر اور جو ان میں مغلوب الحال
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جوع
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی
نہ کرے مگر اس کی جو سنت سے ثابت ہے
اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں اور جو منجملہ
محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق
دینے والا ہے اور مددگار۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي
تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضُهَا
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكَرُ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ
مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُسَوِّينَ
فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ
نَفْسَهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي
السُّنَنِ وَمَثَلِي عَلَيْهِ أَصْحَابُ
الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ
وَاللَّهُ الْمُؤْتِيقُ وَالْمُعِينُ۔

ف۔ اولیا طریقت کے طریقہ میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع
ہیں پھر لوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے اور عکس
اس کے کہنا بے فائدہ ہے جو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اس کو اختیار کرے
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۶۱) مولانا عبد العلی بکھے ہیں دیس للہامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز
کونہ مصروف عن ظاہرہ اذ منسوخ ابل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات
ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہلا کمالا یخفی علی العقلاء ۱۲ ق
۱۳ ظاہر مغلوبین سے مجاذیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مودعین (باقی حاشیہ ص ۱۶۲ پر)

نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ ایں کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو ان کا انکار واجب ہو اور پیروی اُن کی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنون نہیں چنانچہ حضرت مصطفیٰؐ نے دوسرے رسالے میں فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ وَنَسِيتَ صُوفِي غَنِيْمَتِ كِبْرِيَّيْ سَتِ وَرِسْمِ اِيْشَالِ يَسْجِ نَمِيْ اَرَزْدِ۔

(دقیقہ حاشیہ ص ۱۶۱) فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق الہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس مجاذیب بر عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنتی کہ درالمختار اور نہایہ اور بحر وغیرہ سے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراض و اعیاد میں مباح بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع الحلال مع المحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲۔

دسویں فصل

آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان

اس فصل میں آدابِ تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرُهُ وَقَالَ
لِكُلِّمِهِمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
ذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَالْتَذَكُّرُ كِبَرُ
رُكْنٍ عَظِيمٍ وَلَنْتَكَلَّمَ فِي صِفَتِ
الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّتِهِ الْتَذَكُّرُ
وَالْعَايَةُ الَّتِي يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ
مِنْ آتِي غُلْمٍ بِاسْتِمْدَادٍ كَمَاذَا
أَرْكَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ
وَمَا أَلْفَاظُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي دُخَاظِ

حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بھجایا کر تو ہی مذکر
اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ علیہ
السلام سے فرمایا کہ اُن کو یاد دلایا کرو قانع سابقہ کو
تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ
گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہم کو چاہیے کہ
کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت
میں اور اُس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے
اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں
کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے

۱۔ اور فرمایا و ذکر فان الذکر ی تنفع المومنین یعنی نصیحت کیا کر کہ
نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲۔

۲۔ مذکر وعظ کہتے والا اور تذکیر وعظ کہتا اور نصیحت کرتی ۱۲۔

زَمَانِنَا وَمِنْ اللَّهِ إِلَّا مُتَعَانَتُ -

فَأَمَّا الْمَذْكُورُ فَلَا بُدَّ أَنْ
يَكُونَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَكُوا
فِي رَأْيِ الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ -

زمانے کے واعظوں کے وعظ میں پیش
آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے
سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی
ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علمائے
تکلیف اور عدالت شرط کی ہے -

ف - مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے

شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں -

مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَتِهِ
كَافِيَةً مِّنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ
الصَّالِحِينَ وَسِيرَتِهِمْ -

اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر
ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؓ
اور تبع تابعینؓ کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ
بقدر کفایت کے واقف ہو -

وَعَنِّي بِالْمُحَدَّثَاتِ الْمُشْتَغَلِ
بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِأَنْ يَكُونَ قَرَأَ
لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ
صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِأَخْبَارِ
حَافِظٍ أَوْ اسْتِنْبَاطِ فَقِيرٍ وَكَذَلِكَ
بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغَلِ بِشَرْحِ غَرِيبِ
كِتَابِ اللَّهِ وَتَوْجِيهِهِ مُشْكِلِهِ
وَبِمَا رَوَى عَنِ السَّلَفِ فِي
تَفْسِيرِهِ -

اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے مشغول رکھتا
ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد
پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور ان کے معانی کا
بوجھتا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف
کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم
کی حافظ حدیث یا استنباط فقیر سے ثابت
ہونگی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے
ہیں کہ قرآن کی شرح غریب میں مشغول ہو اور
آیات مشککہ کی توجیہ و تاویل سے واقف ہو اور
سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہو

وَيَسْتَحِبُّ مَعَ ذَلِكَ أَنْ تَكُونُ
فَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدَرًا
فَهُمْ بِهِمْ وَأَنْ يَكُونُ نَاطِقًا
ذَا حَبَرٍ وَمُرُوءَةٍ -

اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہے کہ
فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو
لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اُن کے فہم کے
اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت

ف۔ مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اُس قدر جتنا اُن کی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے
ہو کہ اللہ اور رسولؐ کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گے جو اُن کی
عقل میں نہیں آتا ہو تو اُس کا انکار کریں گے۔

مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقاتق تقدیر اور حقائق توحید اور
مسائل مشککہ فقہ کے عوام کے رد و رد کرنا بہتر نہیں کہ اس میں ضلالت کا خوف ہے
مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں
میں بے حقیقت ہے اُس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت
یعنی جو انفرادی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ جس میں یہ صفت حاصل
نہیں وہ اُن لوگوں کے مشابہ ہے جن کا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے
وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں۔

وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيرِ
أَنْ لَا يُذَكِّرَ إِلَّا غَبَاءً وَلَا يَتَكَلَّمُ
وَفِيهِمْ مَلَالٌ كُلُّ إِذَا عَرَفَ
فِيهِمْ السَّرْعَانَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ
وَفِيهِمْ رَغْبَةٌ -

اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ
وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا
ہر وقت نہ کہنا کرے اور نہ کلام کرے اُس
حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی
ہو بلکہ اُس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں
میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع
کلام کرے در صورتیکہ اُن میں رغبت باقی ہو۔

ف۔ مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سامع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی

علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

ازان پیش پس کن کہ گویند پس

وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ
طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ يَتَبَدَأَ
الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ الْمُؤْمِنِينَ
عُمُومًا وَلِلْحَاضِرِينَ خُصُوصًا -
وَلَا يَخْصَّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ
بَلْ هُوَ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ هَذَا
وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ
مِنْ إِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعْدِ
وَالْبَشَارَةِ بِالْإِنْدَارِ -

اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں
بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود
سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی
کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے
عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً۔

اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط
خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط
خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو
ملتا جلاتا رہے کسی اس سے اور کبھی اس
سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید
میں وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت
کے ساتھ انداز اور تخویف کو ملانا۔

ف۔ اس واسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بے پاک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب
سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے۔ مصرع
چورگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

وَأَنْ يَكُونَ مُبَيِّنًا لِمُعَيَّنٍ
وَلِيَعْلَمَ بِالْخُطَابِ وَلَا يَخْصَّ
طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَلَا
لِيُشَافِيَ بَدَنَ قَوْمٍ أَوْ لِيُنْكَرَ
عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ أَنْ

اور واسطہ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے
والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام
کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کیساتھ
خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی
قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین

يَقُولُونَ مَا بَالُ اقْوَامٍ يَفْعَلُونَ
كَذَا وَكَذَا -

پرانکار یا لمشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ
کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں
کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار و اعظ کی عداوت باطنی پر محمول
ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو
اور دلوں سے اس کی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا۔
وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزَلٍ -

اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور
بیہودہ نہ بولے۔

ف۔ اس واسطے کہ کلام نحیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی
ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا۔
وَيُحَسِّنُ الْحُسْنَ وَيُفْقِهَ
الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ
يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونُ
إِمْعَنًا -

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور
برائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی
کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مردہ جانی
رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں جاوے اُن
کی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے
اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو
مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے
مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں اور
اس کے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اس
کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی ملاوت
میں پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی
وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کرے
انکہ اندک اُن کے فہم کے موافق تو پہلے

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْمَحُّهَا
فَيَنْبَغِي أَنْ يُزَوِّدَ فِي نَفْسِهِ صِفَةً
الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ
وَأَخْلَاقِهِ وَأَخْوَالِهِ انْفِلَاطَةً
وَمُؤَدَا وَمَتْنِهِ عَلَى الْإِذْكَارِ ثُمَّ
يَتَحَقَّقُ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَاتُ بِكَمَالِهَا
بِالتَّوَدُّعِ عَلَى حَسْبِ فَهْمِهِمْ
فَيَأْمُرُ وَلَا فَضَائِلَ الْحُسْنَاءِ

وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي الْلبَاسِ
وَالرِّزْقِ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا
فَإِذَا تَأَذَّبُوا فَلْيَا مُرَبِّ الْأَذْكَارِ
فَإِذَا أَشْرَفِيهِمْ فَلْيُحَرِّضُهُمْ
عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
وَلْيَسْتَعِزُّ فِي تَأْثِيرِ هَذِهِ فِي
قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللَّهِ وَ
وَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ أَعْمَالِهِ
وَتَصَرُّفِهِ وَتَعْدِيهِ
لَا مَحْزَنَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
بِهُوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ
الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّاسِ
وَكَذَلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ
عَلَى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا.

حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں
کا امر کرے لباس اور شکلی اور نماز وغیرہ
میں پھر جب اس کے خوگر، موجدین تو
اُن کو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُن
میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُن کو رغبت
شوق دلاوے زبان اور دل کے رشک
پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اوج
اُن کے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے
میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقایع
گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالیٰ
کے افعال ظاہرہ اور اُس کی تصرفات
تعذیب کے جواگلی امتوں پر دنیا میں
ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت
درہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
الحساب اور روزخ کے عذاب ذکر کرنے
سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات استعانت
چاہے اُس کے موافق جیسا ہم مذکور
کر چکے ہیں۔

اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ
سے چاہے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر
موافق اور حدیث نبویؐ سے جو محدثین
نزدیک معروف ہے اور صحابہؓ اور تابعینؒ
اور ان کے سوا اور مومنین صالحین کے

وَأَمَّا اسْتِمْدَادُكَ فَلْيَكُنْ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى تَأْوِيلِهِ
الظَّاهِرِ وَشُئْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ
الْمَعْرُوفِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ
وَأَقْوَابِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

وغيرهم ممن صالح المؤمنين و
بيان سيرة النبي صلى الله
عليه وسلم.

اقوال سے اور سیرت نبویؐ کے بیان کرنے
سے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر
سے مفہوم عند الاطلاق ہوا اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات قاضیانہ اور نکات اور لطائف
شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اس واسطے کہ سامعین
چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر
محمول کریں گے اور گمراہ ہوں گے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین ہیں سے ایک واعظ
نے مقطعات قرآنیہ کے معنی میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک
اُس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اُس نے ظہ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے
تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے
چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اس کو کہاں پہنچ لے گئی اور یہ جو
فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان
احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔
اور واعظ کو چاہیے کہ یہودہ قصوں
کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر
نہ کرے اس واسطے کہ صحابہ کرامؓ نے قصہ
خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں
کو مساجد سے نکال دیا ہے اور ان کو مارا
ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات
میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور
سیرت اور قرآن کی شان نزول میں۔
اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور

وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمَجَازِفَةَ
فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أُنْكُرُوا عَلَى ذَلِكَ
أَشَدَّ إِذْ نَكَارُوا أَخْرَجُوا أَوْلَئِكَ
مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوا هُمُومَهُمْ
أَكْثَرُ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْأَمْثَلِ
الَّتِي لَا يُعْرِفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيَرَةِ
وَشَانَ نَزُولِ الْقُرْآنِ۔

وَأَمَّا أَرْكَانُهَا فَالتَّغْيِيبُ

وَالْتَرَاهِيْبُ وَالتَّمَنِّيُّ بِالْأَمْثَالِ
الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ
وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهَذَا
طَرِيقُ التَّنْذِيرِ وَالشَّرْحِ -

وَالْمُسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا
إِمَامٌ مِنَ الْحَلَالِ أَوْ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ
بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ
بَابِ الذَّعْوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ
الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَيِّدُ أَنَّ
هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَ
طَرِيقَانِ تَعْلِمُهَا -

وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ
فَإِنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمَذْكُورَ وَلَا
يَلْعَبُوا وَلَا يَخْطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا
فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يَكْثُرُوا السُّؤَالَ
مِنَ الْمَذْكُورِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرُكَ أَنْ كَانَ
لَا يَتَعَلَّقُ بِالسُّئَلَةِ تَعَلُّقًا
قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُ
قِيَوْمَ الْعَامَةِ فَلَيْسَتْ عَنْهُ
فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ شَاءَ
سَأَلَكَ فِي الْخُلُوتِ وَإِنْ كَانَ
لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ

ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالوں
سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور
نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکر
اور شرح کا۔

اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے
کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب
صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد
اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان
کرے واعظ وہ مسئلہ جس کو جانتا ہو اور
اُس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو۔

اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے
آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور
لہو و لعب نہ کریں اور مشورہ مچائیں اور آپس
میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں
واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی
خطرہ عارض ہو تو اگر اُس کو مسئلہ مذکورہ
کے ساتھ کوئی تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو
مگر مسئلہ دقیق ہو جس کو عوام کی فہم نہیں
اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار
کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو
اُس کو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اُس کو
مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل

إِجْمَالٍ وَشَرْحٍ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ
حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَاكِنًا -
وَلْيُعِدِ الْمَذْكُورَ كَلَامَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر
رہے تا اینکه اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرے۔
اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے
کلام کو تین بار اعادہ کرے۔

ف۔ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و
التسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آجادے۔

سو اگر مجلس میں کئی قسم کی بولی والے لوگ
ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا
چاہئے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہئے قس
اور مجمل کلام سے یعنی اس واسطے کہ کلام باریک اور مجمل
سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں۔

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ
لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمَذْكُورُ يَقْدِرُ
أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ
ذَلِكَ وَيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَإِجْمَالًا -

اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے
واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات
کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور
محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا ان نمازوں
اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات
میں شمار کیا ہے۔

وَأَمَّا الْأَفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي
الْوَعَاظَ فِي زَمَانِنَا فَبِهَا عَدَمُ
تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ
وَالْغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمْ
الْمَوْضُوعَاتُ الْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمْ
الْمَثَلَاتِ وَالِدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا
الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ -

ف سبب رکایہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی
کا جو روایت اور فقہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت
ہے کہ جو عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنمی ہے۔

۱۵ لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام ہنرمندانان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام
میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم۔

مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اس واسطے کہ خود بھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب میں۔

وَمِنْهَا مَبَالِغُهُمْ
فِي شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيبِ
وَالتَّهْذِيبِ۔

اور ازاں جملہ بمبالغہ ذکر کرنا
واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور
ترہیب سے۔

ف۔ چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورۃ سے فلانے دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی فضائے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھنگ پیے اُس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ
كَرْبَلَاءَ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
وَخَطْبُهُمْ فِيهَا۔

اور ازاں جملہ قصہ کر بلا اور وفات کی قصہ خوان
اور اُس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی
اور اُن میں خطبہ گوئی کرنا۔

ف۔ اس واسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تارقیت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اٹھا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُس پر طعن اور تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حریف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شعر

بریدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع
کم معتقد خدا و بسیار بشرع

گیارہویں فصل

سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے۔

صَحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ
وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ
الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيزِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ
لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْأَدَابِ وَلَا تِلْكَ
الْأَشْغَالِ۔

ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے
آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تک صحیح مشہور و متصل سند کیساتھ یعنی مصنف
سے تا مبدی رسالت یحییٰ میں کوئی واسطہ منقطع
نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقران
اشغال کا ثابت نہیں۔

یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللَّهِ عَفَا
اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقُّ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ
صَحْبِ أَبَا الشَّيْخِ الْأَجَلِّ عَبْدِ الرَّحِيمِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا
وَتَعَلَّمْ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ
عَلَيْهَا بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ
الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُسْكَاتِ
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ
وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَزَى عَلَيْهِ وَعَلَى
شَيْوِخِهِ مِنَ الْوَأَقْعَاتِ وَالْأَحْوَالِ

تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالیٰ
اُس سے عفو کرے اور اُس کو اس کے سلف
صالحین کے ساتھ ملا دے زمانہ دراز صحبت
رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدراضی
ہو اُن سے اور اُن کو راضی کرے اور اُن ہی
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور
اُن سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور
اُن سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے
سنے اور جو اُن پر اُن کے مرشدوں پر واقعات
اور حالات اور کرامات گزرے اُن سے سموع

وَالْكَرَامَاتِ جَزَاةَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ عَنْهُ
وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا -
وَصَحْبٌ هُوَ شَيْخُ خَاكِشِيرًا
أَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَهُمْ خُوَاجَةٌ
خُرْدٌ صَحْبُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السُّوَهْدِي
وَالشَّيْخِ الْهَدَاذِ وَخُوَاجَةٌ حُسَامُ
الدِّينِ صَحْبُوا خُوَاجَةَ مُحَمَّدٍ بَاقِي
وَتَانِيَهُمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبُ
الشَّيْخِ آدَمَ الْبَنُورِيِّ صَحْبُ الشَّيْخِ
أَحْمَدَ السُّرْهَنْدِيِّ صَحْبُ خُوَاجَةِ
مُحَمَّدٍ بَاقِي وَتَالِيَهُمُ الْخَلِيفَةُ
أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبُ مَلَاوَلِي مُحَمَّدٍ
صَحْبُ الْأَمِيرِ أَبَا الْعَلَاءِ -

ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی ان کے
مستفیدوں کی طرف سے ان کو نیک بدلہ دے۔
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی
صحبت میں رہے بزرگ تران میں سے تین مرشد
ہیں اول ان میں خواجہ خرد ہیں جو شیخ احمد
سُورہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین
کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی
کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ
عبدالرحیم کے سید عبداللہ ہیں جو شیخ آدم بنوری
کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی
کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی
صحبت میں رہے اور تیسرے خلیفہ ابوالقاسم ہیں وہ
ملاوولی محمد کی صحبت میں رہے۔

ف۔ سہرند شہر لاہور کے قریب اور بنور بر وزن تنور قصیدہ ہے سہرند کے توالع سے

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنی
کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا
درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا
محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ
احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا
امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحییٰ
کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق کی
صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور
کی صحبت میں رہے۔

ثُمَّ الْخُوَاجَةُ مُحَمَّدُ بَاقِي
صَحْبُ خُوَاجَةِ مُحَمَّدٍ أَمْكَنِي
صَحْبُ أَبَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ دُرُویش
صَحْبُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ زَاهِد
صَحْبُ خُوَاجَةِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ
وَالْأَمِيرِ أَبَا الْعَلَاءِ صَحْبُ الْأَمِيرِ
عَبْدِ اللَّهِ صَحْبُ الْأَمِيرِ يَحْيَى صَحْبُ
خُوَاجَةِ عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبُ خُوَاجَةِ
عَبِيدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ الْمَذْكُورِ -

وَالْخَوَاجَةُ أَخْرَارُ صَحْبِ
 تُبَيُّوْهَا كَثِيْرِيْنَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا
 يَعْقُوبُ الْجَرْنِيَّ وَخَوَاجَةُ عَلَاءُ
 الدِّبْنِ الْغَجْدَ وَآلِيَّ صَحْبِ
 خَوَاجَةُ نَقْشَبَنْدُ بِلَا وَاسْطَرِ
 صَحْبِ الْأَوَّلِ أَيْضًا خَوَاجَةُ
 عَلَاءُ الدِّبْنِ عَطَّارُ وَالْمَثَانِي
 خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ بَارِسَاوْهُمَا مِنْ
 كِبَارِ أَصْحَابِ خَوَاجَةِ نَقْشَبَنْدُ۔

اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی
 صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب
 چرنی اور خواجہ علار الدین نجدوانی ہیں
 وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے
 بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب
 چرنی خواجہ علار الدین عطار کی بھی صحبت
 میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علار الدین
 خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے اور دونوں
 یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ
 مریدوں سے ہیں۔

ف۔ چرخ قریب ہے غزنی کے توابع سے اور نجدوان یکسر غین مجہد ایک موقع
 ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کخاب باف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد
 یہی پیشہ کرتے تھے۔

وَالْخَوَاجَةُ نَقْشَبَنْدُ صَحْبِ
 تُبَيُّوْهَا كَثِيْرِيْنَ أَجَلُّهُمْ خَوَاجَةُ
 مُحَمَّدُ بَابَا سَمَاسِي وَخَلِيْفَتُهُ
 الْأَمِيْرُ سَيِّدُ كَلَالُ وَالْخَوَاجَةُ
 مُحَمَّدُ صَحْبِ خَوَاجَةُ عَلِيٍّ
 وَالْأَمِيْنَتِيْنِي صَحْبِ خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ
 أَبَا الْخَيْرِ الْفَخْرِي صَحْبِ خَوَاجَةُ
 عَارِفُ رِيُوْكَرِي صَحْبِ خَوَاجَةُ
 عَبْدُ الْخَالِقِ الْغَجْدَ وَآلِيَّ صَحْبِ
 خَوَاجَةُ يُوْسُفُ الْهَمْدَانِي

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی
 صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا
 سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور
 خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت
 میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فخری کی صحبت
 میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت
 میں رہے وہ خواجہ عبد الخالق نجدوانی کی
 صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی
 کی صحبت میں رہے۔

صَحْبَ عَلِيٍّ بْنِ الْفَارُصِدِيِّ -

ف۔ سماں بفتح سین و تشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنه بفتح فاد سکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور یوگر بکسر رائے مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے۔

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتران میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصر آبادی اور ابوالحسن حضرمی کی صحبت میں اور دونوں یعنی نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کزکائی ہیں جو ابو عثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوتلی رودبار کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے۔

صَحْبَ شَيْبُو خَاكْشِيرِي
أَجَلَّهُمُ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ
أَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيُّ صَحْبَ أَبِي
عَلِيٍّ بْنِ دَقَاقٍ صَحْبَ أَبِي الْقَاسِمِ
النَّصْرَآبَادِيِّ وَابْنِ الْحُسَيْنِ
الْحَضْرَمِيِّ صَحْبَ الشَّيْبَلِيِّ صَحْبَ
سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدِ
الْبَغْدَادِيِّ وَالْثَّانِي خُوجَا
أَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَايِيُّ صَحْبَ
أَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبَ أَبِي عَلِيٍّ
بْنِ الْكَاتِبِ صَحْبَ أَبِي عَلِيٍّ الرَّوْدْبَارِيِّ
صَحْبَ جُنَيْدِ بْنِ الْبَغْدَادِيِّ -

ف۔ ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور ادب اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک کانوں کا نام ہے اور رودباری منسوب بنا حبیہ کہ ان کے آباء کا منشا تھا۔
اور جنید بغدادی اپنے ماموں صغری سقطی

وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحْبَ

لہ سری بفتح اول و کسر ثانی دیا تے تختانی مشدد بمعنی جو ان مرد و سردار و سقطی یعنی پارچہ فروش کہ جس کو پراچہ

خَاتَمُ السُّوْنَى السَّقَطِيَّ صَحْبٍ
مَعْرُوفٍ الْكَرْخِيَّ صَحْبٍ شَبِيحًا
كَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ ائْتَانِ أَحَدُهُمَا
الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضِيِّ صَحْبٍ
أَبَاكَ الْإِمَامُ مُوسَى الْكَاطِمَ
صَحْبٍ أَبَاكَ الْإِمَامُ جَعْفَرَ
الصَّادِقَ صَحْبٍ أَبَاكَ الْإِمَامَ
مُحَمَّدَ بْنَ الْبَاقِرِ صَحْبٍ أَبَاكَ
الْإِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ صَحْبٍ
أَبَاكَ الْإِمَامَ حُسَيْنَ صَحْبٍ أَبَاكَ
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ صَحْبٍ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ثَانِيَهُمَا دَاوُدَ الطَّائِيَّ صَحْبٍ
فَضِيلًا وَجَبِيْبًا لِعَجَى وَذَ النُّونِ
صَحْبٍ أَشْيُوخًا كَثِيرِينَ مِنْ
التَّابِعِينَ وَتَبِعِهِمْ أَجَلَهُمْ
الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحْبٍ هُوَ لَاءُ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَنْسُ خَادِمُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَخَافِظُ سُنَّتِهِ فَهَذِهِ سِلْسِلَةُ
الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَإِصْلَاحِهَا۔

کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی
صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشد
کی صحبت میں رہے بزرگ تران میں دو مرشد
ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ
اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے
وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں
رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت
میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین
کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین
کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے والد امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں
رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد
داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب
عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے
اور تبعینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین
میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے
بزرگ تران میں سے حسن بصری ہیں اور
یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے
ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے
احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی
صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں۔

سند سلسلہ قادریہ | وَ اَيْضًا عَنْ
 شَيْخِ سَيِّدِ رَ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ
 كَمَالٍ الْمَسْدُكُورِيِّ عَنِ السَّيِّدِ
 فَضِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنٍ
 عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفٍ
 عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنِ بْنِ أَبِي
 الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّينِ
 الْمُحَرَّرِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ
 السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ
 عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَمْرَفِ
 الدِّينِ قَتَالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
 عَنْ أَبِيهِ إِمَامِ الطَّرِيقِ أَبِي مُحَمَّدٍ
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 الْمُخَرَّمِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ
 عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوسِيِّ
 عَنْ أَبِي الْقَاضِي عَبْدِ الْوَاحِدِ
 التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ
 بِسَنَدِهِ الْمَسْدُكُورِيِّ

اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر
 سے بھی طریقہ ملا اور اُن کو اپنے دادا شیخ
 کمال مذکور سے اُن کو سید فضیل سے اُن
 کو سید گدار حمن سے اُن کو سید شمس الدین
 عارف سے اُن کو سید گدار حمن بن ابوالحسن
 سے اُن کو شمس الدین صحرانی سے اُن کو سید
 عقیل سے اُن کو سید بہار الدین سے اُن
 کو سید عبدالوہاب سے اُن کو سید شرف الدین
 قتال سے اُن کو سید عبدالرزاق سے اُن
 کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر
 جیلانی سے ان کو ابو سعید مخزومی سے اُن
 کو ابو الحسن قرشی سے اُن کو ابو الفرج طوسی
 سے اُن کو ابو الفضل عبدالواحد تمیمی سے
 اُن کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے
 اُن کو ابو بکر شبلی سے اُن کو اُس سند سے
 جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی
 سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رضہ۔

ف۔ اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے محترم

بضم میم و تشدید رائے ہملہ مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے۔

اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم
 ادب آسوز ہو گئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد

وَ اَيْضًا تَادَبَ شَيْخُنَا
 عَبْدُ الرَّحِيمِ عَلَى رُوحِ جَدِّهِ لِامَّةِ

الشَّيْخُ رَفِيعُ الدِّينِ مُحَمَّدٌ وَ
أَجَازُكَ قَبْلَ أَنْ يُؤَلِّكَ بِسِنِينَ
بَطْرِيقِ خَرْقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِي
قُطُبِ الْعَالِمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ
جَائِلِدُهُ عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

کی روح سے اور انھوں نے اُن کو اجازت
طریقۂ دی اُن کے پیدا ہونے سے چند
سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ
رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم
سے اور اُن کو نجم الحق چائیلدہ سے اُن کو
شیخ عبدالعزیز سے۔

جو رسالہ عزیز یہ کے مصنف ہیں۔

وَلَمْ طُرُقِ أُخْرَى أَجَازُكَ
السَّيِّدُ عَظَمَتْهُ اللَّهُ الْأَكْبَرُ أَبَادِي
عَنْ أَنَا عَمْرٍو الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ قَاضِي خَانِ يَوْسُفَ النَّاصِحِي
عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ
رَاجِي حَامِدٍ شَاهٍ عَنِ الشَّيْخِ
حَسَامِ الدِّينِ الْمَانِكِ يُورِي
عَنْ خُوجَا جَمُ نُورِ قُطُبِ الْعَالِمِ
عَنْ أَبِي عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدَ
اللَّهُ هُوَرِيَّ الْبَنَّاكِي عَنْ أَخِي
سِرَاجِ عُثْمَانَ الْأَوْدِي عَنِ
الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أُولِيَا عَنِ
الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كَنْجِ شَكْرِ
عَنْ خُوجَا حَبِيبِ قُطُبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ
كَالِي عَنْ خُوجَا جَمُ مَعِينِ الدِّينِ
السَّجَرِي عَنِ خُوجَا جَمُ عُثْمَانَ هَارُونِي

اور شیخ عبدالرحیم کے اور بھی
طرق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت
اللہ اکبر آبادی نے ان کو سند حاصل ہے
اپنے باپ دادوں سے اُن کو شیخ عبدالعزیز
سے اُن کو قاضی خان یوسف ناصحی سے
اُن کو حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی
حامد شاہ سے اُن کو شیخ حسام الدین مانک
پوری سے اُن کو خواجہ نور قطب عالم سے
اُن کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے
جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی
اُن کو اخئی سراج عثمان اودھی سے اُن کو
سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے
اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اُن کو
خواجہ قطب الدین بختیار کالی سے اُن کو
خواجہ معین الدین سجری یعنی سیستانی
سے اُن کو خواجہ عثمان ہارونی سے اُن کو

عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الزَّيْنِدَاتِي عَنْ
 خُوَاجَةِ مَوْدُودِ چِشْتِي عَنْ أَبِيهِ
 خُوَاجَةِ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ
 بْنِ سَمْعَانَ چِشْتِي عَنْ خَالِهِ
 خُوَاجَةِ مُحَمَّدِ چِشْتِي عَنْ
 أَبِيهِ خُوَاجَةِ أَبِي أَحْمَدِ چِشْتِي
 عَنْ خُوَاجَةِ أَبِي إِسْحَاقِ الشَّاهِي
 عَنْ مُشَادِ عَلَوَالِدِ يَنْوَرِي عَنْ
 أَبِي هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ
 الْمُرْعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَذْهَمَ
 عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ
 عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
 الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَاضِي
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حاجی شریف زندی سے اُن کو خواجہ
 مودود چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ محمد
 بن سمعان چشتی سے اُن کو اپنے ماموں خواجہ
 محمد چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالاحمد
 چشتی سے اُن کو خواجہ ابوالاسحق شامی سے
 اُن کو مشاد علودینوری سے اُن کو ابوبہیرہ
 بصری سے اُن کو حذیفہ مرعشی سے اُن کو
 ابراہیم بن ادھم سے اُن کو فضیل بن
 عیاض سے اُن کو عبدالواحد بن زید سے
 اُن کو حسن بصری سے ان کو امیر المومنین
 علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اُن کو
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے آلہ آباد کے قریب
 اور اودھ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب قیض آباد کہتے ہیں اور بنجری بکسرین
 مہملہ و سکون جیم وزائے معجم منسوب ہے سجستان کی طرف جو مغرب ہے سیستان کا
 اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدینؒ کا اس واسطے لقب ہوا گویا
 کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو
 اُمت فرمایا اور اس کی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور
 کعب کا احبار اور زندہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور

ہارون قریب ہے زندہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے
دو منزل ہرات سے اور اب اُس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام
کے توابع سے۔

وَنَادَى سَيِّدِي الْوَالِدَ ابْنًا
يَحْسِبُ الْبَاطِنُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ أَنَّكَ رَأَاكَ فِي مُبَشِّرَةٍ قَبَالِعَاءُ
وَعَلَّمَكَ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَ
أَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّكَ عَلَّمَكَ
أَسْمَ الذَّاتِ -

وَأَيْضًا مِنْ رُوحِ الْإِيْمَةِ الشَّيْخِ
أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي
وَالْخَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ
نَقِشْبَنْدٍ وَالْخَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ
بْنِ الْحَسَنِ الْجُشْتِي وَإِنَّهُ رَأَاهُمْ
وَأَخَذَ مِنْهُمْ الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ
نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
حَدِّ نَهَايَتِهَا فَاضَ مِنْهُمْ عَلَى
قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا
رَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اور میرے والد مرشد ادب آموز
طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
دیکھا سو ان سے بیعت کی اور آپ نے
اُن کو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت
ذکر یا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام
ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی انھوں نے
تعلیم فرمائی۔

اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ
طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد
عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد
نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی
کی روح سے اور اُن کو خواب میں دیکھا اور
اُن سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت
اُن سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا
فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُن کے
دل پر اور حضرت والد ہم سے اُس کی حکایت
بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اُن سے اور اُن
حضرات سب سے راضی ہو۔

وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالفِقْهِ
وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِ وَالْقُرْفِ
وَالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ
تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صَغَارَ الْكُتُبِ
عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّضَى مُحَمَّدٍ
وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى أَمِيرِ زَاهِدٍ
نَاهِرٍ وَرَوَى صَاحِبُ الْحَوَاشِي
الْمَشْهُورَةِ عَنْ مِيرْزَا فَاضِلٍ
عَنْ مَلَاةِ يُونُسَ الْكُورِ سَمِعَ عَنْ مِيرْزَا
جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ مَلَا جَلَالِ
الدَّوَالِي عَنْ أَبِيهِ أَسْعَدَ وَغَيْرِهِ
عَنْ تَلَامِيذِهِ الْعَلَامَةِ التَّفْتَّازَانِي
وَالْعَلَامَةِ الشَّرِيفِ جُرْجَانِي
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ
اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول
اور منطق کے سوان کو ہم نے پڑھا اپنے مرشد
والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں
اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی
کتابیں امیرزا ہر وی سے پڑھیں جو مصنف
ہیں حواشی مشہور درسیہ کے اور امیرزا ہر نے
میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کو سچ
سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے
محقق ملا جلال روانی سے انھوں نے اپنے
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور
علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ
عنہم۔

ف۔ علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم
ہے لہذا مصنف نے اس کو نہ ذکر فرمایا۔

وَأَجَازَنِي مَشْكُوتَةُ الْمُصَابِيحِ وَ
صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرُهُ مِنَ الصَّحَاحِ
الْمُسْتِثْنَةِ الثَّبَتِ حَاجِي مُحَمَّدٍ
أَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْأَحَدِ عَنْ
أَبِيهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ عَنْ

اور مہکوا اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح
اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد
ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ
عبدالاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ
محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ

طریقیت شیخ احمد سرسندی سے اُن کی سند
طویل مذکور ہے اُن کے مقامات اور تصانیف
میں اور یہ تمام ہے اُس مضمون کی جس کے
لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا
تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی
اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن
میں بھی۔

جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ
السَّرْهَنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيلِ
الْمَذْكُورِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهَذَا خُرْمًا
أَرَدْنَا إِيْرَادَهُ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا
وَبَاطِنًا۔

مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اُس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجلیل کا چوبیسویں
رجح الآخر سالہ ہجری (بارہ سو ساٹھ ہجری) میں پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ میری بھول چوک
اور کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور اُن
حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین۔

خاتمة الطبع

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نَوَالِهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَمَّا بَعْدُ يَهْ كِتَاب
فَيْضِ انْتِسَابِ قَوْلِ الْجَمِيلِ تَصْنِيفِ طَيْفِ عَارِفِ كَامِلِ عَالِمِ فَاضِلِ مَوْلَانَا شَاهِ وَلِيِ اللّٰهِ
صَاحِبِ مُحَدَّثِ دِلْهَوِيٍّ مَعَ تَرْجِمِهِ مَوْسُومِهِ بِشَفَارِ الْعَلِيلِ مَرْجَمِ مَوْلَوِيٍّ خَرَمِ عَلِيٍّ صَاحِبِ
بَلْهَوَرِيٍّ مَرْحُومِ وَفَوَائِدِ مَوْلَانَا شَاهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ صَاحِبِ دِلْهَوِيٍّ وَحَوَاشِي مَوْلَانَا نَوَابِ قَطْبِ
الدِّينِ خَالِ صَاحِبِ دِلْهَوِيٍّ۔

ایجوکیشنل پریس کراچی میں ۱۳۹۵ھ میں طبع ہوئی۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے
عالات، کرامات، ارشادات، تجربات اور عملیات کا نامدرمجوعہ

کمالات غزنی (مجیدی)

مترجمہ مولوی ظہیر الدین تید احمد

نبیرہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دنیاوی و آخروی حاجات پوری ہوں،
تمام پریشانیوں سے نجات ملے، رزق میں برکت ہو اور اس زندگی میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو اس مشہور و معروف
کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

عکسی طباعت، خوبصورت سرورق، قیمت

— ناشر —

ایچ ایم سعید کمپنی ادب نزل پاکستان چوک کراچی